وانکحوا الایامی منکم

یہ کتاب

جو

بیواؤن کی ہمدردی مین گویا دریا ہے اور جسکو اس فن کا فتاوے کہنا بجا ہے

نام جسکا

النصاب الکامل فی احتساب الارامل

اور لقب

سدا سہاگن

ہے

جسکو

مولانا ابو المحاسن مولوی حکیم حاجی سید محمد اسحاق صاحب رئیس سرگانون ضلع بارہ بنکی منصرم انجمن حمایت بیوگان اسلام بارہ بنکی و حکیم ریاست پرتابگڈہ نے

تصنیف کیا

حاجی محمد تیغ بہادر کے اہتمام سے مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ مین چھپی

۱۸۹۳ء

و انکحوا الایامیٰ منکم

یہ کتاب جسکا نام

انصاب الکامل
فی
احتساب الارامل

اور لقب

سدا سہاگن

ہے

اضعف عباد الخلاق عاصی محمد اسحاق نے محض لوجہ اللہ بیوہ بہنوں کی ہمدردی مین
تصنیف کیا اور اپنے ہم خیال دوست صادق سیٹھ حاجی رحمت اللہ صاحب بن حاجی داؤد
معزز تاجر بمبئی کی خدمت مین پیش کیا - اور یہ اسوجہ سے کہ سیٹھ صاحب موصوف نے مظلوم
ناکردہ گناہ بیواؤن کی رہائی مین غایت درجہ کی دلچسپی اُٹھائی ہی - قریب قریب سارے ہندستان کا
سفر کرنے کی زحمت اختیار کی - تجارت کا ہرج کیا - وقت کا ہرج کیا - اور نہ صرف شہرون مین بلکہ
دیہات مین بھی گذر کیا - فصیح اور پر اثر واعظ اپنے ساتھ رکھے - سیکڑون جلسے کیے - ہزارون
کتابین تقسیم کین اور اشتہارات جاری کیے - جہان آپ نہ پہونچ سکے دوسرے علما کو بھیجا - خدا نے
اس جوان صالح کو اپنی مصیبت زدہ بیوہ باندیون کے لیے اپنی رحمت بنا کے پیدا کیا ہی - یہ مجسم
ہمدرد اسم بامسمیٰ درحقیقت اللہ کی رحمت ہی - مین اپنے آپ کو ظالم سمجھتا اگر اس پرجوش ہمدردی
کے جیتے ہوتے کسی اور کے نام سے اس کتاب کو مشتہر کرتا - مین بہت خوش ہون کہ
اس کتاب کو اپنے پیارے دوست کے نام سے شایع کرتا ہون اور دعا کرتا ہون
کہ خدا اُسکی زندگی مین برکت دے اور اس اچھی دُھن پہ قائم رکھے اور دو بالا کرے

محمد تیغ بہادر [illegible]ی مطبع نور محمدی واقع لکھنؤ مین چھپی

فہرست کتاب سدا سہاگن حصہ اول

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ

سدا سہاگن کے دوسرے حصے کی فہرست

وانکحوا الایامیٰ منکم

یہ کتاب

جو

بیواؤن کی ہمدردی مین گویا دریا ہے اور جسکو اس فن کا فتاوے کہنا بجا ہے

نام جسکا

النصاب الکامل
فی
احتساب الارامل

اور لقب

سداسہاگن

ہے

جسکو

مولانا ابوالمحاسن مولوی حکیم حاجی سید محمد اسحاق صاحب رئیس ترگانون ضلع بارہ بنکی منصرم انجمن حمایت بیوگان اسلام بارہ بنکی و حکیم ریاست پرتابگڑھ نے

تصنیف کیا

حاجی محمد تیغ بہادر کے اہتمام سے مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۸۹۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خالق کونین کو جسنے ایک جان سے اوسکا جوڑا بنایا پھر انھین دو سے باغ زمین کو گلزار فرمایا - بقای تناسل کے لیے سلسلۂ عقد نکاح کو مسلسل کیا - درود نامحدود اوس رسول پاک پر جسنے کفر و ضلالت کو محو اور بیخ دین اسلام کو ثابت کیا اصلها ثابت وفرعها فی السماء رسوم کفار کو جنکی تاریکیان چھ سو برس سے دن دونی رات چوگنی تھین نیست و نابود کر دکھایا - اور اوسکے آل و اصحاب پر جنھون نے سارے عالم کو نیر اسلام کی شعاعون سے روشن کر دیا

دیباچہ

امابعد حضرت مولانا العلام اوستادنا القمقام محقق المعقولات مدقق المنقولات رئیس المحدثین تاج المدرسین ملجاء علماء المشارق والمغارب اللوذعی الالمعی الحافظ حاج الحرمین المولوی ابوالحسنات **محمد عبدالحی** قدس اللہ سرہ کا شاگرد کیا کفش بردار فقیر حقیر سراپا التقصیر راجی مغفرۃ ربہ الخلاق ابوالمحاسن **محمد اسحاق** بن سید **محمود علی** تیرگانوی لکھنوی وطناً علوی نسباً حنفی مذہباً قوم کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ فقیر نے اس کتاب کو سچے دل سے

بلا رُو و رعایت ایک ایسے امر مین لکھنا شروع کیا ہی جسکی بڑی ضرورت ہی اور کیسی ضرورت شرعی ضرورت عرفی ضرورت عقلی ضرورت فطرتی ضرورت ملکی ضرورت اور قومی ضرورت غرض سطرح کی ضرورتین ہین افسوس کہ باانیہمہ قوم کی غفلت ضرورت سے کہین بڑھی چڑھی ہی جسکے سبب سے انواع انواع کے نقصان ہین تہذیب مین نقصان عصمت مین نقصان فطرت مین نقصان شریعت مین نقصان جسمانی اور نفسانی صحت مین نقصان مسلمانون کی قوم مین نقصان حضرت صلعم کی امّت مین کیا حضرت صلعم کی دلی تمنا مین نقصان۔ کوئی کہانتک گنائے خدا ہی جانتا ہی کیا کیا نقصان ہین اور لطف یہ کہ وہ مسئلہ متفق علیہ ہی اور کیسا متفق علیہ جسکی مشروعیت پر تمام اہالیان اسلام کا ایسا ہی اتفاق ہی جیسا کہ پنج وقتہ نماز کی فرضیت پر جس سے نہ تو کسی جبریے کو اختلاف ہی نہ کسی قدریے کو نہ کسی معتزلی کو اختلاف ہی نہ کسی خارجی کو نہ اہل سنت کو اختلاف ہی نہ اہل تشیع کو۔ نہین مین نے غلطی کی وہ تو ایسا اجماعی مسئلہ ہی جسپر نصف ہندوون اور اونکے ساتھیون کے مستثنے کردینے کے بعد تمام مذہب والون اور ہر ملک والون کا اجماع ہی۔ ہندوون کے ساتھ نصف کا لفظ ہمنے اسوجہ زیادہ کردیا کہ ہندوونمین دو گروہ ہین۔ ایک منع کرتا ہی اور دوسرا دھرم شاستر سے ثبوت دیکے جائز[1] بتاتا ہی۔

یہ کتاب کیا ہی عصمۃ للارامل ہی رانڈون کی عزت بیواؤن کی ہمدردی اور قوم کی خیر خواہ ہی۔ حق سبحانہ تعالی اپنے فضل و کرم سے پوری کرے قبول فرمائے اور اپنے عام و خاص سب بندون کو نفع تام پہونچائے آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اہل قوم سے امید ہی کہ اول سے آخر تک اس کتاب کو انصاف بھری نظر سے ملاحظہ فرمائین۔ تعصب اور ہٹ سے چشم پوشی کرین تاکہ حق اور انصاف کی گردن پر ظلم و بے اعتنائی کی چھری نہ پھر جاے۔ براہ عنایت اگر دیکھین گے ان پڑھون کو پڑھ سنائین گے اور عمل کرینگے تو اونکا احسان کچھ مجھی پر نہین بلکہ ساری مخلوق پر ہوگا ورنہ شکایت ہی کیا ہی۔

[1] منوجی کی سمرتی مین ہمنے خود دیکھا ہی بغیر اولاد والی بیوہ کو اولاد کے لیے نکاح کرنا درست لکھا ہی۔ منہ

کچھ نہین تو ہم ناصح اپنے فرض سے فارغ البال اور کل عدالت ذی الجلال مین خوشحال تو رہین گے ما علینا الا البلاغ المبین [1] گر نیاید بگوش رغبت کس | بر رسولان بلاغ باشد و بس | ہان کوئی کلمہ یا کلام جو واقع مین نہایت نیک نیتی سے محض غیرت لانیکے لیے ہوگا ناگوار خاطر ہو تو معاف فرمائین مجھے خوف ہے کہ عوام بیچارے ان پڑھے مرد عورت سب کے سب جب میرا کلام سنین گے یک بیک چونک پڑین گے اور لٹے غریب بیچے ناصح پر دھڑا باندھین گے - پیچھے پیچھین گے اور آنکھین دکھا دکھاکے ڈانت ڈپٹ بتائین گے مگر مین ان حضرات کی نسبت اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون [2] کے سوا اور کچھ نہ کہونگا پر اپنے اچھے خیال سے باز نہین رہنے کا شعر

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس		در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

ہم سچ کہتے ہین کہ لوگ ہمکو کیسا ہی بھلا برا کیون نہ کہین ہمکو ناگوار نہو گا اور ہمین تو اپنے ہادی مطلق ہی کی ذات سے امید ہے کہ یہ حضرات جب خواب غفلت سے بیدار ہونگے آنکھ کھول کر چارطرف کا مشاہدہ کرینگے اور سیاہ سفید کو پہچان سکین گے تب حق ناحق بھی سمجھ لین گے - مظلوم بیواؤن کی داد کو پہونچین گے یعنی اونکے نکاح کر دین گے اور آپسمین ایک دوسرے کو مبارکباد دینگے - اور خدا نے چاہا تو بہت روز نہ گذرنے پائین گے کہ ہم یا ہمارے جانشین خوشی خوشی نکاح بیوگان کی وہ کثرت دیکھین گے جسکی تمنا مین آج منتین منا رہے ہین سعدی | مشکلے نیست کہ آسان نشود | مرد باید کہ ہراسان نشود | مسلمانو مین تمکو پہلے سے سمجھاتا ہون کہ انصاف کا جامہ پہن لو - حق پسندی کی نورانی کرنو سے اپنے اپنے دل اور دماغ روشن کرلو - ہٹ دھرمی چھوڑ دو اور تعصب کو بالاے طاق رکھو - تعصب بُری بلا ہے - تعصب کی مذمت اور سخت مذمت قران و حدیث مین آئی ہے تعصب کے سبب سچی بات چھپ جاتی ہے اور بنی بات بگڑ جاتی ہے - تعصب کے سبب کیا کیا خرابیان نہین ہوئین - تعصب نے کیا کیا بربادیان نہین بپا کر دین اور مزہ یہ کہ ظاہر مین بہت بھلا معلوم ہوتا ہے نہایت ہی شیرین اور غایت درجے کا خوشگوار لیکن حقیقت مین

[1] ہمپر اتنا ہی ہے کہ ہم اچھی طرح سے بتا دین ۱۲ منہ [2] بار الٰہا میری قوم کو ہدایت کر کیونکہ وہ جانتے نہین ہین ۱۲ منہ

وہ چھپا ہوا زہر آمیز ڈنک ہے۔ مارتا ہے جسکے کاٹے کا منتر نہیں ہے۔

پیارے بھائیو حضرت تعصب صاحب کو اچھی طرح سے پہچان لو یہ وہی ذات شریف ہین جنھون نے لاکھون کرورون بندگان خدا کو کافر بنا رکھا ہے۔ فرعون۔ ہامان۔ ابوجہل۔ اور ابولہب سے بہتیرون کو واصل جہنم کر چکے ہین۔ یہود ہمارے پیغمبر صاحب کی پیغمبری کو ایسا ہی پہچانتے تھے جیسا کہ اپنی اولاد کو۔ پھر اسلام سے کیون نہ مشرف ہوئے۔ ظالم تعصب کے پنجے سے نجات نپانے۔

تقسیم حصص و ابواب

اس کتاب مین دو حصے ہونگے اور پہلے حصے مین تین باب

پہلا باب اس بیان مین کہ ہندوستان کے شریف مسلمانون مین رانڈون کا نکاح کیونکر موقوف ہوا۔ **دوسرا باب** رانڈون کی بری گت اور تباہ حالت مین جسمین ہندوستان کی مسلمان بیواؤن کا شمار اور انکی عمر دن کی تفصیل بھی بتائی جائیگی۔ **تیسرا باب** اس بیان مین کہ نکاح نہونے سے بیوائین کن کن اور کیسے کیسے سخت اور مہلک امراض کی شکار رہی ہین **چوتھا باب** اس بیان مین کہ رانڈون کا نکاح نہونے سے آسیب کا کیونکر دھوکا ہوجاتا ہے۔ **پانچوان باب** شیطانی آفت کے بیان مین جسمین تین مقام ہونگے **پہلا مقام** شیطان کی عداوت اور اسکے مکروفریب مین **دوسرا مقام** زنا کی مذمت مین **تیسرا مقام** شیطان اور بیواؤن کی لڑائی اور شیطان کے غالب پڑنے کے بیان مین **چھٹا باب** اس بیان مین کہ رانڈون کے نکاح نہونے سے کتنے اور کس کس قسم کے ظلم ہوتے ہین و نیز ظالمون کی مذمت اور ظالمون کے عذاب مین **ساتوان باب** اس بیان مین کہ رانڈون کے نکاح مین خدا کی

سلہ حق تعالے فرماتا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ۱۲

کمزور مخلوق سے ہمدردی ہے اور ہمدردی کرنے والون کی فضیلت اور اونکے ثواب مین **آٹھوان باب** رانڈونکا نکاح قرآن اور حدیث سے ثابت ہونیکے بیان مین پہلے مطلق نکاح کی ضمن مین اور پھر صراحت کے ساتھ جسمین اس بات پر بھی غور کیا جائیگا کہ اونکا نکاح سنت موکدہ ہے یا واجب یا فرض۔ **نوان باب** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کثیر التعداد رانڈون سے نکاح کرنے اور آپکی رانڈ صاحبزادیون۔ رانڈ نواسیون رانڈ پھوپھیون۔ اور رانڈ پھوپھی زاد بہنون کے نکاح ہونے کے بیان مین ونیز اسکا بیان کہ بنفس نفیس خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیوہ کی اولاد مین ہین بیوہ کی دوسرے نکاح سے **دسوان باب** موافقین نکاح بیوگان کی فضیلت اور ثواب اور مخالفین کی مذمت اور گناہ مین جسمین اس بات پر بھی نظر ڈالی جائیگی کہ کنواری کی بہ نسبت بیوہ سے نکاح کرنے مین کیا فضیلت ہے۔

دوسرے حصے مین پانچ باب اور ایک خاتمہ ہوگا۔ **پہلا باب** رانڈونکا نکاح عقلی دلائل سے ثابت ہونے کے بیان مین جسکی دس فصلون مین نکاح کے دس فائدے بتائے جائینگے اور پھر عقلی دلیل کا دلچسپ تتمہ ہوگا۔

فصلون کی تفصیل۔ پہلی فصل اولاد کے منافع مین جسمین تین نفع قائم کیے جائینگے **پہلا نفع** اولاد کی ترقی مین اللہ کی محبت اور اطاعت ہونے اور اولاد مین کھنڈت ڈالنے سے خداوند عالم کی بغاوت لازم آنے کے بیان مین۔ **دوسرا نفع** اولاد کی ترقی کرنے سے حضرت سید المرسلین صلعم کی محبت اور اطاعت بڑھنے اور اولاد مین کھنڈت ڈالنے سے آپ کی دلی تمنا کا خون کرنے اور آپ سے قلبی عداوت مول لینے مین ونیز مسلمانون کی تعداد مین کمی اور ترقی ہونے کے بیان مین۔ **تیسرا نفع** اولاد سے مان باپ کے لیے دین و دنیا کی بھلائی ہونے کے بیان مین **دوسری فصل** نکاح کی برکت سے شیطان اور نفس امارہ سے بچنے اور خواہش نفسانی کے

فرو ہونے مین تیسری فصل نکاح کے سبب سخت سخت اور مہلک عارضون سے محفوظ رہنے کے بیان مین چوتھی فصل نکاح سے تفریح قلب ہونے مین — پانچوین فصل نکاح سے عبادت مین جی لگنے کے بیان مین چھٹی فصل نکاح سے عبادت کا اشتیاق بڑھنے مین۔ ساتوین فصل نکاح سے خاوند کی اطاعت اور بچون کی خدمت کا ثواب عظیم پانے کے بیان مین آٹھوین فصل نکاح سے عورت کے اپنے روٹی کپڑے اور دیگر حوائج ضروریہ سے مطمئن ہوجانے کے بیانمین۔ نوین فصل نکاح کے سبب سے دن رات کی آہ وزاری اور سینہ فگاری سے بیوہ کو نجات ملنے کے بیان مین۔ دسوین فصل نکاح ہونے سے خدا کی ذات پر یقین ٹھیک رہنے اور نہونے سے ناشکری اور کفران نعمت عارض ہونیکے بیان مین۔ دوسرا باب عوام کے جھوٹے حیلے بہانون کے دندان شکن اور شافی جوابات مین۔ تیسرا باب ہندوستان کے شریف مسلمانون مین بھی بیواؤن کا نکاح ہوچلنے اور اونکے نکاح کے نظائر مین جسمین ہندوؤن کی قابل قدر کوشش اور اونکی رانڈون کے بھی نظائر نظر آئینگے چوتھا باب ہر فرقے کو مخاطب کرکے اوسکے منصب کے موافق اوس سے کلام کرنے مین پانچوان باب رانڈون کا نکاح رواج پانے کی عمدہ اور نہایت عمدہ تدبیر کے بیان مین۔ خاتمہ اختتام حجت کے لیے آخری نصیحت مین

پہلا باب اس بیان مین کہ ہندوستان کے شریف مسلمانون مین رانڈون کا نکاح کیونکر موقوف ہوا

سنو سنو میرے عزیز بھائی بہنو سنو جب سے تمھارے فہمند باپ دادے سچے مسلمان ملک ہند مین تشریف لائے اپنی اچھی عادت کے موافق ابتدا ابتدا مین روز بروز

دینی و دنیوی اُمور مین دن دونی رات چوگنی ترقی کرتے رہے اپنے منصبی فرائض اور دلی مقاصد پورے کرنے مین ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون ہر کب جھلکتے رہے جسکا نتیجہ خاطر خواہ ہوا کہ اسلام کی نورانی چمکتی شعاعون سے جہان کو روشن کر دیا - تاریکی اور گمراہی کے دریا مین ڈوبتون کا بیڑا پار لگا یا - نیم وحشی اور غیر مہذب قوم کو مہذب اور شائستہ بنایا - پھر ہندو مسلمان دونون قومون نے آپس مین اختلاط کیا - ایک دوسرے کے دوستانہ برتاؤ سے باچھین کھلنے لگین حتی کہ بیچ کے طور پر شادی و غمی مین بھی یہ اون کے اور وہ انکے شریک رنج و راحت ہوئے - ہنود نے اسلام سے بہت کچھ آداب اور قاعدے سیکھے فائدے اوٹھائے - افسوس کہ اسی میل جول مین مسلمانون کو خود مسلمانون ہی کی غفلت سے جھٹکا بھی کھانا پڑا - اور کیسا جھٹکا جسنے اونکی کمر توڑ دی - اون کے اخلاق اور اونکے طرز معاشرت مین بٹا لگا دیا - اونکے ہرے بھرے باغ مین زہریلے اور خاردار رسمون کے بیج بو دیے اس اجمال کی تفصیل یون ہے کہ اکثر مسلمانون کے پاس وہ عورتین تھین جو پہلے وہ خود آپ یا اونکے والدین ہندو تھے - ان عورتون نے اپنی جہالت خاندانی اور ناقص عقلی سے اون بری رسمون کو جو شرع اور عرف دونون مین ممنوع اور ناجائز ہین برتنا شروع کیا برتنا کیسا بڑی طاقت کے ساتھ دانتون سے پکڑ تا اپنا فرض جانا - افسوس ہزار افسوس کہ اسپر بھی اکتفا نہوئی بلکہ عوام کالانعام جاہل مرد بھی جنکا گروہ ہمیشہ کثیر الانفار ہوا کرتا ہے عورتون کا ساتھ دے اونکے دوش بدوش کاندھے سے کاندھا ملا کر چلنے لگے - رفتہ رفتہ خواص بھی خوگر ہو اسی جال مین جا پھنسے -

حیف صد حیف کہ منجملہ اون رسوم کے رانڈون کی شادی نکرنے کا ایک ایسا منحوس زہریلا رواج قائم ہو گیا جو عالمگیر ہو کے ہندوستان کے اکثر بلکہ قریب قریب کل شریف مسلمان پر اپنا وبائی اثر ڈالے بغیر نرہا - صرف جاہلون ہی کو نہین بلکہ ان لوگون کو بھی جو بڑے ذی علم اور پڑھے لکھے ہوشیار کہلاتے ہین سے ڈالا اور اونکے زندہ دلون کو مردہ بنا چھوڑا

ای سچے خدا کے پوجنے والو یہ جوان جہان رانڈون کو جیتے جی جلانا مرغ نیم بسمل بنا کے تڑپانا ایمان والون کا کام نہین ہی ہم مسلمانون مین جسکے برتنے جانیکی عادت اولیہ (پہلی عادت) وہ تو مسلم عورتین کہی جاسکتی ہین جو قاتحان اسلام کے نکاح مین آئین اور ہندو سے سلمان ہوئین کیونکہ اس قسم کی رسم ورواج مین وہ اپنی پرانی لکیر کی فقیر رہین۔ نکاح ثانی کو معیوب اور حقیر سمجھتی رہین اور کیون نہین جن عورتون سے وہ پیدا ہوئین تہین اونکو دیکھتین تہین کہ ایک شوہر کے مرنے کے بعد دوسرا خاوند کرنا کیسا سر سے دنیا ہی مین رہنا ناپسند کرتین تھین اور دکھانے سنانے کے لئے یا محض جہالت کے جوش وخروش مین ستی ہوجاتین تھین۔ پھر نکاح ثانی معیوب سمجھنے کا وہی زہر بہر اثر انکی اولاد مین پھیلتا گیا۔ سچ ہی مان کا اثر بھلا ہو یا برا اولاد پر بہت کچھ پڑسکتا ہی اسکے ہر رگ وریشے مین سرایت کرجاتا ہی۔ اور کیون نہین آخر اولاد اسکے پیٹ سے پیدا ہو نوحینے تک مان کا جزوبدن اسکی غذا رہی پھر پیدائش کے بعد برسون اسکے تمام جسم کا جوہر یعنے دودھ پیتی رہی۔ پرورش پائی تو بھی اسکی گود مین پائی جسکے سبب زبان اور چال ڈھال نشست وبرخاست کے آداب طریقے سب اسکے موافق سیکھے۔ الحق کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ وَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْیُنَصِّرَانِہٖ اَوْیُمَجِّسَانِہٖ ہر لڑکا فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہی اور اسکے مان باپ اسکو یہودی بناتے ہین یا نصرانی بناتے ہین یا مجوسی بناتے ہین۔ سچ ہی صحبت کو بڑا دخل ہی اسکا اثر نہایت قوی ہی جو بہت جلد اور آسانی سے اپنا سا بنا لیتا ہی۔ اَلنَّاسُ مِنَ الصُّحْبَتِ ۵ صحبت صالح ترا صالح کند + صحبت طالح ترا طالح کند + اسی لئے شریعت حکمت اور مصلحت کے موافق عورتون کی تعلیم نہایت ضروری ہی اور فرض ہی۔ حدیث شریف مین ہی۔ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ علم حاصل کرنا فرض ہی ہر مسلمان مرد اور عورت پر[۱] کاش مسلمانون مین تعلیم نسوان ہوتی رہتی تو یہ سب خرابیان کیون پڑتین اور کیون انکے بچونکی تربیت مین نقصان آتا۔ نکاح ثانی کے موقوف ہونیکی دوسری جڑ اوس عورت قوم کے

[۱] ابن ماجہ و بیہقی شعب الایمان مین ہی طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہی ای ومسلمۃ کما فی روایۃ کیمیای سعادت مین امام غزالی لکھا ہی کہ حدیث مین ہی طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ ۱۲ منہ

ابتک چلے آنے اور گڑہا جانے کی وجہ ہندوؤن کا میل میل ہے جسنے پہلی وجہ پر اور بھی رنگ آمیزی کردی مثل مشہور ہے۔ ایک تو کڑوا کریلا اور دوسرے چڑھا نیم۔

افسوس ہم مسلمانون نے دور اندیشی نہ کی بے پروائی کی۔ اپنے منصبی فرض کی حفاظت نہ کی غفلت کی ہاے چند پشت پہلے ہمارے باپ دادون نے آیندہ خرابیون کا سوچ نکیا نہایت خفیف سمجھکے عورتون سے کچھ بھی مزاحم نہ ہوئے۔ اگر کسی نے کرلیا تو واہ واہ ورنہ کیا تو اتنا بھی نہ پوچھا کہ آخر یہ تامل کیون ہے۔ الغرض جوان رانڈون کے بیٹھ رہنے یا بٹھلا رکھنے کا مرض شروع شروع مین نہایت ہی کمزور تھا وہ بھی خال خال کہین ایک دو کو جسکو ہمارے ہندوستانی باپ دادے بہت ہی آسان سمجھے اور علاج کیطرف کبھی متوجہ تک نہوئے۔ انکو یہ سوچ سوا سو

درختے کہ اکنون گرفت است پای	بہ نیروی مردے برآید ز جاے
وگر ہمچنان روزگارے ہلی	بگردونش از بیخ بر نگسلے

نہ انکے دلو نپر گریستن روز اول کے مضمون نے کچھ اثر کیا آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی خفیف مرض آہستہ آہستہ بڑہتے بڑہتے پھیلا جسنے ہوا مین زہریلا اثر پیدا کرکے ہندوستان کے جمیع اطراف واکناف مین ہر جگہ جا پونہچا اور اس مضبوطی سے پہونچا کہ عام لوگون کی نظر مین لاعلاج دکھائی دیا جسکے سبب وہ ہمت ہار بیٹھے اور کہنے لگے اب اسکا علاج ممکن ہی نہین ہان مگر وہ لوگ جو بلند حوصلہ ہین اور اس میدان کے مرد ہین اپنے رب سے لو لگائے۔ ہمت کی کمر چست باندہے بڑے استقلال سے تدبیر اور علاج مین مشغول ہین ایکدم بھی غفلت نہین کرتے انکا سچا خیال ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ بے شبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پس اسکو رانڈون کے نکاح پر بھی قدرت ہے۔ پھر کمال مہربانی سے فرماتا ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ترجمہ تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ المختصر اُس زہریلے تخم غفلت نے اب گل کھلایا۔ سلف کی بے پروائی کا خمیازہ ہمکو اُٹھانا پڑا۔ غلطی کسی نے کی اور وبال کسکے سر پر آپڑا۔ مگر جبکہ ہم جان بوجھکے مچل رہے ہین تو اس سنگین جرم سے بری ہونے کے کیونکر مستحق ہوسکتے ہین بلکہ سچ پوچھو تو سلف نہین درحقیقت گناہ اور الزام کے

سزاوار ہمین لوگ ہین۔ اُنسے تو ایک چوک ہوئی تھی اور ہم دیدہ ودانستہ انگارون پر لوٹ لگا رہے ہین۔

افسوس ہاے افسوس العنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صاف اور سیدہی سڑک ہمنے چھوڑ دی جسپر بیدہڑک چل رہے تھے۔ اور شیطانی کنٹیلی خندق وشوار گذار کہوہون مین جا پڑے اچھا بھلا رانڈون کا نکاح ثانی طریقۂ مصطفوی چھوڑ بیٹھے۔ بھلے کو بُرا اور بُرے کو بھلا سمجھے

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے || پڑین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

ہاے وہ اصلی حالت ہمنے بدل ڈالی ہاے وہ حضرت صلعم کی ہدایت ہمنے پامال کر دی جو حکمت مصلحت اور ہمدردی سے مالامال تھی اور ضلالت وگمراہی ومردم آزاری اختیار کی جو سراسر جور وجفا سے گونج رہی ہے۔ ہاے یہ انمول ورنایاب ہاتھ سے دیکے دین ودنیا کی تباہی مول لینا گویا ہمارے حصے مین تھا فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ترجمہ نفع دیا انکی تجارت نے اور نہ تھے وہ راہ پانے والے۔

دوسرا باب رانڈون کی بُری گت اور تباہ حالت مین نیز اس ذکر مین کہ ہندوستان مین مسلمان بیوائین کسقدر ہین اور انکی عمرونکی تفصیل کیا ہے

میرے بھائی بہنو ذرا مہربانی کی نگاہ سے غریب بیکس بیزبان رانڈون کو دیکھو۔ ہاے انکی کیسی بُری گت بُری نوبت اور بُری حالت ہے۔ جیتی ہین نہ مرتی صدہا طرحکے رنج وغم مین پڑی سسک رہی ہین۔ بہت بیوائین مسکین ہین۔ نان شبینہ کی محتاج ہین جسکو کسیقدر سینے کا ہنر یاد ہے بمشکل دن رات کی مشقت اور دیدہ ریزی مین کچھ ٹوٹا پھوٹا سی سلا

دو چار پیسے کما کھا سکتی ہے - جو کماتی ہے وہی کھاتی ہے کچھ پس انداز نہین کر سکتی جو وقت بیوقت
اوسکے کام آئے اور داشتہ آید بکار کا فائدہ دکھائے پھر بھلا وہ بیچاری بیماری آزاری کی حالت
مین دوا علاج کب کر سکتی ہے - ای صاحب دوا علاج کیسا بڑا مرض تو اوسکا پیٹ ہے جو سب عارضون کا
بادشاہ ہے - اب آپ ہی انصاف کیجئے وہ دکھیا دوہری چپیٹ سے کیونکر بچ سکتی ہے -
اور غذا بغیر جاندار کی جان کیسے رہ سکتی ہے - اور وہ بیوائین جو سی نہین سکتین یا سلائی پر بسر نہین
کر سکتین کسی طرف اور توجہ کرتین ہین مگر بدقسمتی سے نہ اونکو علم ہے جو مدرسی کر سکین نہ کوئی ہنر یاد ہے
جو کما کھائین - رہا سہا ایک آسان سا لٹکا چرخا تھا سو اب وہ بھی نہین - نئی روشنی کی
بدولت دیسی سوت کی بکری نہین اور کوٹن پینا اونکے نازک ہاتھون سے ہو نہین سکتا پھر کیا ہے
فاقے پر فاقہ ہے - بعضی بیوائین ایسی بھی ہین جو گھبرا کے (گو اونکی شرافت خاندانی کے خلاف
کیون نہو) ماماگری اور خدمتگاری پر بسر کرنے مین مجبور ہو جاتی ہین جسمین اونکی بڑی بے آبروئی
اور ذلت ہوتی ہے - آبائی اور پشتہا پشت کی ساری عزت خاک مین ملجاتی ہے -

اب اون بیواؤن پر نظر ڈالیے جو صاحب جائداد اور مالدار ہین وہ بھی کسی نہ
کسی مصیبت مین گرفتار ہین کسی کا والی نہین کسی کا سرپرست نہین - اونکے مال و متاع کا
سنبھالنے والا نہین - اونکی ضرورتون کا انجام دینے والا نہین - کسی کے نوکر چاکر
خوب چکھتے ہین اوڑاتے ہین اور اپنا گھر بناتے ہین - بس وہ تو اپنے قدحے کی خیر مناتے ہین -
بیچاری رانڈ کا نقصان ہو تو اونکی بلا سے وہ تباہ ہو تو اونکی بلا سے - یہان کیا ہے مال مفت اور دل
بیرحم ایک روپیہ رشوت لے سو کا نقصان کر دینا بائین ہاتھ کا کرتب ہے - چند روز مین اوس
غریب کو دیوالیہ بنا دینا کچھ بات ہی نہین - خدا خیر کرے سے گر ہمین مکتب است و این ملا
کار طفلان تمام خواہد شد ؎ قصہ کوتاہ کیا امیر کیا غریب سب بیوائین اپنے اپنے حال مین
مبتلا ہین - زندہ ہین نہ مردہ ہین - نیم بسمل ادھموی تڑپ رہی ہین - دیکھنے مین تو زندہ ہین مگر
حقیقت مین مردوں سے بدتر ہو رہی ہین - دل ٹٹولو تو حسرتون کے خون ہو رہے ہین صورت

دیکھو تو فقیرون کی صورت آپ ہی سوال ہے۔ سارا رنگ روپ بگڑ رہا ہے چہرہ کملا گیا ہے ہونٹھ خشک اور ڈبڈبائی آنکھیں ان دلی کی علامتین بتا رہی ہین سہ نیستوان داشت نہان عشق ز مردم لیکن ہ زردے رنگ و رخ و خشکی لب را چہ علاج + اور ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔

حاصل یہ کہ صد ہا رنج و غم اوٹھانا طرح طرح کے شدائد اور مصائب جھیل کر جینا گویا دین کا ٹہا خاوند ونکو یاد کر آہ کے شعلے نکال مرغ دل کو کباب بنانا شمع سی جل جل آنسو بہانا پروانہ بنکر جان گنوانا اونکا فرض ہے۔ پھر سب سے زیادہ مہلک اور قاتل ہوا نفسانی ہے ہواء نفسانی وہ کالی بلا ہے جسنے اونے سے لیکر اعلےٰ تک تمام رانڈون کو جیتے جی خاک سیاہ چھوڑا۔ اونکی دلی تمناؤن پر پانی پھیر دیا اونکی بھری جوانی کے سکھ کو ہمیشہ کے دکھ سے بدل دیا اور کوئی نقصان تو ایسا ہوتا ہے جسکی جگہہ پر نفع کی امید ہو سکتی ہے۔ مال متاع دولت اسباب زر زمین ہیرا پنا موتی سونا وغیرہ وغیرہ کھو جانے تو اوسکی یا اوسکے بدلے اور پانے کی امید کی جا سکتی ہے مگر ان کم نصیب نوجوان رانڈون پر خاوند جانی کی ایسی سخت اور نرالی مصیبت ہے جو مرتے دم تک کسی طرح ساتھہ چھوڑنے کا نام ہی نہین لیتی۔ اونکو نعم البدل دوسرا خاوند ملنے کی امید کبھی ہو نہین سکتی ہان بئس البدل ناجائز عوض ملنے کی امید ہو سکتی ہے اگر وہ بیحیائی کرنے پر آئین تو کر سکتین ہین۔ کر سکنا کیسا بعضی بعضی بدنصیب بیواؤن نے کرکے دکھا بھی دیا ہے مگر افسوس کہ قوم کو غیرت نہین آتی ان غریب سوگوارونکی تباہ حالت ملاحظے کے قابل ہے جوانی جان ہوکے سنوار سنگار کر نہین سکتین زیور پہن نہین سکتین سو ہاؤ دھر نہین سکتین مسی سرمہ حنا بندی وغیرہ وغیرہ جو زینت کی چیزین وہ سمجھتے ہین کچھہ بھی نہین کر سکتین۔

ناظرین اس بات کا اندازہ کر سکتے ہین کہ عید بقر عید شادی بیاہ مین اپنی ہم سنون کو سنگار کرتے بن ٹھن کر آتے خوشحالیان مناتے ہنسی اور مذاق کے گلچھرے اوڑاتے دیکھکر کیسی تڑپ جاتی ہونگی۔ اور کس طرح دل مسوس مسوس کر خون جگر پی پی کر رہجاتی ہونگی۔ کسکو خوشی ہے

اور انکو رنج والم سے کوئی بادہ سرور سے سرشار ہے اور یہ غم واندوہ کے خمار مین جکنا چور ہین
پھر دلہن کے دربار مین جہان تمام سوہاگنین خاصہ نوش فرمائے یا کسی اور شگون کے لیے
جھرمٹ باندھے ہوئے لہرا رہی ہین انکا نہ پھٹکنے پاتا۔ نحوست کا لقب پاکے دتکارا جانا اور
بھی قیامت بپا کر رہا ہے اور یہ تو گویا دن رات انکا وظیفہ ہے۔ بگلو حلقۂ غم صورت قمری
دارم ٭ وہ کہ کردست مین کار مراد شوارم ٭ طاقت صبر نماند ست خدایا چہ کنم ٭ درد دل با کہ بگویم
ومداوا چہ کنم ٭ سچ ہر ایک ہے سلسلۂ رنج وبلا ٭ دیکھیے خوبی تقدیر دکھائے کیا کیا ٭ سانس
کے ساتھ نکلتا ہے دہن سے شعلا ٭ ضبط اس سوز نہانی کا کرون تا بہ کجا ٭ شرح این
آتش جان سوز نگفتن تا کے ٭ سوختم سوختم این راز نہفتن تا کے ٭

افسوس یہ کھیلنے کھانے کے دن کس تلخی سے کاٹنے پڑتے ہین ہائے یہ عیش وعشرت
اور چہل بازیون کی راتین کیسی سنسان ہو رہی ہین خدا جانے وہ مظلوم کس مایوسی اور
ناکامی مین تاری گن گن کے صبح کر رہی ہونگی۔

ہائے کوئی ان رانڈون سے پوچھے جو دس پندرہ برس یا پچیس تیس برس کی عمر
لڑکپین یا اوٹھتی جوانی اور بھری جوانی مین بیوہ ہوئین جنمین سے بہت ایسی ہین جو دو برس تین
برس کی بیاہی اور دو مہینے تین مہینے یا دو ہی ایک روز کی گہنگار ہین جو دنیا کی لذت سے
واقفت ہوئین جوانی کا مزہ چکھا پر ابھی سیر نہونے پائین تھین کہ ہاذم اللذات اللذتون کے
توڑنے والے فرشتے نے ساری لذت خاک مین ملادی۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ٭ روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد
دفعۃً زرد ہوا برگ خزان کی صورت ٭ گل عشرت سے ہوئی باغ بہاری رخصت

انکی وہ مثل ہے کہ ایک پیاسا جسکے ہاتھ مین تھا پانی کا پیالہ ابھی دو ہی تین گھونٹ حلق سے اترنے
پائے تھے کہ پیالہ گرا اور چکنا چور ہوگیا۔ وہ غریب پیاسے کا پیاسا رہگیا۔ اب دیکھو تو یسی
بری گت ہے۔ گرمی کی شدت ہے آفتاب کی تمازت ہے زبان سوکھ رہی ہے ہونٹھون پر

پپڑیان جمی ہین منہہ پر ہوائیان اوڑ رہی ہین - حلق مین کانٹے پڑے ہین پیاس کا وہ عالم کہ الامان الامان مثل ماہی بے آب کے تڑپ رہا ہی - سودا - صفرا - خون - بلغم سب جل رہا ہے گویا موت کا ذائقہ چکھہ رہا ہے نہ ہاتھہ پانون مین سکت ہے جو چل پھر ڈھونڈھ ڈھانڈھ کہین سے پانی لائے اور جان بچائے نہ زبان مین گویائی ہے جو درد دل کہہ سنائے ہان مگر پلکون سے یا زبان نکال کے ہونٹھون سے پانی کا اشارہ کر رہا ہے اسکے عزیز اقارب اور دوست احباب سب اسکی جانکنی کی حالت دیکھہ رہے ہین اور اوسکے اشارے بھی سمجھتے جاتے ہین مگر وہ ایسے سنگدل نہین ہین جنکو رحم آجائے اور انکا پتھریلا دل پسیج اوٹھے ہو سیتے پانی سے ایک پیالہ لیکر اس بیچارے نیمجان کی سوکھی حلق مین نہین بلکہ غریب پیاسا اگر چاہے کہ وہ خود آپ جسطرح ممکن ہو بہزار خرابی و دشواری افتان و خیزان گرتے پڑتے کسی چھوٹے موٹے دریا کے پاس جا دریا کے مالک سے ایک پیالہ پانی لینے کی اجازت مانگے تو یہ ظالم فوراً جانی دشمن بنجائین اور پانی کے بدلے شہادت کا شربت چکھا دین -

واضح ہو کہ پیاسے سے مراد جوان جوان حاجتمند بیوائین ہین اور دریا سے مراد بندگان خدا - دریا کا مالک حق سبحانہ وتعالے ہے پیالہ ایک خاص مرد ہے جس سے نکاح کیا جاسکتا ہے - اجازت لینا نکاح کرنا ہے -

اور بہتیری وہ بھی بد نصیب بیوائین ہین جنکے نکاح تو ہوے مگر نکاح کا مزہ نہ چکھنے پائین شوہر کا منھہ نہ دیکھنے پائین یا منہہ دیکھا بھی پر کمسنی یا خاوند کی بیماری کے سبب دنیا کے لطف سے محروم کی محروم رہین اور خاوند مر گیا - اونکی اور اونکے عزیز اقارب اون کے سرپرستون اور اونکے ہوا خواہون کی بعینہ وہی مثل ہے جو ہم ابھی ابھی عرض کر چکے ہین بلکہ اتنی اور زیادتی ہی کہ یہ بیچاریان خوشگوار پانی کے مزے سے کچھ حظ نہ اوٹھا سکین - ہاے منہہ کے سامنے پانی کا آنا تھا کہ پیالے کا گرنا اور ٹوٹ جانا

قسمت کو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھہ جبکہ لب بام رہگیا

افسوس ہزار افسوس یہ حادثہ تو ان آنکھون سے دیکھا جاتا ہی

نہ کانوں دسننے کی طاقت ہی دل کانپا جاتا ہی کلیجہ دھک دھک کرنے لگا اور ہوش الگ پران ہین
ہائے یہ ہون یا وہ یہ لڑکین اور بھری جوانی کا رنڈاپا کیسے کٹیگا - ہائے یہ زندگی کا
بڑا حصہ کیا کیا سختیوں کن کن حسرتوں اور کیسی کیسی ناکامیوں مین کس تلخی سے پورا کرنا پڑیگا - ہائے یہ
سننے کھیلنے نوک جھوک مین رہنے چھیڑ چھاڑ کرنے جھوم جھوم کرلنے خوش فعلیوں مین دل بہلانے کا
زمانہ اب آہ و زاری سینہ فگاری دلسوزی اور جانگدازی مین نہایت مایوسی اور سخت پژمردگی کے
ساتھہ بڑے رنج و افسوس سے کاٹنا پڑیگا - ہائے سب سے زیادہ افسوس اور غیرت کی بات یہ ہی
کہ بعضی کم نصیب بیواؤن کو بہکلا کے شیطان کے چھانسے مین آکے کالک کا ٹیکا بھی لگا لینا پڑیگا جسکا
وبال نکاح سے منھہ چھپانیوالے حضرات وارثین کو بھی چکھنا ہوگا - اب اس موقع پر ہم یہ بتا کے کہ
ہندوستان مین مسلمان اور مسلمانوں مین عورتین اور عورتوں مین بیوائین کسقدر ہین اور وہ کس کس عمر کی
ہین "اپنے پیارے بھائی بہنوں سے سفارش کرتے ہین کہ اپنے سے لاکھوں جاندار بنی نوع پر
ترس کہا کے انکا تھل بیڑا پار لگانے کی فکر فرمائین -

ہندوستان مین جیسا کہ نقشہ مردم شماری سن اٹھارہ سو اکاسی [۱۸۸۱] عیسوی سے ثابت ہی
پانچ کرور ایک لاکھ اکیس ہزار پانسو پینتالیس [۵۰۱۲۱۵۴۵] مسلمان ہین جن مین سے مرد دو کرور ستاون لاکھہ ساٹھہ
ہزار چارسو [۲۵۷۶۰۴۰۰] اور عورتین دو کرور تینتالیس لاکھہ اکسٹھہ ہزار ایکسو پینتالیس [۲۴۳۶۱۱۴۵] ہین جن مین سے چالیس لاکھہ
تین ہزار نوسو اکاسی [۴۰۰۳۹۸۱] عورتین بیوہ ہین آلند اکبر کسقدر بیواؤن کی کثرت ہی کہ فیصدی سولہ سے زیادہ
رانڈ ٹھہرتی ہین - کل عورتوں کے چھہ حصے کرو تو پانچ حصوں مین سہاگنین اور کنواریاں بہانتک
کہ دودھہ پیتی لڑکیاں تک شامل ہین اور ایک حصے مین فقط بیوائین ہی بیوائین ہین جنکی عمر کی یہ تفصیل ہی
نو برس کی عمر تک تیرہ ہزار آٹھہ سو آٹھہ [۱۳۸۰۸] - دس برس سے چودہ برس تک انتیس ہزار
پانسو دس [۲۹۵۱۰] - پندرہ [۱۵] برس سے انیس [۱۹] برس تک اٹھاون ہزار پانسو باون [۵۸۵۵۲] - بیس برس سے
چوبیس برس تک ایک لاکھہ سولہ ہزار چار سو بیالیس [۱۱۶۴۴۲] پچیس [۲۵] برس سے انتیس [۲۹] برس تک دو لاکھہ
ایک ہزار تین سو ساٹھہ [۲۰۱۳۶۰] - تیس [۳۰] برس سے انتالیس [۳۹] برس تک چھہ لاکھہ تینتیس ہزار پچھتر [۶۳۳۰۷۵] چالیس برس سے

اونچاس برس تک نولاکھہ سترہ ہزار تین سو باسٹھہ - اور پچاس برس سے اونسٹھہ برس تک آٹھہ لاکھہ ستر ہزار دو سو پندرہ - ساٹھہ برس سے اوپر گیارہ لاکھہ چون ہزار چار سو بیالیس اور عمر نامعلوم نو ہزار دو سو پندرہ -

ہمارے نزدیک کم سے کم پچاس برس تک بیوائین شادی کے قابل رہتی ہین (گو وہ شدت کی احتیاج نہوتی ہو جو چالیس برس تک والیون کے لئے ہوتی ہے) اور اونچاس برس تک والیونکا شمار اونیس لاکھہ ستر ہزار ایک سو نو ہے - پھر ایک برس اور اوپر چڑہ کے یعنی پچاس برس تک والیونکو ملا لینے ونیز نامعلوم عمرین سے جنکی عمر پچاس کے درمیان ہین ہو شریک کر لینے سے غالبًا اکیس لاکھہ کی نوبت آجائیگی

بلکہ اگر زیادہ وسعت دیجائے توہم کہہ سکتے ہین کہ شادی کے قابل اوسوقت تک بیوائین رہتی ہین جبتک کہ وہ قابل اولاد رہتی ہین اور جبتک سن ایاس[۵] کو نہ پہونچین یعنی اونکے مہینے کا خون نہ بند ہو جائے اور مہینے کا خون بند ہونے کے لئے اگرچہ ٹھیک ٹھیک کوئی عمر نہین بتائی جاسکتی ہے - کیونکہ ہر اقلیم بلکہ ہر عورت مین اختلاف ہوا کرتا ہے تاہم تجربہ کرکے فقہا نے ایک اوسط نکال لیا ہے مگر اوس اوسط مین بھی اختلاف پڑگیا ہے بعضون نے پچپن بعضون نے اٹھاون اور بعضون نے ساٹھہ برس قرار دئے ہین اور سچ پوچھو تو یہ اختلاف بھی درحقیقت اختلاف اقوام اور اختلاف اقالیم ہی پر مبنی ہے - پس اگر سن ایاس کے لئے ساٹھہ برس کی عمر قرار دیجائی تو ظاہر ہے کہ اونسٹھہ برس تک والی بیوائین اٹھائیس لاکھہ چالیس ہزار تین سو چوبیس ہین ایک برس اور ترقی کرکے ساٹھہ برس والیون تک ملا لینے سے غالبًا اونتیس لاکھہ کے قریب ہو جائینگی - اب ساٹھہ کو چھوڑ کے ہم ادنے مرتبے پر آٹھہرتے ہین یعنی سن ایاس کے لئے صرف پچپن ہی برس مان لینگے جس سے کم کسیکے نزدیک ہئی نہین توبھی ہندوستان مین قابل اولاد مسلمان بیوائین اوسط نکالنے سے چوبیس لاکھہ بانوی ہزار دو سو چونتیس ہونگی جسکو مختصر لفظ مین پچیس لاکھہ کہنا چاہیے

پس میرے پیارے بھائی ہنود ذرا تعصب اور ہٹ کے غبار کو انصاف اور خدا ترسی کے پانی سے

۵؎ لغت مین ایاس کے معنے مطلق ناامیدی کے ہین اور اصطلاح شرع مین اوس ناامیدی کا نام ہے کہ بڑہاپے کے سبب عورت اپنے مہینے کے خون بلکہ اولاد سے ناامید ہو جائے ۱۲ منہ

دیکھکر ملاحظہ تو کرو سو دو سو ہزار دس ہزار نہین اکیس اکیس مہین نہین پچیس پچیس لاکھ کے قریب تمہاری بہن بہو اور بیٹیان جو تمہارے قابل ہین کن کن خرابیون سے اپنی زندگی کے دن پورے کر رہی ہین ۔ طرح طرح کی ناقابل برداشت مصیبتون میں عمر عزیز کو دو بھر سمجھ رہی ہین ۔ دل پکڑے جگر تھامے سر گھسوٹے خون کے آنسوؤن رو رو زبان حال سے کہہ رہی ہین ۔

س چہ می پرسی زمن حال دل غمدیدہ ات چون شد　　دلم شد خون و خون شد آب و آب از دیدہ بیرون شد ٭

پیٹ دبائے پتا مارے جان گنوائے زندہ در گور ہو رہی ہین پھر یہ قیامت ہے کہ کوئی یار ہے نہ غمگسار ہے پیچھے جی سب ہے کوئی اتنا بھی پوچھنے والا نہین کہ کیا ہوا کیونکر ہوا اور اب کیا کرنا چاہیے ۔

س نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے　　کسی بہ بیکسی ما نمے برد خبرے ٭

ہمکو اس امر سے انکار نہین ہے کہ جوان جوان عورتون کے بیوہ ہونے پر کسیکو افسوس نہین ہوتا ہے یا اونکے دل نہین بھر آتے ہین یہ سب کچھ ہوتا سہی مگر افسوس تو یہ ہے کہ اونکی ساری ہمدردی ایسے ظالمانہ اور وحشیانہ طریقے پر خرچ کیجاتی ہے کہ وہ اوبھی آفت جان ہو جاتی ہے ۔ خدا ایسی ہمدردی سے پناہ دے ۔

ہم دیکھتے ہین کہ جوان عورت کے بیوہ ہونے کا اثر صرف اوسکے ناتے گوتے والون ہی کو نہین بلکہ دیکھنے سننے والونکو بھی نیم بسمل بنا کے تڑپا دیتا ہے ۔ دیکھو تو کوئی سر دھن رہا ہے کوئی چھاتی پیٹ رہا ہے اور کوئی غریب بیوہ کو نوچ کھسوٹ رہا ہے کوئی پچھاڑین کھا کھا کے گریبان چاک کر رہا ہے اور کوئی آنسوؤنکے دریا بہا بہا کے رو رہا ہے ۔

س ابر را دیدیم چون ما چشم گریانے نداشت　　برق ہم کم مایہ بود از شعلہ سامانے نداشت ٭

کوئی سسکیان لے رہا ہے کوئی ہچکیون کا تار لگائے ہے ۔ الگ کسیکی گھگھیان بندھی ہین کوئی بیوہ کو گلے سے لگا کر کوئی سینے سے ملا کے چیخ اوٹھتا ہے " ہائے رے اللہ یہ کیا ہوا ۔ اے میرے خدا اب مین کیا کرون ۔ " کوئی " ہائے میرا دل تو ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے اور کلیجہ بیٹھا جاتا ہے " ۔ کوئی " ہائے یہ کیا غضب ہوا ۔ کیا یہ جانگداز صدمہ مجھی کو دیکھنا بدا تھا " کوئی " ارے لوگو

تجسیم بزار آنسوان پھوٹ پڑا - ہائے ملا ہے مجھے موت آجاتی یہ برا دن دیکھنے کے لئے نہ رہتی
کوئی دھرم ہے بیوہ کی ہرت انشا ہو کرے کہ ہائے یہ بدنصیب جلنے کے لئے بیٹھی رہگئی -
اب ہے اسکو موت بھی نہین پوچھتی ابھی مرجاتی چلی جاتی - اس دن رات کی گریہ وزاری اور آہ و
فغان سے کئے عقل تنو ہے نجات ملتی - المختصر ان بہن خالہ پھوپھی باپ بھائی اور ماموں چچا جسکو دیکھو
ہر ایک کا یہی وظیفہ ہے - اپنا اپنا راگ ہے اور اپنی اپنی کھنجڑی - یہ سب فضولیات یک بک
رو رو ایام شماری کر رہے ہین جسکا کچھ نتیجہ ہی نہ حاصل ہے - نہ دنیا مین بھلائی ہے نہ عاقبت
مین رستگاری - ہان مگر گناہونکا ایک بڑا ذخیرہ ہے جسکو قبر مین ساتھ لیجانے کے لئے جمع کر
رہے ہین - خیر وہ اپنے لئے کچھ کرین اپنے کام کا ہر شخص مختار ہے - ہمکو تو رولائی آتی ہے ان لاکھون
بیگناہ سوگوارون پر جو کنبے والونکی نافہمی کی چکی میں پس رہی ہین پھر ہم روتے ہین ان عقل کے دشمنون پر
جو اپنی ساری محبت کا برتاو فقط رونے دھونے مین صرف کر رہے ہین جو زیادہ چیخے - حلق پھاڑے
پچھاڑین کھائے - چھاتی پیٹے - بال نوچے - منھہ بنائے اور ہائے ہوئے کی رہائی آوازون سے
زمین و آسمان کو ہلا دے وہی سب سے زیادہ رحم دل - دردمند اور سچا دوست ہے اور جو مرد
خدا اس بری گت اور تباہ حالت سے ان سوگ کی قیدیونکو چھوڑانے کا قصد کرے اوس سے بڑہکے
کوئی بچا دشمن نہیں افسوس ان حضرات کو اتنا سوچ نہین کہ ہر جاندار کو جان دینی ہے وقت آگیا پھر دم تو
رہ نہین سکتے - خدا کی مرضی مین کیا چارہ - مالک نے اپنی دی چیز لے لی تو کیا اجارہ - کیون ہم
مرین اور کیون ناکردہ گناہ بیوہ کو مارین - بیکار کی واویلا کیون کرین زمین کے قلابے آسمان سے کیون
ملائین وہ تدبیر کیون نہ سوچین جسمین ان دُکھہ کی ماریونکی مصیبت کٹے مشکل آسان ہو اور جان مین جان
پڑے - بہتر تدبیر یہی وہ تدبیر جو ہمارے ہاتھہ ہے اور اس درد کی دوا ہے - دوا کیا اکسیر ہے
حضرات پہچان لو یہ وہی دوا ہے جسکا نام نکاح ہے -

اے سچے خدا کی پرستش کرنے والو - بن دیکھے مالک پر ایمان لانے والو - مالک نے
ایک چیز دی تھی وہ خراب گئی تو دوسری پاک صاف بتادی - مالک کی ہم ناشکری کیون کرین

اور کیون بے کس بیوہ کی حق تلفی پر کمر کسین - مالک کی دی وہ اچھی چیز اوسکے حوالے کیون نہ کردین
یعنے اوسکے نکاح سے کیون نہ نیک دوش ہولین جسمین دونون جہانکی بھلائی ہے اور اللہ و رسول کی خوشنودی
پھر لطف یہ کہ بیوہ کے ساتھ بیوہ کے وارثونکی بھی دینی و دنیوی فلاح ہے -

حضرات - حق تعالے نے تو صرف چار مہینے دس دن تک اور اگر حمل ہے تو وضع حمل تک
عقد کرنے سے منع فرمایا ہے - گویا اتنے روز مصلحتاً روزہ رکھنے کو ارشاد ہوا اور اسکے بعد افطار کی
قطعی اجازت ہوی مگر افسوس - ہمارا ظلم ایسا بڑھا چڑھا ہے کہ مرتے دم تک بھی ہم نکاح کی رخصت
نہین دیتے یہ ہمنے وہ نرالا روزہ رکھایا ہے جسکا افطار قیامت تک منع بتایا ہے - گو شارع نے
عدت گذرتے ہی کھانے پینے کی پوری پوری اجازت دیدی ہے مگر ہمارا دخل در معقولات ایسا
کب ہے جو کھانا پینا درکنار بھلا دانے پانی کا نام تو زبان پر آنے پائے - اگرچہ وہ تباہ حال خستہ جگر
نکاح کی تمنا مین مرتے مرتے مر کیون نجائین سہی یہ حسرت بھرا ---

شعر نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے گھٹ کے مرجاؤن یہ مرضی میرے صیاد کی ہے

گویا انہین ظلم کے قیدیون کے دل کا ترجمہ ہے جو بیساختہ شاعر کی زبانسے نکل پڑا -

اُف اُف اب تو دل قابو مین نہین رہا - کلیجا ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے - ہاے یہ لاکھون
جانین تباہی اور مایوسی کے دریاے زخار ناپیدا کنار مین خدا جانے کیتک غوطے کھاتی رہینگی اور
سرگردانی - ناکامی کے لق و دق سنسان میدان مین کبتک ٹھوکرین کھاتی پھرینگی - رنڈاپا کیا ہے
گویا ایک طلسم کا جنگل ہے جسمین بیوائین پڑی ہوی تڑپ رہی ہین - شیر - گلبا گھے - اور دوسرے
درندونکی لقمہ بن رہی ہین - امن و امان کی تلاش مین جا ہین وہ ہزار سر ڈہنین مگر ظالم طلسم کے
ٹوٹے بغیر راہ کا ملنا یا منزل مقصود پر پہونچنا معلوم ہے - اے میرے اللہ کبھی وہ بھی دن ہو گا
کہ تیرا دوست کوئی طلسم کشا آپہونچے گا اور شیطانی دیوونکا قلع قمع کر کے لاکھون بیگناہونکو رہائی دیگا -
او پرجوش قلم صادق رقم - او بے بسونپر کالے آنسوون رونے والے غریب مظلومونکی
دردانگیز کہانی دو زبانسے کہنے والے مین تیری سحر لسانی - جادو بیانی - تیز رفتاری اور بلند پروازی

کا قائل ہون مانتا ہون پھر بھی تجھے یقین دلاتا ہون کہ تو لکھتے لکھتے تھک جائیگا مگر اونکی مسی چوڑی لمبی کہانی نہ پوری کرسکیگا - اونکی خرابیون - پریشانیون اونکے دردِ دل سوزِ جگر اور اونکی بُری گت تباہ حالت وغیرہ وغیرہ کا بیان نہایت طول طویل بلکہ اس معنے کرکے غیر متناہی ہے کہ کسی جگہ ٹھہرتا نہین کتنا ہی بیان کیا جائے چکتا ہی نہین - وہ اس سے زیادہ ہے کہ کہا جائے اور اس سے افزون ہے کہ لکھا جائے -

شعر - نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایان ✣ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی ✣

غرض چار ناچار اب منصف مزاج ناظرین کے انصاف پر ہم اپنی فکر کو چھوڑتے ہین اور جبرًا و قہرًا اس صحرائے بے پایان کی تگ و پو سے اے قلم تجھے روک کر اون سیاہ قلب امراض کیطرف توجہ دلانا چاہتے ہین جنمین نکاح نہونے کے سبب بیوائین پڑی سسک رہی ہین اور یہ وعدہ کرکے کہ وقتًا فوقتًا مناسب مقامات پر پھر تجھکو اونکی تباہی کا دکھڑا رونے پر موقع ملے گا تیری تشفی کرتے ہین -

تیسرا باب اس بیان مین کہ نکاح نہونے کے باعث بیوائین کن کن اور کیسے کیسے سخت اور مہلک امراض کی شکار بن رہی ہین

نکاح نہونے سے علاوہ اصد ہا شدائد - مصائب - مایوسی - ناکامی وغیرہ وغیرہ کے جنکا جھیلنا رانڈونکا فرض ہے - اونکی تندرستی مین نقصان آرہا ہے - نفسانی صحت کے ساتھ جسمانی صحت مین بھی کھنڈت پڑرہی ہے - قسم قسم کے عارضون - انواع انواع کے مرضون مین وہ جکڑ جاتی ہین - جکڑنا کیسا جان کے لالے پڑجاتے ہین - افسوس ہزار افسوس وہ تو اپنی جان سے جارہی ہین اور یہان حضرات وارثین کے کان پر جون بھی نہین رینگتی - وہ اتنا تو ضرور سمجھتے ہین کہ ہان بیمار ہین اور یہ بھی اوسوقت مین جبکہ بیوائین مجبور ہوکے صاحب فراش ہوجاتی ہین

- لیکن اصلی[1] عارضے کی خبر اب بھی نہیں کہ کیا ہے اور کسوجہ سے ہے اور نہ اسکا پتا ہے کہ عموماً ہوتی ہیں کون کون اور کیسے کیسے مہلک عارضوں کی شکار بنی ہوئی ہیں کاش سمجھتے تو اپنی غفلت کی نیند سے جاگ پڑتے اچھا نہیں سمجھتے ہیں تو ہم سمجھائے دیتے ہیں بشرطیکہ وہ سمجھنے کا قصد بھی کریں - سنو سنو کان دھر کے سنو وہ بیدرد امراض یہ ہیں ہسٹیرق - مالیخولیا[2] - جنون - عشق - کابوس[3] - صرع - مرگی - غشی - وسواس - فکر ردی - گھومنی - سبات[4] - سکتہ[5] - نسیان آنکھوں میں دھند - قوی کا کمزور ہو جانا - چلنے پھرنے سے معذور رہجانا - خون اور روح کی راہوں میں سدہ یعنی رکاوٹ پڑ جانا - اصلی حرارت جس سے زندگی اور تندرستی ہے بجھ جانا - غذا کا کم ہضم ہونا - بغیر کسیوجہ کے خودبخود رنج و غم میں پڑا رہنا - بدن کی گرانی اور خستگی - امتلائی درد گردہ - معدہ میں ورم - گردہ میں ورم - حلق میں ورم - دل میں ورم - سینے میں ورم - سر میں درد - پیٹھ میں درد - زانو میں درد - حالبین[6] میں درد - حقوین[7] میں درد اور ورم - سر کا بوجھل رہنا وغیرہ وغیرہ -

المختصر عموماً بلغمی بیماریوں کی دھر پکڑ - سوداوی بیماریوں کا غلبہ اور سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کے اختناق رحم -

غور کرو تو کتب معتبرہ طبیہ کی وہ عبارتیں جنکو ابھی ابھی ہم تمہاری نظر کے سامنے کرینگے ہمارے اس دعوے کی شہادت دے رہی ہونگی -

حمیات قانون اور اسکی شرح غایۃ المفہوم فی تدبیر المحموم میں ہے (و الاسباب الواحدۃ) کالہم والغم و الغضب و التعب و الافکار الدائمۃ و الالحاح علی النظر فی العلوم و السہر و عدم الطعام و الشراب لاسیما ان اتفق شرب لبن سن من الفتوۃ او مزاجہ حار و قد یکون سببا للدق) **ترجمہ** رنج اور غم اور غصہ اور تکان اور ہمیشہ کی فکریں اور کتب بینی پر زیادہ جھکے رہنا اور زیادہ جاگنا

---

[1] بلکہ لبسا اوقات ایسے ویسے حکیم بھی نہیں سمجھ سکتے ہیں ۱۲ منہ [2] مالیخولیا کے یہ معنی ہیں کہ فکر اور خیالات طبعی حالت سے بگڑ جائیں بے سر پا گندے خیالات اور خوف کی باتیں دل میں گذرنے لگیں اور روح متوحش ہو - مالیخولیا کے بعض اقسام میں غصہ بھی بڑھ جاتا ہے ۱۲ منہ [3] کابوس وہ مرض ہے جسمیں سوتے وقت ایسا معلوم ہو کہ اسکو کوئی دبائے ہوئے ہے یا کوئی بھاری چیز اسپر رکھی ہوئی ہے اسکی حرکت جاتی رہے آواز نہ نکلے اور دم گھٹنے لگے ۱۲ منہ [4] سبات سے طب میں گہری نیند مراد ہے جو طبعی نیند کے خلاف ہو ۱۲ منہ [5] سکتہ وہ مرض ہے جسمیں دماغ کے تینوں حصوں میں پورا سدہ پڑ جائے - تمام اعضا بیکار محض ہو جائیں حس و حرکت بالکل جاتی رہے سوا اسکے کہ کسیقدر سانس باقی رہے اور اسکا بھی لینا بہت مشکل سے ہو ۱۲ منہ [6] حالبین وہ رگیں ہیں جو گردوں سے مثانہ کی طرف واقع ہوئی ہیں ۱۲ منہ [7] حقوین جائے ازار بستن از کمر ۱۲ منہ

اور کھانا نہ کھانا اور شراب کا پینا خاص کرکے اگر اوس شخص کو شراب پینے کا اتفاق ہو جو جوان ہو
یا اوسکا مزاج گرم ہو غرض اس قسم کے سببون مین کبھی صرف ایک ہی سبب سے دق ہوجایا کرتی ہے
فائدہ اور ظاہر ہے کہ کتب بینی اور شراب خواری کے سوا اور باقی یہ تمام اسباب ہاتھ پانون
دہوئے ہمیشہ بیوا اونکے پیچھے پڑے رہتے ہین — وہ قیامت کا رنج وہ پرلے سرے کا غم وہ اپنی جان
غضب کا غصہ وہ بے انتہا تکان اور وہ غیر محدود دائمی فکر و تکاہ دل بادل کو تسمی بیوہ ہے جسکی جانیہر
نہین جہار ہا ہے پھر سنسان راتون مین چار چار پہر نیند نہ آنا — غذا کا میسر نہونا اور میسر بھی ہو تو گلے سے
نہ اترنا کوئی جوان جہان بیوا اوسے سیکھ جائے — ہمارے معزز ناظرین غور کرینگے کہ ہر گاہ ان سببون میسے
فقط ایک سبب دق کے لیے کفایت کرسکتا ہے تو اتنے اسباب کے جمع ہونے مین بیوہ کا مدقوق
ہوجانا کوئی تعجب کی بات نہین ہے اور ہمنے تو بعضی بیوا ؤنکو تپ دق مین بیمار ہو کے دنیا سے گذر جاتے ہوئے اپنی آنکھو نسے بھی دیکھا جسکا
سبب انکے خونی زندگی کے رنج و غم کے سوا اور کچھ نہ تہا۔ کلیات قانون فن ثالث فی حفظ الصحۃ تعلیم ثانی فصل عاشر مین ہے۔
”وکن ایتعاھد النساء بالطمث ترجمہ اور اسیطرح عورتین مقاربت کی عادت رکہین“
کلیات کی شرح آملی مین ہے — ای بالمس وھو الوطی اذ بہ ایضا یندفع بعض الفضول ترجمہ ”یعنی شیخ کی
عبارت مین طمث سے مراد مس ہے جسکے معنے مقاربت کے ہین — مقاربت کی عادت اسلیے عورتین
رکہین کہ بعضے فضلات مقاربت سے بھی دفع ہوتے ہین“ کلیات کی شرح گیلانی مین ہے — ای
بالجماع فانہ مما ینقی البدن من فضل لو بقی کثیرا فی البدن لاضر ترجمہ ”یعنی شیخ کے
کلام مین طمث سے مراد مقاربت ہے مقاربت کی عورتین اس لیے عادت رکہین کہ مقاربت اوس
فضلے سے بدن کو پاک کردیتی ہے جو اگر بدن مین زیادہ رہجاسے تو نقصان کرے“ معالجات

قانون منافع جماع مین ہے — ان الجماع القصد الواقع فی وقتہ یتبعہ استفراغ الفضول وتخفیف الجسد
وتہیتہ للنمو کانہ اذا اخذ من الغذاء الاخیر شیئ کالمغضوب تحرکت الطبیعۃ للاستعاضۃ حرکۃ قویۃ یتبعہا
تاثیر قوی واعانہا ما فی مثل ذلک من الاستمتاع وقد یتبعہ دفع الفکر الغالب واکتساب البسالۃ
وکظم الغضب المفرط والرزانۃ وانہ ینفع من المالیخولیا ومن کثیر من الامراض السوداویۃ بما ینشط

وبما یدفع دخان المنی المجتمع من ناحیۃ القلب والدماغ وینفع من اوجاع الکلیۃ الاستلائیۃ ومن امراض البلغم
ظلہا خصوصاً فیمن حرارتہ الغریزیۃ قویۃ لاثلہما خروج المنی ولذلک یضیق شہوۃ الطعام وربما تقطع موادا ورام
تحدث فی نواح الانثیین وکل من اصابہ عند ترک الجماع واحتقان المنی ظلمۃ البصر والدوار وثقل الراس ووجاع
الحالبین والحقوین وداوراہما فان المعتدل منہ یشفیہ وکثیر من مزاجہ یقتضی الجماع اذا ترکہ برد بدنہ وساءت
احوالہ وسقطت شہوتہ للطعام حتی لا یقبلہ ایضا ویقذفہ وکل من فی بدنہ بخار دخانی کثیر فان الجماع
یخفف عنہ وینفعہ ویزیل عنہ ما یخافہ من مضار احتقان البخار الدخانی وقد یعرض للرجال من ترک
الجماع وارتکام المنی وتردہ واستحالتہ الی السمیۃ ان یرسل المنی الی القلب والدماغ بخارا ردیا کما یعرض
للنساء من اختناق الرحم وقبل ان تحیض سمیۃ ثقل البدن وبرودتہ وعسر الحرکات انتہی مع شئی من الاختصار

ترجمہ اوسط[۱] درجے کی مقاربت[۲] سے جو اپنے وقت پر واقع ہو فضلات نکل جاتے ہیں
بدن ہلکا ہو جاتا ہے اور بڑھنے کے لئے تیار ہوتا ہے جیسا کہ پچھلی غذا[۳] جب خراب ہونے لگتی ہے
تو طبیعت بڑے زور سے عوض (عمدہ غذا) لینے کے لئے حرکت کرتی ہے تب قوے[۴] بھی اپنا
اثر کرتے ہیں اور حرکات جماعیہ طبیعت کی اعانت کرتی رہتی ہیں۔ اور مقاربت سے فکر غالب دفع ہوتے
دلیری آتی ہے۔ غصہ فرو ہوتا ہے۔ اور ملائمت آجاتی ہے۔ نیز مقاربت مالیخولیا کو اور بہت سے
سوداوی امراض کو نفع پہونچاتی ہے اور یہ اسوجہ سے کہ طبیعت کو فرحت بخشتی ہے اور رکی ہوئی
منی کے دہوین کو دل اور دماغ کے کونوں سے دفع کرتی ہے۔ اور امتلائی درد گردہ کو نفع پہونچاتی ہے

[۱] اوسط کی قید اس لئے ہے کہ جب حد سے زیادہ ہوتی ہے تو نقصان کرتی ہے ۱۲ منہ [۲] مقاربت سے جماع یعنی صحبت داری مراد ہے۔ آیندہ کے لئے بھی خیال رہے ۱۲ منہ [۳] پیٹ میں جو چیز جاتی ہے کئی مرتبہ پکا کے فضلات سے پاک ہوتی ہے پھر جو سیر رہجاتا ہے وہ جزو بدن بنتا ہے۔ اور دراصل غذا اسی سیر کا نام ہے ۱۲ منہ [۴] قوے سے مراد طبعی قوتیں ہیں جو چار ہیں۔ قوت جاذبہ۔ قوت ماسکہ۔ قوت ہاضمہ۔ اور قوت دافعہ۔ مختصر طور پر ہر ایک کا کام سن لینا چاہئے۔ جاذبہ غذا وغیرہ کو کھینچتی ہے۔ ماسکہ روک رکھتی ہے۔ ہاضمہ ہضم کرتی ہے اور غذا کو اعضا کی صورت بنا کے جزو بدن کر دیتی ہے اور دافعہ فضلہ وغیرہ کو دفع کرتی ہے ۱۲

اور نفع پہونچاتی ہے بلغمی کل امراض کو خاص کر کے اوس شخص کو جسکی حرارت غریزیہ قوی ہو۔ منی کا اخراج اوسکو ضرر نہ پہونچاتا ہو اور اسی وجہ سے بھوک کو نفع پہونچاتی ہے اور بسا ہے کہ اوس مادہ کو قطع کر دیتی ہے جس سے چذہ ہونین ورم پیدا ہوجاتا ہے اور خصوصًا اوس شخص کو نفع پہونچاتی ہے جسکو ترک مقاربت اور اجتماع منی کے باعث تاریکی بصر اور گھومنی اور سر مین گرانی اور حالبین اور حقوین مین درد اور ورم عارض ہو۔ بے شبہہ اوسط درجے کی مقاربت ایسے شخص کو شفا دیتی ہے اور بسا ہے کہ جس شخص کا مزاج مقاربت کا مقتضی ہوتا ہے جب وہ مقاربت نہین کرتا ہے تو اوسکا بدن ٹھنڈا پڑجاتا ہے اور اوسکا حال بُرا ہوجاتا ہے اور بھوک اوسکی مرجاتی ہے یہانتک کہ اوسکی طبیعت کھانیکو قبول بھی نہین کرتی ہے اور پھینک دیتی ہے اور بالخصوص اوس شخص کو مقاربت نفع پہونچاتی ہے جسکے بدن مین دخانی بخارات زیادہ ہوتے ہین اس لئے کہ مقاربت اون بخارات سے اوسکو ہلکا کر دیتی ہے اور نفع پہونچاتی ہے اور دخانی بخار کے مجتمع ہونے سے جن مضر تونکا خوف رہتا ہے اونکو دفع کر دیتی ہے اور کبھی مردونین ایسا ہوتا ہے کہ ترک مقاربت اور منی کے جمع ہونے اور خراب ہوجانے اور زہریلی کیفیت سے بدل جانیکے باعث ردی زہریلے بخارات کو منی دل و دماغ کیطرف بھیجتی ہے جیساکہ یہ خرابیان عورتونکو اختناق رحم سے عارض ہوتی ہین اور بہت پہیلنے کے پہلے بدنمین گرانی اور سردی اور حرکات مین دشواری رہا کرتی ہے کلیات نفیسی باب جماع مین ہے ۔

ان المنی اذا کثر فی اعضاء الجماع طلب الانفصال منہا و حرک المواد التی فیہا والنزع و مدد و سببہ الشہوۃ الصادقۃ و حینئذٍ لابد من الجماع و دفع المنی لانہ اذا ترک و کثر فی الاوعیۃ خنق الحار الغریزی و اطفاءہ و یلزم ذلک ان یبرد و یبرد البدن و قد یستحیل الی طبیعۃ سمیۃ و یرسل الی القلب و الدماغ بخارًا ردیًا سمیًا یوجب الغشی و الصرع و نحو

ترجمہ منی جب مقاربت کے عضوون مین بھرجاتی ہے تو وہانسے جدا ہونیکی خواہش کرتی ہے اور اوس مواد کو جو مقاربت کے عضوونمین بھر رہا ہے حرکت دیتی ہے اور تیزی کرتی ہے اور کھنچاو پیدا کرتی ہے اور یہ سچی شہوت کا منشا ہے۔ اسوقت بغیر مقاربت کئے اور بغیر منی کے دفع کئے چارہ نہین ہے۔ کیونکہ

منی اگر چھوڑ دیجائیگی اور اوعیہ[51] مین بھر رہیگی تو حرارت غریزیہ[52] کو دبادیگی اور بجھا دیگی جس سے یہ لازم آئیگا کہ منی سرد پڑجائے اور سارے بدنکو سرد کردے اور کبھی منی زہریلی طبیعت کے ساتھہ بدل کے دل اور دماغ کیطرف ردی زہریلے بخارات پہنچتی ہے جس سے غشی اور مرگی کی سی بیماریان واجب ہوجاتی ہین نیز کلیات نفیسی کے اسی باب مین ہے (المعتدل منہ ینعش الحرارۃ الغریزیۃ) باستفراغ الفضول التی ہی کل علیہا وتحلیل فضول الروح (ویہیی البدن للاغتذاء) لان الجماع اذا کان معتدلاً کان مایستفرغ من المنی فضلۃ ووجود الفضل فی الاعضاء یمنع من الاغتذاء فاذا استفرغت تحرکت الطبیعۃ للاستعاذۃ حرکۃ قویۃ وجذبت الغذاء الصالح وقد انبعثت القوی والحرارۃ الغریزیۃ باستفراغ المنی فتصرف فی الغذاء تصرفاً تاماً (ویفرح) بتحلیل فضول الروح والعاشہا وانارتہا وتعدیل قواہا (ویحطم الغضب) لذہاب الدخانیۃ التی تتکون منہا الریح عند استفراغ الریح ولاستفراغ الفضول التی تستحیل ابخرۃ دخانیۃ مسخنۃ للروح مکدرۃ لہ ولما یلزمہ من اللذۃ الشدیدۃ واللذۃ لا تجتمع مع الغضب بل تحطمہ (ویزیل الفکر الردی والوسواس السوداوی) لان الجماع بسبب اللذۃ یبسط الروح ویحرکہ الی خارج والفکر انما یکون عند انقباض الروح واحتقانہ فی الداخل وبسبب مایزیل الابخرۃ الدخانیۃ الفاسدۃ المتولدۃ من المنی عن ناحیۃ القلب والدماغ یزیل الوسواس السوداوی (وینفع اکثر الامراض السوداویۃ) وہو ما کان حادثاً عن الابخرۃ الدخانیۃ المحترقۃ وذلک بما ینشط وبما یدفع الابخرۃ الدخانیۃ المنویۃ عن القلب والدماغ (و) ینفع الامراض (البلغمیۃ) کلہا لانہ ینعش الحرارۃ الغریزیۃ والقوی الطبیعیۃ باستفراغ الفضول فینضج البلغم ویدفعہ (وربما وقع تارک الجماع فی امراض مثل الدوار وظلمۃ البصر) وذلک لفساد المنی وارتفاع ابخرۃ ردیۃ منہ الی الدماغ (وثقل البدن) لما ذکر

ترجمہ متوسط درجے کی مقاربت حرارت غریزیہ کو ابھارتی ہے" کیونکہ ان فضلات کو جو حرارت

سلہ[51] اوعیہ منی ـ انثیین کے پاس والی وہ پیچدار رگین ہین جنکے فرجون مین غددی یعنے ملائم گوشت ہے جنمین سب عضون سمٹ سمٹ کے منی کا مادہ جمع ہوتا رہتا ہے ۱۲ منہ سلہ[52] حرارت غریزیہ اصلی حرارت کو کہتے ہین جب یہ حرارت کم ہوجاتی ہے آدمی کمزور ہوجاتا ہے اور جب فنا ہوجاتی ہے تو مرجاتا ہے ۱۲ منہ —

غریزیہ پر بوجھل تھے نکال باہر کرتی ہے اور روح کے فضلات کو تحلیل کر دیتی ہے" اور "بدن کو غذا لینے کے لئے تیار کرتی ہے"۔ کیونکہ جب اعتدال کے مرتبے میں مقاربت ہوتی ہے تو منی وہی نکلتی ہے جو فضلہ ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ اعضا میں فضلے کا پایا جانا غذا لینے سے منع کیا کرتا ہے پس جب فضلہ نکلجاتا ہے تو طبیعت بڑے زور سے عوض (عمدہ غذا) لینے کے لئے جنبش کرتی ہے اور غذا صالح کو کھینچ لیتی ہے اور منی نکلجانے سے قوائے اوبھرتے ہیں اور غذا میں خوب اچھی طرحسے عمل کرتے ہیں "نیز مقاربت فرحت بخشتی ہے" اس لئے کہ روح کے فضلات کو تحلیل کر دیتی ہے اور روح کو اوبھاتی ہے۔ روشن کرتی ہے اور اوسکے قوام کو معتدل کر دیتی ہے" "اور غصے کو بجھا دیتی ہے"۔ اس لئے کہ ریح کے نکالتے وقت اوس دخانیت کو نکال دیتی ہے جس سے ریاح بنتے ہیں۔ اور اس لئے کہ اون فضلات کو نکال باہر کرتی ہے جو بخارات دخانیہ بنکے روح کو گرم اور تیرہ و تار کر دیتے ہیں اور اس لئے کہ مقاربت سے بڑی لذت ملتی ہے اور لذت غصہ کے ساتھ جمع ہوتی نہیں بلکہ غصے کو بجھا دیتی ہے" "اور فکر ردی اور وسواس سوداوی کو دفع کر دیتی ہے" اس لئے کہ مقاربت بہ سبب لذت کے روح کو کشادہ کرتی ہے اور باہر کیطرف اوسکو حرکت دیتی ہے اور فکر تو جب ہوتی ہے کہ روح دبک کے رہجائے اور اندر ہی مجتمع ہو رہے اور چونکہ مقاربت دخانی فاسد بخارات کو جو منی سے پیدا ہوا کرتے ہیں دل اور دماغ کے کونوں سے دفع کرتی ہے اس لئے وسواس سوداویکو کھو دیتی ہے" "اور اکثر امراض[۱] سوداویہ کو" یعنی اون سوداوی بیماریونکو جو جلے ہوئے دخانی بخارات سے پیدا ہوتی ہیں "نفع پہونچاتی ہے" اور یہ اسوجہ سے کہ خوشی پیدا کرتی ہے اور اس وجہ سے کہ دخانی بخارات کو جو منی سے پیدا ہوتے ہیں دل و دماغ سے ہٹا دیتی ہے "اور بلغمی" کل "بیماریونکو نفع پہونچاتی ہے" اس لئے کہ فضلات کو نکال دینے کی وجہ سے غریزی حرارت کو اور طبعی قوتونکو اوبھاکے بلغم کو پکاتی ہے اور دفع کر دیتی ہے۔ "اور بسا اوقات جماع کا ترک کرنے والا گھومنی۔ کورچشمی اور گرانی بدن کے سے امراض میں مبتلا ہو جایا کرتا ہے

---

[۱] مثل مالیخولیا اور عشق اور کابوس اور وسواس کے ۱۲ انوار الحواشی۔

اور یہ منی کے سڑ جانے اور اوس سے اوٹھے کے دماغ مین ردی بخارات کے پہونچنے کے باعث –

مواہب لدنیہ – جلد پانچوین حضرت صلعم کی سیرت جماع کے بیان مین ہے

قد کان صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ من الجماع بالاکمل من ما تحفظ بہ الصحۃ وتتم بہ اللذۃ وسرور النفس ویحصل بہ مقاصدہ التی وضع لاجلہا فان الجماع فی الاصل وضع لثلاثۃ اشیاء ہی مقاصدہ الاصلیۃ احدہا حفظ النفس ودوام النوع الانسانی الی ان تتکامل العدۃ التی قدر اللہ بروزہا فی ہذا العالم الثانی قضاء الوطر ونیل اللذۃ والتمتع بالنعمۃ وہذہ ہی الفائدۃ التی فی الجنۃ اذ لا تناسل ہناک ولا احتقان یستفرغہ الانزال وفضلاء الاطباء یرون ان الجماع من احد اسباب الصحۃ لکن لا ینبغی اخراج المنی الا فی طلب النسل واخراج ما احتقن منہ فانہ اذا دام احتقانہ احدث امراضا ردیۃ منہا الوسواس والصرع والجنون وغیر ذلک وقد یبری استعمالہ من ہذہ الامراض کثیرا فانہ اذا طال احتباسہ فسد واستحال الی کیفیۃ سمیۃ توجب امراضا ردیۃ قال محمد بن زکریا من ترک الجماع مدۃ طویلۃ ضعفت قوی اعضائہ وانسدت مجاریہا قال ورأیت جماعۃ ترکوہ لنوع من التقشف فبردت ابدانہم وعسرت حرکاتہم ووقعت علیہم کآبۃ بلا سبب وقلت شہوتہم – ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاربت خوب اچھی طرح فرماتے تھے جس سے صحت برقرار رہتی اور پوری لذت ہوتی اور نفس کو سرور ہوتا اور حاصل ہوتے وہ مقاصد جنکے لئے مقاربت جائز ہوئی ہے اس لئے کہ مقاربت دراصل جائز ہوئی ہے تین چیزون کے لئے جو اسکے اصلی مقاصد ہین – پہلا مقصد ہے جان کی حفاظت اور نوع انسانی کا ہمیشہ باقی رہنا یہانتک کہ جن لوگونکا دنیا مین پیدا کرنا اللہ نے مقدر کر لیا ہے اُنکی تعداد پوری ہو جاوے اور دوسرا[1] مقصد حاجت روائی کرنے اور مزہ پانا اور خدا کی دی نعمت سے نفع اٹھانا ہے اور یہی فائدہ ہے جو بہشت مین ہوگا کیونکہ وہان نہ تو اولاد کی پیدائش ہے اور نہ منی کا جمع ہو رہنا ہے جسکو انزال نکال باہر کرے

[1] اس جگہ پر مصنف مواہب لدنیہ سے غلطی ہوئی – اُنکو واجب تھا کہ حفاظت جان کو مقصد اول اور دوام نوع انسانی کو مقصد ثانی اور حاجت روائی وغیرہ کو تیسرا مقصد قرار دیتا – اور اگر دوام نوع انسانی کو اول ٹھہرایا تھا تو حفاظت جانکو دوسرا بتانا جیسا کہ صاحب زاد المعاد نے کیا ہے چنانچہ زاد المعاد مین ہے الثانی اخراج الماء الذی یضر احتباسہ واحتقانہ بجملۃ البدن – ترجمہ دوسرا مقصد اوس پانی کا نکالنا ہے جسکا رکے رہنا اور جمع رہجانا سارے بدن کو ضرر پہونچاتا ہے ۱۲ منہ

اور فضلاء اطبا کا اعتقاد ہے کہ مقاربت ایک سبب ہے اسباب صحت مین سے لیکن بہتر منی کا اخراج اوسوقت ہے جبکہ اولاد حاصل کرنے کے لئے ہو یا جمع ہو رہی منی کے نکال دینے کے لئے اسلئے کہ منی اگر جمع رہجائیگی تو بُری بیماریان پیدا کریگی جنمین سے وسواس ہے اور مرگی اور جنون وسوائے اسکے اور مقاربت کا استعمال اس قسم کی بیماریون سے بہت بچاتا ہے اسوجہ سے کہ منی کا جمع رہنا جب طول کھینچ جاتا ہے تو منی سڑجاتی ہے اور زہریلی کیفیت پیدا کرلیتی ہے پس ردی بیمارنکا ہونا واجب ہوجاتا ہے[1] - محمد بن زکریا[2] کہتے ہین جو بہت زمانے تک نہین مقاربت کرتا ہے اوسکے اعضا کے قوے ضعیف ہوجاتے ہین اور عضو ونمین خون بھرنے کی راہونین سُدّے پڑجاتے ہین نیز محمد بن زکریا کہتے ہین ایک جماعت کو مین نے دیکھا جنہون نے ایک طرحکی بدحالی کے سبب مقاربت چھوڑدی تھی اونکی حرارت بجھ گئی - چلنا پھرنا اونپر دشوار ہوگیا - غم اور شکستہ حالی خودبخود اونپر بغیر کسی وجہ کے چھاگئی اور اونکے ہاضمہ مین فتور آگیا -

واضح ہو کہ مظلوم رانڈونکو اونکا نکاح نہونے کے باعث اکثر اختناق رحم آدبوچتا ہے اختناق رحم کو جانتے ہین آپ کیا ہے - وہ ایک نہایت سخت اور مہلک ظالم مرض ہے حضرت اسکو ہلکا پھلکا نہ سمجھ لیجئے - یہ ام الامراض اور اُم شدائد الامراض ہے - اس ایک سے بہتیرے سخت او صعب امراض کالے سے زہریلے پیدا ہوہوہین نکال ڈستے ہین جنکے کاٹے کا منتر مشکل سے چل سکتا ہے یا چلتا ہی نہین اسکی ماہیت اسکی علامت اور اسکا اصلی علاج شیخ الرئیس بوعلی سینا اور دوسرے معتبر اطبا کے کلام مین ملاحظہ کیجئے جنمین سے بعض کو ہم ابھی ابھی اسی رسالے مین دکھادینگے - اچھا تو دیکھئے

شیخ ممدوح معالجات قانون فصل اختناق رحم مین رقم طراز ہے - ہذہ علۃ شبیہۃ بالصرع والغشی ویکون مبدأ ہا من الرحم وتتادی من مشارکۃ قویۃ الی القلب والدماغ بتوسط الحجاب الشبکۃ والعروق الضاربۃ والساکنۃ وقد قال بعض علماء الاطباء انہ لا یعرف سبب الاختناق لکن السبب فیہ اذ احصل ہو ان

[1] حاصل یہ کہ مقاربت ہوتی رہتی ہے تو منی نہ جمع رہنے پاتی ہے نہ سڑتی ہے نہ خراب بیماریان پیدا کرنے کا اوسکو موقع ملتا ہے ۱۲ منہ [2] حکماء اسلام مین یہ بہت بڑے نامی گرامی حکیم گذرے ہین ۱۲ منہ

يعرض احتباس من الطمث او من المني في المغتلمات والمدركات اول الادراك والابكار والايامى
واستحالة ما يحتبس من ذلك الى البرد في الاكثر وخصوصا اذا وقع في الاصل باردا ويزيده الارتكام
والاستحصاف بردا او الى الحرارة والعفونة وهو قليل فاذا ارتكم احد هذين فسد الفساد المذكور ومال
الى الطبيعة السمية احدث نوعين من المرض احدهما مرض آلي تلحق اولا بالرحم فيتشنج ويتقلص الى فوق
او الى جانب يمنة ويسرة وقداما وخلفا بحسب انجذاب المادة المحتبسة في العروق فلا تجد منفذا بل
توسع العروق وتشنجها بالتوسيع فيتالم وربما فشى في جوهر الرحم فغلظه ثم قلصه او لم يفش فيه بل اورمه
ثم قلصه ويزيده شرا ان يرد عليه طمث آخر فلا تجد سبيلا فيؤدي ضررا الى الاعضاء الرئيسة فوق الضرر
الاول والثاني مرض مادي بما تبعثه المادة المحتبسة الى العضوين الرئيسين من البخار الردي السمي
فيحدث شيئ كالصرع والغشي ولان هذه العلة اقوى من الغشي الساذج فيتقدمها الغشي تقدم الاضعف
للاقوى والطمثي منها اسلم من المنوي فان المني وان كان تولده عن الدم وخصوصا في النساء قبل
الاستحالة فانه اقبل للاستحالة الرديئة من الدم كما ان اللبن المتولد عن الدم اصل للاستحالة من الدم
وقد يكون لهذه العلة ادوار وقد يعرض كثيرا في الخريف وربما كان ادوارها متباطئة وربما
عرضت كل يوم وتواتره قاتل واصعب اختناق الرحم ما ابطل التنفس في الظاهر وان كان لا بد
من نفس ما وربما يظهر في مثل الصوف المنفوش المعلق امام التنفس فيبطل ايضا الحس والحركة ويشبه الموت
اكثر واكثر ذلك بسبب المني وبسبب البارد منه ويتلوه في الصعوبة ما لا يبطل النفس بل اصغره واخفه
والدرجة الثالثة ما يحدث تشنجا وتمددا وغشيا تاما من غير اذى في العقل والحس العلامات اذا قرب
دور هذه العلة عرض ربو وعسر نفس وخفقان وصداع وخبث نفس وضعف راى وبهتة وكسل وضعف
في الساقين وصفرة لون وتغيره مع قلة ثبات على حالة وربما حدث من عفونة البخار الحاد عطش
فاذا ازداد فيها حدث سبات واختلاط عقل واحمر الوجه والعينان شخصتا وربما تغمضتا فلم ينفتحان
ضعف النفس جدا ثم انقطع في الاكثر وتتوهم المريضة كان شيئا يرتفع من عانتها ويعرض تصرير الاسنان
وقعقعتها وحركات غير ارادية لفساد العقل وتغير حالها وتنقطع الكلام ويعسر فهم ما يقال ثم يعرض الاسما

من المنوی منہ غشی و انقطاع صوت و انجذاب من الساق الی فوق ویظہر علی البدن نداوۃ غیر عامۃ
بل یسیرۃ وربما انحل الی ان یغشی صرف وصداع ووجع رکبۃ وظہر والی قراقر والی قذف رطوبۃ من الرحم
وربما ادت الی ذات الریہ والی الخناق واورام الرقبۃ والقلب والصدر والنبض یکون اولاً فیہ
متمددا التشنج متفاوتاً ثم یتواتر من غیر نظام وخصوصاً عند سقوط القوۃ وقرب الموت ویکون البول مثل
غسالۃ اللحم او یکون دمویا والطمثی یدل علیہ احتباس الطمث والمنوی یدل علیہ بعد العہد بالجماع مع
شہوۃ والطمثی ربما تبعہ درور اللبن واما المنوی فیبادر من المفرۃ بالنفس ویعظم الخطب فیہ اعظم من الطمثی
وکثیرا ما یعرض من مس القابلۃ رحمہا المستنجۃ دغدغۃ وشہوۃ فتنزل منہا غلیظا فتستریح انتہی مع زیادۃ من الاخفصار

ترجمہ اختناق رحم ایک علت ہے جو مرگی اور غشی سے متشابہ ہے اسکی پیدائش تو رحم سے ہے
مگر زبردست مشارکت کے باعث حجاب اور شبکہ اور حرکت کرنے والی اور ٹھہری رہنی والی
رگون کے ذریعے سے دل اور دماغ مین جا پہونچتی ہے۔ اور طب کے بعضے علما نے کہا ہے کہ اختناق
کا سبب جب تلاش کیا جائے تو حیض رُک رہنے یا جوش بھری اور نوخیز اور کنواری اور رانڈ عورتون
مین منی جمع ہو رہنے کے سوا اور کچھہ نہ ٹھہریگا - یہ رُکا ہوا خون اور رُکی ہوی منی اکثر ٹھنڈی پڑجایا
کرتی ہے اور خاص کر کے اُسوقت مین جبکہ پہلے ہی سے سردی واقع ہوئی ہو - پھر اُسکا جمع رہنا اور
ٹھہرا رہنا اور بھی اُسکی سردی کو بڑھا دیتا ہے - اور کبھی اُسمین گرمی اور عفونت آجاتی ہے مگر یہ کم
ہوتا ہے - پھر جب منی یا مہینے کا خون مجتمع ہوتا ہے تو یہی فساد جسکا ذکر ہو چکا ہے اُٹھہ کھڑا ہوتا ہے اور
زہریلی طبیعت کی طرف مائل ہو کے دو قسم کے مرض پیدا کر دیتا ہے جنمین سے ایک مرض تو آتی ہے
جو پہلے رحم کو لاحق ہوتا ہے رحم سکڑتا ہے اور اوپر کی طرف یا داہین بائین آگے پیچھے جسطرف
رگون مین کا رُکا ہوا مادہ کھینچتا ہے اُسیطرف سمٹنے لگتا ہے - پھر مادہ رستہ تو پاتا نہین رگونکو پھلانے لگتا ہے

[1] معالجات کی شرح گیلانی مین ہے ولایکاد یحدث ہذہ العلۃ للزوجات من النساء لان المنی لا یختقن فی ارحامہن ترجمہ
یہ بیماری خاوند والی عورتونکو نہین ہوتی ہے اسلئے کہ اُنکے رحم مین منی رُکنے نہین پاتی ہے فائدہ اور اگر ہوتی بھی ہے تو اُسکی
وجہ منجملہ اُن وجوہات کے پڑتی ہے جنکو ہم آگے چلکے بیان کرینگے ۱۲ منہ

اور پھیلانے کے باعث اوسمین اینٹھن پیدا کر دیتا ہے جس سے رحم کو اذیت پہونچتی ہے - اور یہ فاسد
مادہ جو ہر رحم مین پہنچتا ہے اوسکو موٹا کر دیتا ہے پھر اوسکو سمیٹتا ہے یا رحم مین پہنچتا نہین ہے بلکہ
اوسمین ورم پیدا کر دیتا ہے تب اوسکو سمیٹتا ہے - پھر اوسکا شر اور زیادہ بڑھجاتا ہے اگر اوسپر او دوسرا
مادہ آکے گرتا ہے - راہ تو اوسکو ملتی نہین اب اعضا رئیسہ کو پہلے سے بھی بڑھکے ضرر پہونچاتا ہے او دوسرا
مرض مادی ہے جسکا سبب وہ ردی زہریلے بخارات پڑتے ہین جو رکے ہوئے مادے سے اوٹھکے دو
رئیس عضو (یعنی دل اور دماغ) مین جا پہونچتے ہین پس مرگی اور غشی کی سی بیماری پیدا ہو جاتی ہے
اور چونکہ یہ بیماری مطلق غشی سے زیادہ قوی ہے اس لئے پہلے غشی ہو لیتی ہے تب یہ بیماری
عارض ہوتی ہے جیسا کہ ضعیف شے قوی پر مقدم ہوا کرتی ہے - (مثلا کوئی عارضہ ہو پہلے کمزوری
ساتھ ہو لیتا ہے تب قوی پڑتا ہے) اور حیض کا رکنے والا اختناق منی رکنے والے کی نسبت کم
خطرناک ہے کیونکہ منی اگرچہ پیدا خون ہی سے ہوتی ہے اور خاص کرکے عورتوں مین قبل استحالہ کے
لیکن بگڑکے خراب ہو جانے کے لئے خون سے زیادہ مستعد ہے جیسا کہ دودہ اگرچہ خون سے پیدا
ہوتا ہے لیکن بگڑکے ردی ہو جانے مین خون سے بڑہا ہوا ہے - اس بیماری کے دورے ہوتے ہین
اور خریف مین زیادہ ہوتے ہین - کبھی دیر دیر مین ہوتے ہین اور کبھی ہر روز - اور تابڑتوڑ دورہ ہونا
ہونا قاتل ہے اور سخت ترین اختناق رحم وہ ہے کہ ظاہر مین سانس ٹوٹ جائے اگرچہ درحقیقت کسیقدر
سانس کا رہنا ضرور ہے جو کبھی اوس دہنکی ہوئی روئی وغیرہ مین ظاہر ہوتی ہے جو سانس کے سامنے
لٹکائی گئی ہو - پھر حس اور حرکت بھی بالکل جاتی رہتی ہے اور اکثر موت سے مشابہت ہو جاتی ہے
اور یہ سخت اختناق اکثر منی کے باعث ہوتا ہے اور خاص کرکے سردمنی کے باعث پھر اسکے بعد
وہ اختناق سخت ہے جسمین سانس ٹوٹے نہین مگر چھوٹی اور سست پڑجائے اور تیسرے درجے
مین وہ اختناق ہے کہ تشنج اور کھنچاؤ اور بیتلی پیدا کرے لیکن عقل اور حس مین نقصان نہ آئے اختناق
رحم کی علامتین جب اس بیماری کا دورہ قریب آئے تو دمہ ضیق نفس خفقان (یعنی دل کا دہڑکنا)
درد سر نفس مین خیانت - رائے مین ضعف - بھوچکا پن خستگی اور پنڈلیون مین کمزوری عارض ہو -

رنگ زرد پڑجائے اور متغیر ہوتا رہے دیر تک ایک حالت پر نہ ٹھہرے اور بعض اوقات تیز بخارات کی عفونت سے پیاس پیدا ہوجائے - پھر جب مرض مین زیادتی ہو تو غیر طبعی نیند گھیرے - عقل بہک جائے منھہ سرخ ہوجائے آنکھین ٹکٹکی باندہ لین اور جو بند ہوجائین تو پھر کھلنے مین نہ آئین اور سانس نہایت سُست پڑجائے پھر اکثر ایسا ہو کہ ٹوٹ جائے - مریضہ کو (یعنی ابتداء مرض مین) ایسا معلوم ہو کہ کوئی چیز اسکے زیریاف سے اوپر چڑھ رہی ہے اور دانت کٹ کٹانے اور کڑکڑانے لگین - عقل مین فساد اور اُسکی حالت مین تغیر پڑجانے کے باعث غیر ارادی[1] حرکتین سرزد ہون - بول بند ہوجائے جو کہا جائے اُسکا سمجھنا بیمار کو مشکل پڑے - اور خاص کر کے منی رُکنے والے اختناق مین غشی عارض ہو - آواز بند ہوجائے پنڈلیان اوپر کی طرف کھنچنے لگین اور بدن پر تری ظاہر ہو مگر بہت نہین تھوڑی - اور کبھی دورہ کا خاتمہ خالص بلغمی قے اور سر اور زانوا ور پیٹھہ کے درد اور قراقر اور رحم سے کچھہ رطوبت نکل آنے پر ہو اور کبھی پھیپھڑے مین ورم اور خناق اور گردن مین اور دل مین اور سینے مین ورم پیدا کردے - اور نبض پہلے متمدد متشنج اور متفاوت ہو پھر متواتر ہوجائے مگر انتظام کے ساتھہ نہین اور خاص کر کے جب کہ قوت ساقط ہوجائے اور موت قریب آجائے - اور پیشاب مثل گوشت کے دھوون کے ہو - یا مثل خون کے حیض رُکنے والے اختناق پر حیض کا رُکنا دلالت کرتا ہے اور منی رُکنے والے پر دلالت کرتا ہے باوجود خواہش نفسانی کے بہت دنون سے مقاربت کا نہونا - اور حیض رُکنے والے مین کبھی دودہ بہنے لگتا ہے - منی رُکنے والے اختناق مین جان کو بہت جلد ضرر پہونچ جاتا ہے - منی رُکنے والا اختناق حیض رُکنے والے سے زیادہ جوکھون ہے - اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریضہ کے تشنج رحم مین دایہ کے گدگدانے سے گدگدی اور شہوت پیدا ہوتی ہے اور گاڑھی سی منی گر پڑتی ہے پس مریضہ اچھی ہوجاتی ہے -

شرح الاسباب والعلامات - جلد ثانی - امراض رحم مین ہے (اختناق الرحم هذه علة شبيهة بالصرع والغشي) المركبين معاً انا شبهها بالصرع فمن جهة الادوار والسقوط والتشنج في بعض الاعضاء مثل الساق

[1] مثلاً کبھی اوٹھے کبھی بھاگے کبھی بدن کھسوٹے کبھی کپڑے نوچے کبھی ہاتھہ سے کبھی دانت سے غرض اسیطرح مجنونانہ حرکتین وقوع مین آئین ۱۲ منہ •

واما تشبیهها بالغشی فمن جهة انها تسمر (اذا صبحت بها) من جهة برد الاطراف وصفرة اللون وصغر النبض والنفس (ویکون مبدءها من الرحم وتتاذی من مشارکة قویة الی القلب والدماغ بتوسط العروق الضاربة والساکنة) التی بینه وبینها (وسببها) اما کثرة المنی وتراکمه واحتباسه اوعینه فتغمر الحرارة الغریزیة ویطفئها) فیبرد الرحم ویبرد ذلک المنی فیه بالفعل (ویستحیل الی کیفیة سمیة باردة) اذا لم توثر فیه حرارة غریبة والا لاستحال الی کیفیة سمیة حارة عفنة (ویتاذی الضرر منه الی العضوین الرئیسیین) بوجهین احدهما ماتتاذی الرحم فیتقلص ویتشنج الرحم منه الی فوق والی الجهة اخری مما من المؤذی یلحق الضرر من تشنجها الی القلب والدماغ بالمشارکة (وثانیهما ما یرتفع منه) ای من المنی الفاسد (بخار ردی سمی ویتاذی الی القلب والدماغ فتحدث هذه العلة) اما الغشی فلما یجتمع الروح کله الی القلب عند وصول الاذی الیه واما الصرع فلما یعرض الدماغ انقباض وما من الهرب عن البخار السمی واما احتباس الطمث الخ

ترجمہ اختناق رحم ایک بیماری ہی جو مرگی اور غشی دونون مرکب سے مشابہ ہے) مرگی سے مشابہت دورون کے ہونے۔ مریضہ کے گر پڑنے اور پنڈلی کے سے بعضے عضوون مین تشنج ہونے کے باعث سے ہے اور غشی سے اسوجہ سے مشابہت ہی کہ مریضہ اسوقت سن سکتی ہی جب کہ چیخ کر کے پکاری جائے اور اسوجہ سے کہ ہاتھ پانون ٹھنڈے پڑجاتے ہین۔ رنگ زرد ہو جاتا ہی نبض اور سانس چھوٹی پڑجاتی ہے یہ بیماری پیدا تو ہوتی ہی رحم سے لیکن چونکہ رحم مین اور دل و دماغ مین مشارکت قوی ہی اسلیے ان حرکت کرنیوالی اور ٹھہرنیوالی رگون کے ذریعہ سے جو رحم کے اور دل و دماغ کے درمیان مین ہین دل اور دماغ مین جا پہونچتی ہی۔ اس بیماری کا سبب یا تو منی کا بڑھ جانا اور جمع ہو کے اسکا اور عینہ منی مین رکے رہنا ہے پس حرارت غریزیہ دب جاتی ہے اور منی اسکو بجھا دیتی ہی تو رحم ٹھنڈا پڑجا جاتا ہی اور ٹھنڈی پڑجاتی ہی یہ منی اسمین بالفعل بھی اور منی سرد زہریلی کیفیت کے ساتھ بدل جاتی ہے مگر یہ جبہی کہ اسمین حرارت غریبہ اپنا اثر نہ کرے اور اگر کریگی تو پھر منی گرم۔ سڑی ہوئی زہریلی طبیعت

پیدا کر لیگی بہرحال اُس زہریلی منی سے دو رئیس عضو یعنی دل اور دماغ کو دو وجہ سے ضرر پہونچتا ہے - اول
یہ کہ رحم اذیت پاتا ہے تو سمٹ جاتا ہے اور سکڑ کے موذی سے بھاگنے کے لیے اوپر چڑہتا ہے یا کسی اور
صورت کا رستہ لیتا ہے - رحم کے سکڑنے سے مشارکت کے باعث دل اور دماغ کو ضرر پہونچتا ہے اور وہ دوسری
وجہ وہ ردی زہریلے بخارات ہین جو سڑی ہوئی منی سے اُٹھ کے دل اور دماغ مین پہونچتے ہین پس یہ
بیماری اُنکے ذریعہ سے ہوتی ہے جسمین غشی بھی پائی جاتی ہے اور مرگی بھی - غشی اسلیے کہ روح کو اذیت پہونچنے کے
وقت تمام روح آ کے وہین مجتمع ہو جاتی ہے اور مرگی اسلیے کہ زہریلے بخارات سے بھاگنے کے لیے دماغ
مین انقباض عارض ہوتا ہے یا اس بیماری کا سبب حیض کے خون کا رک رہنا ہے -

گذارش ہکو ڈر ہے کہ ہماری ناظرین کا بہت بڑا گروہ عربی کے نہ سمجھنے سے گھبرا جائیگا - اُسکو عربی نہین
فارسی مین حظ آئیگا - اگرچہ ترجمہ کر دیا گیا ہے مگر جو لطف اصل مین ہے ترجمہ مین کہان اسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تھوڑی
دیر کے لیے عربی کتابونکو طاق مین رکھکے کسیقدر فارسی کے میدان مین جولانی کرین اور مطلب جو عربی مین تھا وہ فارسی
مین بھی ہے - انجان عوام کو بتا دینا اور سوتے خواص کو جگا دینا جو اسمین مقصود تھا سو اسمین بھی ہے

طب اکبر کی دوسری جلد اختناق رحم کی فصل مین ہے - و این علتیست شبیہ بصرع و غشی یعنی
در وی ہم علامت صرع پدید می آید چون اوداج و تشنج در بعض اعضاء و سقوط و ہم علامات غشی ظاہر
مے نماید چون سردی اطراف و زردی رنگ و صغر نبض و نفس و باید دانست کہ اگرچہ مبدأ
این علت رحم است اما از انکہ میان رحم و دماغ و دل مشارکت قوی است آفت رحم بدماغ
مے انجامد و الضا دل متاذی میگردد از انست کہ ضیق نفس و غشی و صرع و خفقان عارض
مے شود در وے - و این مرض را دو سبب است یکے آنکہ منی بسبب عدم استفراغ
کثرت پذیرد و متراکم شود در او عید و مستحیل گردد بکیفیت سمیہ پس رحم ہربا من الموذے
متقلص و متشنج شود بفوق و بخارات ردیہ وے بسوے دل و دماغ برآید و با عراض
مذکور ظہور نماید دوم آنکہ خون حیض بستہ شود و بسبب بسیاری او در رحم ہمان کیفیت کہ
[illegible] علت مذکور با دوار و نوبت ہی افتد بخون صرع و عند کثرت مواد ہر روز

پدید می آید وانچہ ہر روز افتد و متقارب النوائب باشد قاتل و مہلک است و علامت او انست کہ چون
نوبت بہ نزدیک رسد اختلال ذہن و فکر فاسد و درد سر و تاریکی چشم و صفرۃ لون و کسل اعضا و رطوبت در
ہر دو چشم ظاہر شود و ضعف در ساقین پدید آید و چون وقت نزدیک تر رسد باشد کہ در یابد بیمار کہ چیزے
از نواحی عانہ بسوے دل مرتفع میشود و در ہان و بینی حرکات مضطربہ بغیر ارادہ بظہور آید پس ذہن مختلط شود
و بیہوش افتد و حس باطل و آواز منقطع گردد کما ینقطع سائر الحرکۃ الارادیۃ"۔ (چونکہ ہمارے بہت سے
مخاطب مرد اور عورتین تو عموماً فارسی بھی نہین سمجھ سکتی ہین اس لئے ہم فارسی عبارت کا ترجمہ بھی اپنے
ہاتھ رکھتے ہین) ترجمہ اختناق رحم ایک بیماری ہے جو مرگی اور غشی سے مشابہ ہے یعنی اسمین مرگی کی
بھی علامتین پیدا ہوتی ہین جیسے دورے سے آنا اور بعضے عضو کا اینٹھنے لگنا اور مریضہ کا گر پڑنا ۔ اور
غشی کی بھی علامتین ظاہر ہوتی ہین جیسے ہاتھ پاؤن کی سردی ۔ رنگ کی زردی اور نبض اور
سانس کا چھوٹا پن اور جاننا چاہیے کہ اس بیماری کی پیدایش کا مقام اگرچہ رحم ہے مگر چونکہ رحم مین اور
دماغ اور دل مین مشارکت قوی ہے رحم کی آفت دماغ مین پہونچ جاتی ہے اور دل بھی اذیت پاتا ہے
یہی وجہ ہے کہ ضیق نفس اور غشی اور مرگی اور خفقان اس مرض مین عارض ہوتا ہے ۔ اور اس مرض کے
دو سبب ہین اول یہ کہ اخراج ہونے سے منی پڑ جائے اور اوعیہ مین مجتمع ہو رہے اور زہریلی کیفیت پیدا
کرلے پس موذی سے بھاگنے کے لئے رحم سمت کے اوپر کیطرف سک جائے اور اسکے ردی بخارات اٹھکے
دل و دماغ مین ابھرین پس ضرور ہے کہ یہ بیماری پیدا ہو جائے ۔ اور دوسرا سبب یہ ہے کہ حیض کا خون
بند ہو جائے اور رحم مین خون کی کثرت سے وہی کیفیت پیدا ہو جسکا ذکر اوپر گذرا ۔ یہ بیماری مرگی کی طرح
دورے اور باری سے آتی ہے اور جب مادہ زیادہ ہوتا ہے تو ہر روز آتی ہے ۔ اور جو ہر روز آتی ہے
اور اسکی باریان قریب قریب ہوتی ہین وہ قاتل ہے اور ہلاک کرنے والی اور علامت اختناق کی
یہ ہے کہ جب بیماری نزدیک آئے تو ذہن مین خلل ۔ فکر مین فساد ۔ سر مین درد ۔
آنکھ مین اندہیرا ۔ رنگ مین زردی ۔ اعضا مین سستی ۔ آنکھون مین تری اور پنڈلیون مین کمزوری
پیدا ہو ۔ اور جب وقت بہت نزدیک آئے تو شاید مریضہ کو ایسا معلوم ہو کہ کوئی چیز حوالی زیر ناف سے

تشنج دل کی طرف آتی ہے — اور تشنج اور ناک مین پانی اترنے کی پریشان حرکتین ظاہر ہون — پھر وہین
بڑھ جاتے اور دلپیٹ ہوئی ہوئے گر پڑے اور حستی باقی رہے اور بولنا بند ہو جانا جس طرح تمام ارادی
حرکتین جاتی رہتی ہین —

ذخیرہ خوارزم شاہی کی چھٹی جلد — چوبیسوین گفتار — تیسرے جزو پانچوین باب مین اس مرض کا ذکر
زیادہ وضاحت سے کیا ہے جس سے ہم ترجمہ بقدر ضرورت لیکر یہانپر درج کرنا چاہتے ہین — چنانچہ کتاب
مذکور مین اختناق رحم کی حالت اور سبب لکھتے لکھا ہے "وازان بخارہا کہ از مادۂ غلیظہ و مادۂ سوختہ
ببالا برآید انواع صرع و غشی و دلتنگی و خیرگی تولد کند و از بہر آنکہ رباطہای رحم بحجاب پیوستہ است دم زدن
از حال طبعی بگردد و ضیق النفس و خفقان پدید آید و باشد کہ نفس فرو گیرد و ہمچون مردہ بیوفتد و باشد کہ یکبارگی
نفس منقطع شود و ناگاہ بمیرد و از بہر آنکہ این علت صعب تر از غشی ساده است نخست درین علت
غشی پدید آید پس بصرع و سبات و سکتہ ادا کند و باشد کہ نوبتہا حرکت این علت دیر دیر بود و باشد کہ
زود زود متواتر شود و از وے خلاص نباشد علامتہا ہرگاہ کہ نوبت این علت نزدیک شود نخست
اندیشہاے بد و تدبیرہاے ناصواب بخاطر در می آید و درد سر و خفقان و خیرگی چشم و دوار و طنین پدید
آید و نفس از حال طبعی بگردد و رنگ روی از حال بحال بشود و اندر لب و بینی و دو پان و رخسار حرکتہائی
بی مراد و ناہموار پدید آید و دندانہا بر ہم زند و آواز تواند داد — انچہ یادی گویند دشوار فہم کند و حس آن
بھی یاد کہ چیزے از حوالی عانہ او ببالا می برآید" ترجمہ غلیظ اور جلے ہوئے مادے سے جو بخارات
اٹھکے اوپر آتے ہین انواع صرع اور غشی اور دلتنگی اور غمگینی پیدا کر دیتے ہین — چونکہ رحم کے بندھن
پھیپھڑے کے پردے سے ملے ہوئے ہین سانس کا لینا طبعی حالت سے بدل جاتا ہے اور ضیق نفس اور
خفقان پیدا ہو جاتا ہے — اور شاید کہ سانس دبک رہے اور مریضہ مردے کیطرح گر پڑے — اور شاید کہ
سانس ایکبارگی ٹوٹ جائے اور بیمار دفعتًا مر جائے — چونکہ یہ بیماری غشی مطلق سے زیادہ سخت ہے
اسلئے پہلے اسمین غشی پیدا ہوتی ہے پھر سبات اور سکتے مین ڈالدیتی ہے — اور اس بیماری کے
جنبش لینے کی باریان کبھی دیر دیر مین آتی ہین اور کبھی جلدی جلدی آتی ہین تابڑ توڑ جس سے چھٹکارا ن ہو سکی

نہیں ہوتی اختناق رحم کی علامتیں "جب اس مرض کی باری نزدیک ہو پہلے بڑی اندیشے اور بُری تدبیریں دل میں آئیں اور درد سر - خفقان - آنکھ میں تیرگی - گھومنی اور کان میں بھنبھناہٹ پیدا ہو اور سانس طبعی حالت سے پھر جاوے - اور منہ کا رنگ بدلتا رہے اور ہونٹھ - ناک - منہ اور رخساروں میں بغیر ارادے کے ناہموار جنبشیں پیدا ہوں - اور بیمار دانت پیسنے لگے اور آواز نہ دے سکے اور جو اُس سے کہا جاوے بمشکل سمجھے اور اُسکو ایسا معلوم ہو کہ جوا لے زیر ناف سے کوئی چیز اوپر آ رہی ہے" واضح ہو کہ ان سب علامتوں کا جو معالجات قانون سے لیکر ذخیرہ خوارزم شاہی تک بیان ہوتی آئی ہیں ایک دم سے پایا جانا کچھ ضروری بات نہیں ہے بلکہ علامتیں مادے کے موافق ہوا کرتی ہیں جوں جوں مادہ بڑھتا اور زہریلا ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے علامتیں بھی بڑھتی اور زیادہ ہوتی رہتی ہیں اور علامات مذکورہ کے علاوہ اختناق کی اور بھی بہت سی علامتیں ہیں جنکے ذکر سے ہمکو ناظرین بخوف طوالت معاف رکھینگے ہاں کچھ کچھ آسیب والے باب میں بھی ہم اُنکو ملاحظہ کرنیکا موقع دینگے پیارے ناظرین پر یہ بھی کھل گیا ہوگا کہ اختناق رحم کبھی خاوند نہ ملنے سے ہوتا ہے کبھی حیض نارُک رہنے سے مگر تجربے نے اچھی طرح سے ثابت کر دیا کہ بیشتر خاوند نہ ملنے سے ہوا کرتا ہے اور یہی کتب طبیہ کے تتبع سے بھی ظاہر ہے اور یہ خاوند نہ ملنے والا اختناق ہوتا بھی بہت سخت ہے جیسا کہ معالجات قانون میں ابھی ابھی کئی جگہ تصریح گذر چکی ہے - اور ذخیرۂ خوارزم شاہی نیز طب کی دوسری کتابوں میں بھی صراحت موجود ہے - ابھی اسناد کے لیے ہم کچھ اور لکھتے اگر طول کا خوف ہمارے قلم کو نہ روک لیتا - کتب طبیہ کے ورق الٹنے نیز تجربے کی شہادت سے بھی ثابت ہو چکا ہے کہ خاوند نہ ملنے کے باعث اُن عورتوں کو اکثر اختناق رحم ہو جایا کرتا ہے جو کبھی خاوند کا مزہ پا چکی ہیں - اور یہی وجہ ہے کہ جوان جہان الّھڑ عورتوں کے پیچھے ہاتھ پاؤں دھوئے پڑا رہتا ہے اختناق رحم کی ماہیت اور علامتیں تو حضرات ناظرین کے ذہن نشین ہو چکیں باقی رہا علاج سو علاج کی دو قسمیں ہیں ایک اصلی اور دوسرا دفع الوقتی - دفع الوقتی تو یہ ہے کہ

دورے کی حالت مین خوب زور سے تلوے سہلیے ہاتھ پانون خوب مضبوط لپیٹ کے کپڑے
سے باندھ دیجیے اور نتھنون مین مشک وغیرہ سے تلخی پہنچا اور بدبو کا استعمال فرمایئے اسکے کان مین اُسکا نام لیکر
پھر سے زور سے چیخ مار کے پکاریے اور منھہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے خوب زور سے ماریے - اگر
خاوند موجود ہو تو حکم دیا جاے کہ اپنی انگلی مین روغن سوسن یا روغن ناردین یا گلاب کا عطر وغیرہ
لگا کر فرج اور باب رحم مین دیر تک آہستہ آہستہ گدگدائے - اور دورے کے بعد ہوش
کی حالت مین نبض اور مزاج کے موافق تنقیہ کیا جائے اور مدرات کا استعمال ہو اور
اصلی علاج جس سے پھر کبھی یہ عارضہ پلٹنے کا نام نہ لے جو دورے اور ہوش دونون حالت مین کام
دینے کو موجود ہو وہ نکاح ہے نکاح کر دیجیے پھر حکیم علے الاطلاق کی قدرت کا تماشا دیکھیے - جان باب
برسون کا بیمار ابھی ابھی چنگا ہو کے دعائین دیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوتا ہے - طبابت کے پیشے
مین ہمکو تو اسکا تجربہ ہو چکا ہے - اکثر ہمنے بتا دیا جسنے عمل کیا نفع پایا - چونکہ ہمارا ذاتی تجربہ اور
لوگون پر حجت نہین ہے اسلیے اسناداً کتب طبیہ سے ثابت کر دینا بھی ہم اپنا فرض سمجھتے ہین
مگر اختصار کے لیے صرف انہی کتابون کے حوالے پر ہم کفایت کرینگے جنکا ذکر ماہیت اور علامت بتانے
مین اوپر آچکا ہے چنانچہ شیخ الرئیس جو اپنے پیچھے آنیوالے تمام متقدمین اور متاخرین کا مسلم الثبوت
پیشوا ہے معالجات قانون مین اختناق رحم کے علاج مین لکھتا ہے - فان کان سببہ احتباس المنی
فیجب ان یفزع الی التزویج ترجمہ اگر اختناق کا سبب منی کا رکا رہنا ہو تو واجب ہے کہ اسکو بیاہ
دینے کے ساتھ پناہ دیجائے" شرح الاسباب والعلامات مین ہے - ینظر ان کانت المراۃ ایما
ای خالیۃ من الزوج (عولجت بالتزویج) ترجمہ ملاحظہ کیا جاے عورت اگر بغیر خاوند کی ہے تو اسکا
علاج یہ کیا جائے کہ بیاہ دی جائے - ذخیرہ خوارزم شاہی مین ہے - تدبیر آن کردن کہ بیمار را شوہر
سپارند سخت صواب بود - ترجمہ " اسبات کی تدبیر کرنی کہ بیمار کو خاوند کے حوالے کر دین نہایت ٹھیک
علاج ہے - طب اکبر مین عین دورے کی حالت کا علاج بتاتے وقت لکھتا ہے " درینوقت اگر جماع میسر آید
نفع تمام دارد" ترجمہ " اسوقت یعنی عین دورے کی حالت مین اگر مقاربت میسر آئے تو کامل نفع ہو -

ہمکو کھٹکا ہے کہ بعض حضرات اعتراض کرکے کہینگے — "اختناق کچھ پیدائش ہی پر موقوف
نہین ہے خاوند والیون کو بھی ہو جاتا ہے" تو ہم نہایت آہستگی سے کہینگے "ہان ہو جاتا ہے
مگر کم اور جو ہوتا بھی ہے تو اسوجہ سے کہ حیض رک گیا۔ معمول کے موافق آیا یا اسوجہ سے کہ استقرار حمل ہونیکے بعد
خون کا اخراج نہوا یا کم ہوا یا اسوجہ سے کہ خاوند پردیس نکلگیا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خاوند بیمار ہو یا کسی اور
وجہ سے بے پروائی کرتا ہو — اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خاوند کہین باہر چلا گیا یا کسی ضرورت سے
جدا رہنے لگا اور یہان یہ بیدرد عارضہ اٹھہ کھڑا ہوا — اب خاوند عورت کی بیماری کی وجہ سے کمزوری کے
خیال سے اور بھی پرہیز کرنے لگا — اور جون جون وہ پرہیز کرتا ہے دونا ہو دن عارضہ ترقی پکڑتا جاتا ہے
وہ غریب کیا جانے کہ عورت کیسی ہی ناتوان اور کم طاقت کیون نہو اسکے پاس رہنا اس عارضہ کی
نہایت سریع التاثیر اور مجرب دوا ہے — ہمارے اس بیان کی تصدیق وہ لوگ کرسکتے ہین جو عین
بیماری کی حالت مین جب کہ عورت سخت ناتوان اور کمزور ہو رہی تھی ہمارے کہنے پر پابند ہوئے تو
مریضہ کو عجیب و غریب منافع پہونچے — خیر کسی وجہ سے ہو خاوند والیونکو بہت کم ہوتا ہے — شاذ و نادر
کہین دو ایک کو ہوگیا اور ہوا بھی تو بہت جلد رفع دفع ہوجاتا ہے کیونکہ اگر حیض کا یا لڑکا پیدا ہونیکے بعد
کا خون رک گیا ہے تو دوا علاج سے جاری ہو سکتا ہے۔ اگر خاوند پردیس چلا گیا ہے تو
چند روز مین پلٹ آئیگا ورنہ اسکو اپنے پاس بلا لیگا — اگر خاوند بیمار ہے تو دوا وغیرہ سے اچھا ہو سکتا ہے
اگر کسی وجہ سے بے اعتنائی کرتا ہے تو اُس وجہ کا دفع ہونا ممکن ہے — اگر اُسکو عورت کی ناتوانی
کا دہوکا ہے تو بتا دینے سے سمجھ سکتا ہے — اسی طرح اگر یہ عارضہ کنواری چھوکریون کو ہوگیا تو بھی آسانی
سے جاتا رہیگا جو ہین بیاہ دیگئین چنگی ہوگئین جیسا کہ دیکھا بھی گیا ہے —

افسوس و حسرت جو کچھ کہیے ان جوان جہان بیواؤنکے حال پر ہے جنکو عموماً اختناق مرغ نیم بسمل
کیطرح تڑپاتا رہتا ہے اور رہائی کی کوئی صورت نظر نہین آتی — نہ اب نظر آتی ہے نہ آیندہ کی اُمید ہے
ہاے دیکھتے تو ہین سب لوگ مگر خبر لینے کو پوچھو تو کوئی نہین ہاے خبر لینا کیسا تلاش کرو تو کوئی مرد ان
مین ایک سہی مگر ملین گے ایسے بھی جو اپنی عزیز مگر جوان بیوہ کی زندگی جلد پوری ہوجانیکے لئے

دعائین مناتے اور کہتے ہونگے کہ کسی طرح مر بھی جائے قصہ تمام ہو۔ خس کم جہان پاک۔ آنکھ پھوٹی پیر گئی"۔ اور وہ لوگ تو کثرت سے ملین گے جنکو شرم کی وجہ سے کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑتا ہے بشرطیکہ انہین خبر بھی ہو۔ خبر ہونے کی شرط اس لیے لگائی گئی کہ جبتک عارضہ مین شدت اور خاتمے کا اندیشہ شدت نہین ہوتی ہے کانون کان کسیکو مطلق خبر نہین ہوتی اور خبر ہونے پر بھی کرتے کیا خاک ہین جھوٹ موٹ کا علاج کرکے اپنے کاندہونکا بوجھ اُتار دیتے ہین۔ نہایت نفیس و مجرب علاج سے اُنکو نفرت ہے۔ ہمکو نہایت سخت اُلجھن ہوتی ہے جب ان نیم جانون کے حال پر غور کرتے ہین اور دیکھتے ہین کہ بڑے بڑے کٹھن اور مہلک عارضونمین سسک رہی ہین مگر وہ دوا انہین کیجاتی جو ان سب عارضون جانی دشمنون کے مار ہٹانے کی ذمہ دار ہے جو بیش قیمت اور قدر کے قابل مگر مفت ملتی ہے۔ وہ نایاب نہین ہر جگہہ اور ہر فرقے مین سب کے سامنے موجود ہے پر افسوس کہ ہمکو دکھائی نہین دیتی اور دیکھتے بھی ہین تو پہچانتے نہین۔ اگر کسی خدا دوست نے ترس کھاکے بتا بھی دیا کہ وہ حکمی دوا نکاح ہے بس جون ہی نکاح کا نام زبان پر آیا تھا کہ ہم جامے سے باہر ہوگئے اور شکریہ ادا کرنے کی جگہہ اُس سے ناحق لڑنے اور بھلا برا کہنے لگے اور نہ کہا تو پیچ و تاب کھاکر رہگئے۔ "ہائے انصاف" جو دوستی کرے مارا جائے۔ ہائے افسوس بجائے اسکے کہ اس قدرتی دوا کی ہم قدر کرتے۔ اُسکے نام سے چین بجبین ہو رہے ہین ہائے ہماری خوشی اور اپنی کمائی کے لئے حکیم صاحبان بھی جنکے حکم کا زیادہ اثر پڑسکتا ہے کچھ خبر نہین لیتے۔ علاج وہ کرتے ہین کہ مار و گھٹنا پھوٹے آنکھہ۔ نبض قارورہ سب کچھ دیکھتے ہین لیکن جو مرض ہے اُس سے دور دور بھاگتے پھرتے ہین۔ اور یہان نبض ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر رہی ہے ہر حرکت انبساطی مین ایک مصرع اور انقباضی مین دوسرا حاضر کردیتی ہے۔ ہر قرع کی آمدورفت مین ایک پورا موزون شعر حکیم صاحب کو سنا دیتی ہے

شعر از سر بالین من برخیز ای نادان طبیب	دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست
نظم زن گفت کہ ای طبیب نادان	رنجہ مشو از پے مداوان

آگاہ نئی تپ درون را	نشتر چہ زنی رگ جنون را
چشمہ بدل مشوش انداز	قارورہ بہر در آتش انداز
این شیشہ دل کہ پر ز خون ست	وارسے فلک ببین کہ چون ست

حضرات ناظرین معاف فرمائینگے جو نل کی جگہ "نئے زن" لکھا کیونکہ یہ اشعار بیوا وزن کے ایسے حسب حال ہین کہ گویا اصل مین انہی کا کلام ہے - اور راجہ نل نے ان سے یہ مدعا لیا تھا - راجہ نل کا صرف ایک یہ کہنا تھا کہ حکیم نے بلا تامل نبض پر ان کو حکم دیا کہ اسکی تلاش کرین - ہائے ہین ان زمانے کے بیدر حکیمون کو کیا کہون جو کسی طرح اسکے حال پر پسیجتے ہی نہین - کہتے کہتے روتے روتے تھک جان نبض کی گمیان بندہ لیکن اون یہان صدا بر نخاست - گویا کان مین تیل ڈالے بیٹھے ہین سنتے ہی نہین یا سنتے ہین تو سمجھتے نہین اور سمجھے بھی تو تجاہل عارفانہ کرکے ٹال گئے - سوال حکیم صاحب آتے ہین نذرانہ لیتے ہین اور امیدوار رہتے ہین - نبض کا ڈھنگ دیکھتے ہین قارورے کا رنگ دیکھتے ہین - قوام سب جانچ بچار لیتے ہین - حال حوال سب پوچھ پاچھ لیتے ہین تب کہین سمجھتے ہین - تو علاج نہین تو پھر کرتے کیا ہین جواب کرتے کیا ہین بیمار کر رہے ہین بس تو کیا یہ بیکار ہے اس سے فائدہ نہین ہوتا تو کیا خاک روز کے لیے ہو گیا نفع تام انقطاع سبب بغیر کب ہو سکتا ہے بس سبب کا انقطاع کس چیز سے اور کیونکر ہو سکتا ہے کس چیز سے اور کیونکر کیا - ابھی نکل ہو جائے ابھی سبب منقطع ہوا جاتا ہے - ابھی ابھی سارا مرض کافور بنکے اڑا جاتا ہے اور لطف یہ کہ کچھ بھی نہ لگے - بس پھر تو بہت ہی آسان ہے - ذرا زبان ہلا دی چھٹی پائی ہر روز کے قارورے سے نجات ملی تو پھر حکیم صاحبان کیون نہین کہدیتے کہ انکا نکاح کر دو بس انکی یہی دوا ہے اور یہ دوا اکسیر ہے جو کہین گیا کی روزی چھوڑی جاتی ہے اور کیا اپنی کمائی مین کھنڈت ڈالین - صاحب کس کام کی وہ کمائی جسمین کچھ نذرانہ کا خون ہو اور کس کام کی وہ حکیمی جسمین فرض منصبی کا خون ہو - افسوس

حضرات ..... وانہین بتا۔ تو جسکو خاص اس مرض کے لیے حکیم مطلق نے بنایا ہی
اور اسمین عجیب غریب اکسیری اثر کوٹ کوٹ کر رکھا ہی جسکی عزت جسکی عظمت اور جسکی قدر و منزلت
جہانتک کیجائے بجا ہی کوئی ان سے پوچھے جب اُس بڑے حکیم شاہنشاہ کے دربار مین حاضر
کیے جائینگے تو اس خیانت مجرمانہ کا کیا جواب دینگے۔ حضرات اطبائے زمان کی خدمت مین ادب سے
گذارش ہی کہ ناگوار خاطر ہوا ہو تو مہربانی سے معاف کرین اس بے ادب نے جو لکھا محض نیک نیتی
اور خیر خواہی سے لکھا۔ آپ اسکو بدخواہی اور نکتہ چینی پر ہرگز نہ محمول فرمائین۔
ہمکو اس قسم کی بہت سی عورتون کا علاج کرنے کا اتفاق ہوا جو ترک مقاربت کے سبب
مختلف عارضون مین گرفتار ہوئین۔ بعضون کو وسواس و مالیخولیا نے دھر دبایا بعضون کو
قوت رفتار نے جواب دیا۔ اب خاص خاص امراض ہم کہانتک بتائین مختصر یہ کہ حضرت اختناق رحم نے
بہتون کو شکار بنایا جنمین سے بعضون کو وہ کاری زخم لگا کہ زندگی کے لالے پڑگئے بارے خدا کا شکر
ہی کہ قواعد طبیہ کے موافق تنقیہ اور اصلاح سے صحت تو ہوگئی مگر مین اُن کے وارثون کی خدمت
مین پھر دوستانہ گذارش کرتا ہون کہ آپ اس ظاہری صحت پر اعتماد کرکے غافل نہو جیے یہ
صحت صحت نہین یہ صحت چند روزہ ہی اگر آپ ہمیشہ کے لیے چاہتے ہین تو جہانتک جلد ہوسکے
نکاح کردیجیے۔ نہ کیجیے گا تو پچھتائیگا۔ یاد رکھیے بہت روز نہ گذرنے پائینگے کہ مادہ پھر سمٹ کے
جمع ہونے لگیگا اور ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہنچیگی کہ اب پہلے سے بھی زیادہ ردی
اور زہریلے بخارات اُٹھکر دل و دماغ مین جا بھرینگے تو پھر وہی مرگی وہی غشی وہی رونا وہی
دھونا وہی کپڑے لتا نوچنا وہی بدن کا کھسوٹنا غرض اختناق کے وہی سب بھارے اور
وہی اگلے سب عارضے مگر پہلے سے بھی کڑے اُٹھ کھڑے ہونگے خدانخواستہ یہی غفلت رہی
توجان بری مشکل ہوگی۔

یک نشد دو شد ابھی تک تو صرف بیماری تھی مگر اب جان پر بھی آ بنی ہی
ابھی تک تو حکیم صاحب کا طوطی بول رہا تھا مگر اب میان صاحب کی باری ہی

چھٹا باب اس بیان مین کہ رانڈون کا نکاح نہونے سے آسیب کا کیونکر دہوکا ہوجاتا ہے

دیکھو دیکھو ان بیگناہون کی جانونکا مفت جانا دیکھو یہان بہوت چڑیل کا سرپر چڑہنا دیکھو - اسے جدہر دیکھو خبیثون کی ہیبت ناک شکلین دکہائی دیتی ہین جہان سنو آسیب کی مہیب آوازین سنائی پڑتی ہین جس سے پوچھو بیدہڑک پری کا سایہ پکار اٹھتا ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بیچاری بیواؤن کو اختناق رحم کا وہ خبیث مرض آدباتا ہے جو اپنے عجیب غریب حرکات وسکنات سے آسیب کے دہوکے مین ڈال دیتا ہے عموماً عورتین اور بہتیرے مرد بھی بے سمجھے بوجھے جن پری بہوت پریت ٹھان لیتے ہین اور اسپر طرہ یہ ہے کہ ہمارے حکیم صاحب نے خربزہ اور خیارین پر دہر لیا اور زہر دور کرنے کا علاج جو نکاح ہے نہ بتلایا - یہان پھر مادہ سمٹ سمٹ کے جمع ہونے لگا چند روز مین بڑہتے بڑہتے بڑہ گیا جسکے زہر بھرے اثرنے دل ودماغ اعضاء رئیسہ بلکہ تمام عضوونکو جا ستایا آخر زہر کا بوجھا یا تہا کاٹ کرگیا - دورے پر دورے آنے لگے دیکھو تو پہلے سے بری حالت ہے - اب گویا وہ لوگ اپنے خیال کی تائید مین برہان اور اپنے دعوے کی دلیل پاگئے اور کہنے لگے کچھ نہین سایہ ضرور ہے - سایہ نہوتا تو اتنا علاج کیا گیا تہا سارا مرض کافور ہوجاتا الٰہی خناب مرض ہوتو جائے یہ تو اچھا خاصہ خبیث ہے جب جی مین آیا چلا گیا اور پھر جی مین آیا آ پہونچا - غرض حکیم صاحبون کی بدولت یہ لوگ جہل مرکب مین پڑ گئے یہ نادان کیا جانین کہ یہ جن نہین پری نہین بہوت نہین پریت نہین کچھ نہین درحقیقت یہ عارضہ ہے وہ عارضہ جو بعضی اور بیماریون کی طرح باری اور دورے سے آتا ہے اور جسکی حکمی تدبیر حکیمون نے بتائی نہین مگر تعجب کہ یہ لوگ دیکھتے ہین دوا سے اگر پورا نہین تو کچھ تھوڑا اور بہت نہ ملنے کے لیے نہین تو کچھ روز کے لیے

ضرور فائدہ ہوجاتا ہے اور یہ نہین سمجھتے کہ آسیب ہوتا تو دوا سے فائدہ کی جگہہ نقصان پہونچتا یہان ایک دوا ہوتی وہان سو گزند پہونچا دیتا ۔

اے افسوس صد افسوس جن پری کے دہوکے مین غریب رانڈ دون کے دشمن بن بیٹھے اور اُن افعال ذمیمہ کے جو شرع اور عقل دونون کے خلاف ہین مرتکب ہوکر شیطانی وسوسونکے دلدل مین جا پھنسے اور غیر خدا کو پوجنے جن پری ور شیخ سدو کی منتین ماننے نذر بھینٹ چڑھانے مرغ اور بکرے خدا کے پیدا کیے ہوئے جانورونکوا ورون کے نام سے پکارنے ۔ خدا کی زمین کو غیر خدا کے لیے خون کے آنسوون سے رُلانے اور طرح طرح کے شرک و بدعت مین پہنسنے اور پہنسانے لگے ۔ لیجیے جان مال ایمان سب کچھہ گیا اور حاصل پوچھیے تو کچھہ بھی نہین ۔ افسوس گناہون کا بڑا بوجھہ تو گردن پر لد گیا اور بیمار جیسا کا تیسا گرفتار بلا رہا ۔ ساری رات چلتے گذری اور صبح ہوئی تو جہان کے تہان ہین ظالم مرض کا لشکر جیون کا تیون خون کا پیاسا جان لینے پر اڑا ہے ۔ غرض برسون گذر گئے اور ہنوز روز اول ہے ۔

شعر شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی		درآن دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

ابھی تہوڑی دیر گذری ہوگی حکیم صاحب کی خوش نصیبی کا ستارہ اوج اقبال پر چمکتا دکہتا نظر آتا تھا اب جھلملاتا ہوا حضیض ادبار مین آ پڑا اور جاہل پیرزادون (جاہل کا لفظ اس لیے کہا کہ ذی علم اچھے لوگ مکر و فریب نہین کرتے) جھوٹے عالمون اور بنے فقیرون کا طالع بلند ہوا اور کامیابی کے بلند آسمان پر جا چمکا وہ آ جمے اور فالنامہ دیکھہ دیکھکر غیب کی خبرین لگے بتانے کبھی خبیث کا نام لیتے ہین اور کبھی پڑھے ہے جن کا کبھی چڑیل کا پھیر بتاتے ہین اور کبھی پری کا سایہ غرض جو جی مین آیا رجماً بالغیب بتا رہے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ غیب کا حال فالنامہ کیونکر بتادیگا غیب کا حال تو عالم الغیب کے سوا کسیکو معلوم ہی نہین ۔

ہم اسی حیص بیص مین تھے کہ ہماری نظر ایک طرف جا پڑی کیا دیکھتے ہین کہ میانصاحب سفید کپڑے پہنے سبز عمامہ باندھے متبرک صورت بنائے اور دائرہ یعنی گول کنڈل کھینچے چراغ روشن کیے فلیتے جلانے لوبان سلگائے

دھواں دہار کیے نقش سلیمانی لیے تلے بیٹھے ہین اور جھو کر رہے ہین کبھی بازگیرے گنڈہ باے منگھائی
منگاے میوون کے طبق چینلاے خوشامد کی ڈالیان لگاے منتین بھی کرتے جاتے ہین کبھی غصہ
مین آگئے تو ڈانٹ ڈپٹ بتا رہے ہین - بیمار کو اپنی بیماری کے سخت عذاب سے فرصت نہین
اور یہ ناکون چنے چبوا رہے ہین اور جو حرارت کی رگ کہین جوش مین آگئی تو اب مانتے ہی نہین
جنات اور پریون کو قید کر شیشے مین اُتار زمین مین دفن کیے بغیر چھوڑتے ہی نہین - بدنصیبی سے
اگر کوئی اجل رسیدہ ناعاقبت اندیش جنی سرکشی کر بیٹھا البرّاب کیا ہی غضب ہو گیا میانصاحب کو
جلال آگیا اور اشتعال طبع کا اُسپر اضافہ ہوا - شاہ صاحب کا جھنجھلانا تھا کہ مارے جلا او ر اُوہ
جلی کی دردناک آوازین سنائی دینے لگین اب گویا ہزارہا جنات اور پریان بلکہ دیوزاد بھی بال
کے باندہے چلے آتے ہین اور دم کی دم مین جل بھُن کر خاک کا تودہ بن جاتے ہین غرض کبھی سردی ہی
اور کبھی گرمی (سردی اور گرمی کا فائدہ انشاء اللہ عنقریب معلوم ہوگا) اور کبھی گھبرا کر حکیمون کی تقلید
کرنے لگتے ہین جیسے کبھی مُنھ پر چھینٹے مارتے ہین اور کبھی خوشبو سنگھاتے ہین اور یہ اسلیے کہ مُنھ
وغیرہ سینے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے سے اکثر مریض چونک پڑتا ہی اور اُسکو ہوش آجاتا ہی
خوشبو سنگھانے سے دلکو تفریح ہوتی ہی اور قوت آجاتی ہی مگر میانصاحب کو لازم ہے کہ
خوشبو سنگھائین تو پہلے خوب سمجھ بوجھ لین اگر اختناق رحم ہے جسمین آسیب کا گمان اکثر
ہوجایا کرتا ہے تو قطعاً خوشبو سے پرہیز کرین - خوشبو سے اور بھی رحم سمٹ کر اوپر کے جانب
چڑھ آئیگا اور مرض بڑھ جائیگا - خوشبو نہین اسمین بدبو سنگھانے سے البتہ یہ فائدہ ہی کہ رحم
ہٹ کر اپنی جگہہ پر چلا جائے اور بیمار ہوش مین آجائے - سنو سنو کچھہ وہ اعراض بھی مہربانی کر کے
سن لو جنکے سبب لوگ اختناق کو آسیب کہ لیتے ہین - ای حضرات اختناق رحم مین پنڈلیان
کمزور ہوجاتی ہین پاؤن لڑکھڑانے لگتے ہین رکھیے کہین اور پڑتے کہین ہین کبھی ہاتھ پاؤن
ٹھنڈے پڑجاتے ہین کبھی ٹیڑھے ہو کر سکڑنے لگتے ہین - آنکھین کبھی سرخ ہوجاتی ہین
کبھی اوپر چڑھ جاتی ہین کبھی نشیلی اور خمار آلودسی معلوم ہوتی ہین کبھی ٹکٹکی بندھ جاتی ہی

اور کبھی [illegible] چہرے کا رنگ کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ
ہو جاتا ہے کبھی کان سنسنانے کبھی دل دھڑکنے کبھی ناک منہ اور گال ٹھٹھرنے
لگتے ہیں کبھی سانس سست پڑ جاتی ہے کبھی پھولنے لگتی ہے اور بگڑ جاتی ہے کبھی
عورت بیہوش ہو جاتی ہے کبھی بالکل بیحس و حرکت مردہ ہو کر سکتے میں پڑ جاتی ہے جس میں
سانس بند یا اور نبض ساقط ہو جاتی ہے کبھی گھبراتی ہے کبھی روتی ہے کبھی آہستہ
آہستہ کبھی چیخ چیخ کر پکارے کبھی عقل بہک جاتی ہے بیہوشی اور ناسمجھی
کی باتیں کرنے لگتی ہے کبھی اُٹھتی ہے کبھی بھاگتی ہے کبھی بدن کھسوٹتی ہے کبھی کپڑے نوچتی ہے
کبھی ہاتھوں سے کبھی دانتوں سے اسیطرح غیرارادی مجنونانہ حرکتیں سرزد ہوا کرتی ہیں کبھی جنون
کبھی مالیخولیا اور کبھی کابوس ہو جاتا ہے کبھی جنون کی حالت میں غصہ بڑھ جاتا ہے اور طاقت بھی چوگنی
ہو جاتی ہے کبھی نفس میں خباثت آ جاتی ہے اور طرح طرح کے خیال گذرنے لگتے ہیں
غرضکہ اعراض کبھی کم ہوتے ہیں کبھی زیادہ کبھی ان کے علاوہ اور بھی پائے جاتے ہیں حاصل
کہ مادے کی کمی زیادتی کے موافق اعراض میں بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے جیسا کہ اختناق کی
بحث میں گذرا واضح ہو کہ اختناق کے سوا اور بھی بعضے وجوہ اس قسم کے ہیں جو آسیب
کہلائے بغیر نہیں چھوڑتے جیسے مالیخولیا میں خوف اور وہم بڑھ جاتا ہے اور وہم کبھی
اسطرف رجوع کر جاتا ہے کہ مریض اپنے اوپر آسیب کا گمان کرنے لگتا ہے اور آسیب
کے خیال سے جن پری کے خوف میں روز بروز گھلا جاتا ہے پھر لوگوں کے کہنے سننے اور چھو منتر
کرنے سے [illegible] بڑھتا جاتا ہے کبھی یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ بعضے وقت وہ خود
اپنے آپ کو آسیب [illegible] سمجھ کر کبھی جن بتاتا ہے کبھی لال پری کبھی سبز پری کبھی آسمانی
پری کبھی [illegible] کبھی پریت کبھی چڑیل اور کبھی مرے آدمیوں کے نام لے لے بتانے لگتا
ہے اور ان باتوں کو جو اسکے پہلے آنے کی تھیں یاد دلا دلا کر قصور ثابت کرتا ہے
اور کہتا ہے کہ ہم اسپر فلاں فلاں سبب سے آئے ہیں ہے قوت واہمہ کو بہت بڑا دخل ہے

مالیخولیا والے اپنے وہم مین اکر محض فرضی اور خیالی بات کو نہایت صحیح اور یقینی مان لیتے ہین جیسے بعضے اپنے تمام جسم کو کچی مٹی یا شیشے کا سمجھ لیتے ہین اور اس خوف سے کہ ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جائیگا ہر ایک سخت چیز سے بھاگتے پھرتے ہین اور بعضون کو وہم ہوجاتا ہے کہ اُنکے پیٹ مین سانپ گھس گئے اور وہ کلیجہ کہائے جاتے ہین اور ممکن ہے کہ کچھ تو بیماری ہو اور کچھ دیدہ و دانستہ بیمار اپنے کو بنائے اور مکر و فریب کرکے وہ حرکات کرے کہ لوگ دہوکے مین آنکے آسیب کا خلل مان کے اُسکی خوشامد اُسکی دلجوئی اُسکے مطالب اور اُسکے کہنے کے موافق کام کرین اور ممکن ہے کہ محض مکر ہی مکر ہو لیکن خالص مکر ہر ایک سے سنبھل نہین سکتا جلد ظاہر ہوجاتا ہے اور مرض آمیز مکر تو غضب کا زہریلا ہوتا ہے جسکے کاٹے کا منتر مشکل سے چل سکتا ہے **سنو سنو** یہ مثل کہ (مار کے آگے بہوت بہاگے) اسوجہ سے نہین مشہور ہوئی کہ مار سے اصلی بہوت شیطان بہاگ جاتے ہین کیونکہ مار پیٹ سے اُنپر کچھ بھی اثر نہین پڑتا۔ چوٹ لگے گی تو آدمی کے لگے گی بہوت پریت کے یون نہین لگتی بلکہ اس مثل کے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مار وہ زبردست عمل ہے جسکے سامنے جعلی بہوت اور وہمی پریت بہاگ کہڑے ہوتے ہین اور چلتے پھرتے نظر آتے ہین **سنو سنو** مکر و فریب والا آسیب اور شاید کہ مالیخولیا والا بھی کبھی میٹھی میٹھی باتون کی چاٹ مین آنکے اور اپنے مطلب کی بات سُنکے خوش ہوجاتا ہے اور کبھی جسمانی تکلیف و گیدڑ بھبھکیونسے اُتر بہاگتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ عامل صاحب کبھی سردی کا عمل پڑہتے ہین اور کبھی گرمی کا - گرمی کا ایک عمل ہمنے یون سنا ہے بلکہ ہمارے ایک دوست نے اپنا ذاتی تجربہ بتایا ہے وہ یہ کہ خوب تیز سرکے کان کی لو مین لگا چکی یا دو کنکریون سے جون ہی دہر کے دبانا تہا کہ ہوش آگیا - جن تہا نہ پریت تہا مکر تہا سو جاتا رہا - **آسیب** گمان کرنے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ کبھی خواب مین کچھ ڈراونی اور بہیانک صورتین دکہائی دیتی ہین - عوام ان صورتون کو آسیب سمجھکر ڈرنے لگتے ہین - **سنو سنو** ہمکو اُس خواب مین کلام نہین جو سچا ہوتا ہے - سچے خواب کی تصدیق قرآن و حدیث سے ثابت ہے مگر یہ بہت کم ہوتا ہے اور اکثر اضغاث و احلام یعنی پریشان

خواب دکھائی دیا کرتے ہیں اور کئی وجہ سے[1] وجہ اول سمجھنا چاہیے کہ بدن میں چار خلط
ہیں خون بلغم صفرا جسے پت اور سودا۔ خون کا رنگ سرخ۔ بلغم کا سفید۔ صفرا کا زرد۔ اور سودا
کا سیاہ ہے ان خلطوں میں سے جو بڑھ جاتا ہے اسی کے رنگ کی صورتیں دکھائی دینے لگتی ہیں اور جب کبھی
خلط ملجاتے ہیں تو مختلف صورتیں رنگ برنگ کی پیدا ہو جاتی ہیں نا سمجھ لوگ جن بھوت سمجھکر ڈرنے
لگتے ہیں خصوصاً سودا کی زیادتی میں۔ سودا کی زیادتی میں اول تو یوں ہی خوف غالب ہوا کرتا ہے
پھر ڈرونی اور سیاہ شکلوں کا دکھائی دینا اور بھی غضب ڈھا دیتا ہے حکایت ایک روز جب میری
شروع طالب علمی کا زمانہ تھا ایک صاحب کی تحریک سے حضرت شاہ سعید اللہ صاحب قدس
اللہ سرہ کی خدمت میں جا کر میں نے ایک عورت کا ذکر کیا کہ وہ پہلی مرتبہ جب امید سے تھی کچھ سیاہ
شکلیں خواب میں دیکھکر ڈر گئی تھی اور اسقاط بھی ہو گیا تھا۔ اب وہ پھر امید سے ہے اور فلاں روز
ایک ہیبت ناک سیاہ آدمی کو خواب میں دیکھکر پھر ڈر گئی اس وجہ سے اسپر گمان ہوتا ہے کہ آسیب ہے
اور اسوقت میں آپکی خدمت میں صرف اسی لیے بھیجا گیا ہوں کہ حفاظت کے لیے کچھ تعویذ وغیرہ
مرحمت ہوں شاہ صاحب سچے صوفی ظاہر و باطن کے جامع عالم فاضل اور درویش کامل تھے
فرمانے لگے کہ جنات کا وجود ضرور ہے مگر جنات کا خلل بہت کم ہوتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ بخارات
اٹھکر مختلف شکلوں میں نظر آتے ہیں اور خاص کر کے امید کی حالت میں مہینے کا خون بچے کے لیے جمع رہنے
سے سیاہ ہو جاتا ہے اور اس سے جو بخارات اٹھتے ہیں وہ بھی سیاہ ہوتے ہیں اور ڈرونی شکل پیدا کر لیتے ہیں عورت
ڈر جاتی ہے۔ لوگ آسیب سمجھتے ہیں اور آسیب نہیں ہوتا۔ شاہ صاحب کا سچا اور بے لاگ بیان آ تو گیا تھا
میری سمجھ میں اسیوقت لیکن قدر اب ہوئی اور جوں جوں علم اور علم کے ساتھ تجربہ اور تجربے کے ساتھ تصدیق
بڑھتی گئی حضرت مرحوم کا سچا اعزاز میرے دل میں جگہ لیتا گیا پریشان خواب دیکھنے کی دوسری وجہ کابوس[2]
ہے اور تیسری وجہ خیالات ہیں سنو سنو جو جس کام اور جس دھیان میں رہا کرتا ہے اسی قسم کے خیالات سوتے وقت

حکایت
خواب اور بہیہ صورتیں دکھائی

---

[1] پریشان خواب دیکھنے کے وجوہات میں سے صرف تین جو بہت پیش ہوا کرتے ہیں کفایت کیجائیگی ۱۲ منہ [2] کابوس بیماری کا نام
جسمیں انسان خواب میں دیکھتا ہے کہ کوئی بھاری چیز اسکے سینے پر رکھی ہوئی ہے یا اسکو دبائے ہوئے ہے اٹھنے نہیں دیتی اور وہ ڈر کے چونک اٹھتا ہے ۱۲

اُسکی نظر کے سامنے ہوجاتے ہین اور کبھی وہ خیالات اتنا زور پکڑ جاتے ہین کہ سوتا ہوا آدمی اسطرح
باتین کرنے لگتا ہے کہ اور لوگ بھی سنتے اور سمجھتے ہین اور سونے پر کیا موقوف ہے زیادہ بخار
اور غفلت مین بھی اسی قسم کے خیالات بندھ جایا کرتے ہین اہل مقدمات مقدمے کا حکیم مرض
اور علاج کا اسی طرح ہر پیشے والا اپنے اپنے پیشے کے متعلق ہذیان یعنے آؤ باؤ بکنے لگتا ہی
اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ دن مین جن اور بھوت کے خیال مین رہا کرتے ہین اُنکو انھین کے
خیالات ہین جو رات کو ستاتے ہین اور یہ خیالات کچھ ایسے زبردست ہوتے ہین کہ بعضے
وقت جاگتے مین بھی تنہائی یا اندھیرے مین ڈرونی اور بھیانک شکلین بنکر نظر کے سامنے
آکھڑے ہوتے ہین اور حقیقت مین خیالات اور بخارات کے سوا کچھ نہین ہوتا۔ اسکی نظیر ایسی ہے
جیسے احول یعنے بھنگا کبھی ایک چیز کو دو دیکھ لیتا ہی اور کبھی اُنٹس کا چاند دیکھنے والے کی نظر مین چاندنی کی خیالی
صورت پھر جاتی ہی۔ الحضرات اختناق کے علاوہ ہمنے دو علتین اور بیان کین ہین جنکے سبب آسیب کا
گمان ہوجایا کرتا ہے اول مالیخولیا اور دوسرے ڈرونی صورتون کا دکھائی دینا
لیکن غور کیجیے تو یہ دونون قسم کی بیماریان بھی کبھی مرد کی جدائی سے ہوجایا کرتی ہین مالیخولیا
تو اسلیے کہ مرد کی جدائی سے کبھی سودا زیادہ بڑھ جاتا ہے اور سودا کے زیادہ بڑھنے سے مالیخولیا
ہوجاتا ہے اور ڈراونی صورتین دکھائی دینے کی ہمنے تین وجہ بیان کین ہین اول کسی
خلط کا بڑھ جانا دوسرے کابوس تیسرے خیال اور ان تینون پر ہم علحدہ علحدہ غور کرینگے
تو ظاہر ہوجائیگا کہ مرد کی جدائی سے ڈرونی شکلین بھی دکھائی دیتی ہین۔ پہلے ہم خلط پر نظر ڈالتے
ہین واضح ہو کہ ہندوستان کی عورتون کو پریشان اور ڈرونے خواب دکھائی دینے کے سبب
اکثر دو خلط ہوتے ہین۔ ایک بلغم اور بلغم سے زیادہ سودا (جنکے بخارات اُٹھکر سفید اور سیاہ
شکلون پر نظر آتے ہین) اور ان دونون خلطون کے بڑھ جانے کا سبب کبھی مرد کی جدائی
ہوا کرتی ہے یعنے مرد کی جدائی سے کبھی بلغم بڑھ جاتا ہے اور کبھی سودا بلغم بڑھنے سے بخارات
سفید اور سودا بڑھنے سے سیاہ شکل پر دکھائی دیتے ہین تو معلوم ہوا کہ مرد کی جدائی سے کبھی

سفید اور کبھی سیاہ شکلیں دکھائی دیتی ہیں اب کابوس کی وجہ سنیے کابوس کبھی سوتے میں دفعۃً شدت کی
سردی پہونچنے سے ہو جاتا ہے اور اکثر اُن بخارات غلیظ اور ردی مادہ سے ہوتا ہے جو خون یا بلغم یا سودا
سے اُٹھکر مقدم دماغ تک چڑھتے ہیں وہ بات اور زیادہ غلیظ ہو کر پلٹ پڑتے ہیں اور جو بوجھ
دماغ و نیز زبان اور پلک وغیرہ کے عضلات پر گرتے ہیں۔ اور جو بخارات زیادہ غلیظ اور ردی
ہوتے ہیں سینے اور پھیپھڑے میں پہلے ہی سے بھر رہتے ہیں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی
بھاری چیز اُسکو دبائے ہوئے ہے اور جنبش نہیں کرنے دیتی لیکن ہندوستان میں خون کا غلبہ
بہت کم ہوتا ہے یہاں کابوس کا سبب اکثر بلغم اور سودا ہوتا ہے اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ کبھی بلغم
بڑھ جاتا ہے مرد کی جدائی سے اور کبھی سودا پس ثابت ہوا کہ مرد کی جدائی سے کبھی کابوس بھی ہو جاتا ہے
جسمیں نہایت سخت خوفناک خواب دکھائی دیتے ہیں ف میاں صاحب بیچارے کیا جانیں
وہ تو جھٹ سے بھوت اور خبیث پکار اُٹھینگے خیال میں اب طوالت دیکر ہم ناظرین
کی سمع خراشی نہ کرینگے صرف اسقدر لکھنے پر کفایت کرینگے کہ خیال اشتعال کرتا ہے اور
آتش پر روغن کا کام دیکر اُڑتا ہے ف بیوہ جب کبھی اس قسم کی بیماریوں میں
جنکا ہم ابھی تک ذکر کرتے آئے ہیں گرفتار ہو تو سمجھ لیجیے کہ اسکا سبب اُسکا نکاح نہ ہونا ہے ایسی حالتمیں
ہمدردی اور خدا کا خوف کرکے جہانتک جلد ہو سکے اُسکا نکاح کر دیجیے ۔

منت آنچہ حق بود گفتم تمام	تو دانی دگر بعد ازین والسلام

سنو سنو میں جنات کے وجود سے انکار نہیں کرتا۔ اور کیونکر کر سکتا ہوں جنات کا وجود قرآن
و حدیث سے ثابت ہے لیکن جنات کا خلل بہت کم ہوتا ہے شاید لاکھوں میں کسی ایک کو ہو اور
دھوکا بہت کثرت کے ساتھ ہوتا ہے ۔ ہمنے بہت لوگوں پر آسیب کا خلل سُنا مگر دیکھا تو مرض کے سوا
کچھ نہ پایا۔ دوا کی کامیابی ہوئی سچ ہے جس خدا نے مرض پیدا کیا ہے اُسی نے دوا میں بھی اثر رکھا ہے
سنو سنو خدا کے کلام میں دین اور دنیا کے سب فائدے ہیں جسطرح وہ باطنی مرض دل
کی سیاہی کو دھوکر صاف کر دیتا ہے اُسی طرح ظاہری امراض کو بھی نیست و نابود کر سکتا ہے۔ کلام ہے تو

جنات کا خلل کم اور دھوکا بہت ہوتا ہے

اسمین یہ ہے کہ عموماً پیرزادے اور کم بضاعت لوگ وہ عمل کرتے ہین وہ وہ دعائین گڑھتے ہین جو شرعاً اور عقلاً ناجائز اور ممنوع ہین۔ کبھی کبھی کوئی آیت حدیث بھی لکھی تو اُسکے ساتھ کچھ ایسے نام اور الفاظ لکھ مارتے ہین جنکے معنی اور مطلب شاید اُنھین کو معلوم ہون۔ نہین نہین وہ بھی نہین جانتے ہین وہ زبان سے پڑھتے ہین۔ قلم سے لکھتے ہین مگر سمجھنے سے کوسون کیا منزلون دور پڑے رہتے ہین اور جبتک کسی دعا کے معنی معلوم نہون پڑھنا اور لکھنا بھی ناجائز ہے۔ خدا جانے اسمین شیاطین کے نام ہون اور اُنسے مدد مانگی گئی ہو۔

اب اسمین غور کرنا چاہیے کہ آسیب کا خیال غالباً عورتون پر کیون زیادہ ہوا کرتا ہے۔ میری سمجھ مین اسکی کئی وجہ ہین **اول** یہ کہ ذرا ذراسی بیماری کو وہ آسیب سمجھ لیتی ہین اور خاص کرکے وہ بیماری جسکی نظیر انھون نے کبھی دیکھی نہو **دوسرے** یہ کہ عورتین ضعیف القلب ہوتی ہین ذرا بات مین خوف کھا جاتی ہین اور خوف کو آسیب کہ لیتی ہین **تیسرے** یہ کہ اُنکو جن پریت کا ہمیشہ خیال بندھا رہتا ہے اُسی خیال مین خیالی صورتین اُنکو آستاتی ہین۔ غرض اسی طرح اور بھی وجوہات ہین مگر سب مین زیادہ قوی اختناق رحم ہے جسکو دیکھکر صرف عورتین نہین بلکہ اچھے اچھے چکر کھا جاتے ہین اور اختناق رحم عورتون کے سوا مردون کو ہو نہین سکتا اور خاص کر ایسے جوان جوان بیوائون کے پیچھے تو ہاتھ ہی پاؤن دھوکے پڑا رہتا ہے مگر افسوس کہ ہماری قوم جن کا نام سُنتے بغیر مانے ہی نہین نہ اسکی تسکین ہوتی ہے خیر قوم کی خاطر ہمکو نہایت عزیز ہے لیجیے ہم یہ بھی بتائے دیتے ہین مگر شرط یہ ہے کہ ہمارا بتایا عمل بھی پڑھیے ورنہ پڑھیگا تو ہمین کیا آپ خود ہی خطا کھائیے گا۔ ای حضرات اس زبردست اور پڑھے جن کا نام اختناق جنی ہے اور اسکے دفعیے کا سہل الوصول اور نہایت مجرب عمل نکاح ہے۔ آپکو آپکے خدا ہی کی قسم جھٹ سے نکاح کا عمل پڑھکر دم کر دیجیے اور قدرت خدا کا تماشا دیکھیے آسیب یعنی اختناق جنی ابھی ابھی سر پر پاؤن رکھکر ایسا بھاگتا ہے کہ پھر پتا ہی نہین ملتا۔ خدا جانے کہان سے کہان جا دم لیتا ہے **حکایت** ایک عورت کو اختناق رحم کا عارضہ بڑے زور شور سے ہوا جسمین وہ عجیب غریب حرکات نمایان ہوتے کہ دیکھنے سننے والون کے ہوش دنگ ہو جاتے اچھون

اچھون کی عقل چوکڑی بھول جاتی اور بھٹکتی پھرتی انجام یہ ہوتا کہ آسیب اور خبیث ان کے پیچھے پڑا
اور مرض کی صورت کبھی انکا وہم بھی نہ جاتا۔ مختصر یہ کہ جنہون نے دین کی عورت ہر سب لوگ جنکے خیال
کبھی جہالت اور نادانی کے چھلکے سے باہر نہ نکلے تھے جنہون نے کبھی انسانی کے معمور شہر کی پیشانی بھی
علم کے پر فضا صحرا کی ہوا نہ کھائی تھی وہ یا مان کر آسیب ہونے پر آمنا و صدقنا کہنے لگے چنانچہ چلے
وغیرہ ہر طرح سے دفیعہ ہونے لگا اور جہانتک مقدور تھا کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا گیا کئی برس تک
یہی جھمیلا رہا اور کچھ نہوا نہ دفع ہونا تھا نہ ہوا اور ہوا کس سے نکاح سے۔ اب دیکھو تو چین ہے
نہ خبیث ہے سب کے سب اڑن چھو ہو گئے کئی برس نکاح سے گذر گئے اور میان بیوی دونون
خدا کے فضل سے اچھے بھلے ہین کسیکا بال تک بیکا نہوا۔ بے شبہ نکاح قدرتی دوا ہے اور کیسی دوا
کہ تیر بہدف ہے سچ ہے ہر مرض کے لیے دوا ہے اور اس مرض کی دوا نکاح ہے۔ اب ذرا
شیطانی آفت پر جو نہایت نازک اور غضب سر کی تجہائی ہے غور کرو اور اللہ کے غضب سے ڈرو

پانچوان باب شیطانی آفت کے بیان مین جسمین تین مقام ہین

افسوس ہائے افسوس بیکس رانڈون پر ایک مصیبت ہو تو کہی جائے صدہا مصیبتین ہین
کس کس مصیبت پر رویا جائے ایک جان اور ہزار آفت کا معاملہ ہے خیر اور سب آفتین تو ایک طرف
اور شیطانی آفت ایک طرف شیطانی آفت وہ بلا کی آفت ہے جسکے سامنے سب آفتین ہار کے طاق بیچاری
ہین اور وہ تن تنہا سب کو گدبرد کردیتی ہے۔ ہائے ان کمزورون کو شیطان ایسے سرکش کے لشکر
سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے ہائے اس اجمال کی تفصیل لکھتے ہوئے قلم تھرا جاتا ہے اور اسکا کلیجہ
پھٹکر دو ٹکڑے ہوا جاتا ہے مگر صرف اس امید پر کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اللہ نے اسکو
دور اندیش عقل عنایت فرمائی ہے وہ آیندہ اور موجودہ خرابیون کو سوچ سکتا ہے وہ بڑی
بڑی مشکلون کی گتھیان سلجھا سکتا ہے شاید اسکو عبرت ہو اور غیرت آجائے تو اپنے بنی نوع کی
حمایت پر کمر باندھ لے اپنے اور اسکے نفع کی بات سوچے اپنی قیمتی تدبیر سے جانی
دشمنون کو جو کروڑون سے زیادہ انمول عزت کے خواہان ہین مار ہٹائے وہ غریب

قلم بہ ہزار پیچیدگی و روسیاہی لیکن نہایت خوش خطی سے لکھنے پر مجبور ہے الحضرات قلم اسوقت شدت
سے رقیق القلب ہو رہا ہے خوف و نیز شرم سے اسکا رنگ اڑا جاتا ہے وہ نہایت عاجزی سے
ہر ایک کی عزت و آبرو کے لیے دعائین مناتا ہوا سجدے کرتا ہوا سر کے بل چل رہا ہے۔
پھر یہ کھٹکا کہ جس اچھی قوم کے لیے جانفشانی کرتا ہی اسمین کچھ لوگ ایسے بھی ہونگے جو اسکے
اسی کا سر کاٹنے پر تیار ہو جائینگے"۔ اور کبھی قلم کو دہلائے ڈالتا ہے مگر وہ جوانمرد اپنی دھن کا پکا
لا یخافون لومۃ لائم کا مصداق اپنی جان پر کھیلے منزل مقصود تک پہونچے بغیر
کب دم لیتا ہی ہان ٹھہرتا ٹھہرتا دم لیتا ہوا اس کٹھن منزل کو تین مقام مین طی کریگا۔

پہلا مقام شیطان کی عداوت اور اوسکے مکر و فریب مین

اے میرے بھائی بہنو۔ شیطان لعین جو تمہارے باپ حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کا
سجدہ نہ کرنے کے سبب[1] راندہ گیا وہ تمہارا اجانی دشمن ہی وہ بنی آدم کو بھی اپنا سا مردود بنانا
چاہتا ہے۔ وہ ضعیف نہین قوی ہی وہ تن تنہا نہین اُسکے ساتھ بہت بڑا اور غارت گر لشکر
ہے۔ وہ اپنے لاو لشکر سمیت چھپ چھپ کر انسان ضعیف البنیان پر حملے کرتا ہے اور دکھائی
نہین دیتا وہ ہمکو مارتا پیٹتا کچھ نہین مگر افسوس کہ جو آفت جوت رہا ہے وہ مار پیٹ مین کہان
ہی وہ تو ہمارے دلون کو تہ و بالا کر کے لوٹے لیے جاتا ہے۔ وہ ہمارے دل پر ایسا منتر پڑھتا
ہے کہ ہم خود ہی اپنے آپ کو جہنم مین جھوک دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہین۔ ای صاحبو تم
اسکو آنکھ نہین دل سے دیکھ سکتے ہو تم اسکو توپ اور بندوق نہین عقل کے زور سے

---

[1] اللہ کے حکم سے سب فرشتون نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا وہ نکالا گیا۔ واضح
ہو کہ یہ سجدہ فی الحقیقت آدم علیہ السلام کے لیے نہین بلکہ اللہ کے لیے تھا حضرت آدم صرف قبلہ بنا دیے گئے تھے جیسے ہم
مسلمان اب خانہ کعبہ کیطرف سجدہ کرتے ہین لیکن کعبے کے لیے نہین کرتے بلکہ خدا کے لیے۔ اگر نعوذ باللہ ہم کعبے کا سجدہ کرین تو کافر ہوجائین
مختصر یہ کہ سجدہ خدا کے سوا کسی کے لیے ہرگز ہرگز جائز نہین ہی۔ اور اب خدا نے اپنا سجدہ کرنیکے لیے صرف کعبے کیطرف حکم دیا ہے اسلیے کعبے کے
سوا کسی اور طرف منھ کر کے بھی سجدہ کرنا جائز نہین ہی۔ اگرچہ کسی وقت بیت المقدس بھی قبلہ بنا دیا گیا تھا مگر اب وہ حکم منسوخ ہی۔ ۱۲ منہ

اُڑا سکتے ہو۔ حق سبحانہٗ وتعالےٰ نے نورانی عقل کا وہ زبردست آلہ تمکو عنایت فرمایا ہی جسکے ذریعہ
سے باوجود مشتِ خاک اور کمزور ہونے کے کروڑون شیطان پر غالب آسکتے ہو۔ جو لوگ اس
قدرتی خدا کے دیے ہتیار کو زنگ و مورچے سے پاک وصاف رکھتے ہین شیطان ایسے باغی
اُنکے پاس نہین پھٹکنے پاتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ شیطان حضرت عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا پھرتا
تھا اور اُسکے جال مین وہی لوگ (اور افسوس کہ اُنکی تعداد بہت زیادہ ہے) جا پھنستے ہین
جو عقل کا روشن چراغ بجھا کر نادانی کے اندھیرے مین اور نافرمانی کے میدان مین چکر لگاتے
پھرتے ہین۔ اے اولاد آدم خوب سمجھ لو وہ تمھارا کھلا دشمن ہی وہ بُری باتین بتاتا ہی وہ تمھاری
ہر رگ و پے مین چلتا پھرتا ہی۔ حق سبحانہٗ وتعالےٰ بارھوین پارے سورۂ یوسف کے پہلے رکوع
مین فرماتا ہے۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ بیشبہہ شیطان انسان کا
کھلا ہوا دشمن ہی۔ اور اٹھارھوین پارے مین سورۂ نور کے تیسرے رکوع مین فرماتا ہے
یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ
الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ ترجمہ اے ایمان والو نہ چلو تم شیطان کے
قدمون پر اور جو چلیگا شیطان کے قدمون پر تو بیشبہہ وہ بیحیائی بتائیگا اور بُری بات۔
اور پچیسوین پارے سورۂ زخرف کے رکوع مین کمال مہربانی سے فرماتا ہے۔
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ وَلَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ یہ سیدھی راہ ہے اور
نہ روکنے پائے تمکو شیطان یعنے سیدھی راہ سے بیشبہہ وہ تمھارا کھلا دشمن ہے مشکوٰۃ شریف
وسوسے کے باب مین صحیحین سے حضرت انسؓ کی حدیث مین روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ یعنے شیطان آدمی کی رگون
مین خون کی طرح دوڑتا ہی[1] سنو سنو شیطان کو بہت سے مکر و فریب یاد ہین وہ رات دن اسی
فکر مین رہتا ہی کہ جسطرح ہو سکے انسان کا دین و دنیا برباد کرے بڑے بڑے سے اکھیڑ جہنم

[1] شیطان کی عداوت چونکہ سب لوگون پر ظاہر ہی اسوجہ سے اور زیادہ آیت و حدیث لکھنے کی ضرورت نہین ہی ۱۲ منہ

جیسے پتھر کی مورت کو تراشیدہ بنائے - سو جہان اور جس جگہ کا موقع پاتا ہے جھٹ گر پڑتا ہے -
پس بڑا ظلم تو یہی ہے کہ جہانتک ہو سکے سچے معبود کے سوا جھوٹے معبودون کی پرستش کرائے
جسکو معبود حقیقی نے اور ساری مخلوق کی طرح پیدا کیا ہے اُسکے سامنے سر جھکانے سے بچے
اسکے بعد اور باقی بڑے بڑے گناہون کا مرتکب ہونیکا قصد کرتا ہے جسمین سے ایک زنا ہے -

تیسرا اہتمام زنا کی مذمت مین

زنا وہ برا فعل ہے جو شرع اور عرف دونون مین روسیاہ اور ذلیل کرتا ہے جسکی قباحت
لڑکے سے لیکر بڈہے تک اور رذیل سے لیکر شریف تک سب قومون مین ظاہر کیا اظہر من
الشمس ہے جسکی مذمت قرآن وحدیث مین بہت آئی ہے مین تطویل کے سبب صرف ایک آیت
اور ایک حدیث پر کفایت کرتا ہون - پندرھوین پارے مین سورۂ بنی اسرائیل کے
چوتھے رکوع مین ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا ترجمہ
اور پاس نجاؤ زنا کے - وہ ہے بیحیائی اور بری راہ - صرف زنا در کنار اللہ پاک نے زنا
کے پاس جانیکو حرام کر دیا - اور فی الحقیقت غور کی نگاہ سے دیکھا جائے تو اسکی ہدایت بہت
احتیاط اور دور اندیشی پر ہے - صحیح بخاری کتاب الحدود باب الزنا مین روایت ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ
يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ترجمہ جسوقت بدکار زنا کرتا ہے اسکا ایمان نہین رہتا ہے - چونکہ زنا
بہت برا گناہ ہے اسلیے شرع شریف مین اسکی سزا[1] بھی بہت سخت مقرر کی گئی ہے یعنے جس
عورت یا مرد کی شادی نہوئی ہو یا ہوئی ہو اور ملاقات نہوئی ہو اسکے لیے یہ سزا ہے کہ سو
کوڑے لگائے جائین اسمین کمی نکی جائیگی وہ مرے چاہے زندہ رہے - اور جس عورت
یا مرد کی شادی ہوگئی ہو اور ملاقات بھی ہو چکی ہو چاہے ایک ہی مرتبہ ہوئی ہو اُسکے
لیے یہ سزا ہے کہ پتھرون سے مارتے مارتے اسکو مار ڈالین - زنا وہ فعل بد ہے جو

---

[1] لیکن سزا دینا کام حاکم وقت کا ہے ۱۲ منہ -

حضرت آدم سے تا ایندم منع اور معیوب ہو رہا ہے۔

حکایت ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ کا ایک طرف گذر ہوا راہ مین ایک عورت ملی جو بدکار نہ تھی بلکہ آسمانی کتابین پڑھی ہوئی تھی جون ہی اسکی نظر حضرت عبداللہ کی پیشانی پر جا پڑی سمجھ گئی کہ نور نبی آخر الزمان کا انکی پیشانی پر دمک رہا ہے۔ شیفتہ ہو گئی اور چاہا کہ جسطرح ممکن ہو انکو اپنے پیٹ مین لے لون اور خاتم النبیین کی ماں بنون۔ چنانچہ عبداللہ سے کہنے لگی کہ آج ہمارا ستہ تم میرے پاس رہو تو مین تمکو سو اونٹ دیتی ہون۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا

أَمَّا الْحَلَالُ فَلِي وَأَمَّا الْحَرَامُ فَالْمَوْتُ عِنْدَهُ یعنی اگر تو حلال چاہتی ہے تو میرے تیرے درمیان مین ہے نہین اور اگر حرام چاہتی ہی تو اس سے مرجانا بہتر ہے سچ ہے زنا ایسا ہی روسیاہ کام ہے۔ مگر افسوس کہ شیطان اسطرف مائل کرنے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھتا ہے اسکے لیے کیا کیا مکر و فریب نہین سوچتا ہے اسنے ایک بہت بڑا مکر یہ سوچا ہی کہ رانڈ کے نکاح کو معیوب بتا دیا ہے۔

تیسرا مقام شیطان اور ہواؤن کی لڑائی اور شیطان کے غالب پڑنے کے بیان مین

اے میرے عزیز بھائی بہنو کان رکھ کے جی لگا کے سنو اور سوچو سمجھو یہ پردہ قائم تمہارے فائدے کے لیے کیا رہتا ہے۔ تمہین یاد ہوگا پہلے مقام مین ثابت ہو چکا ہے کہ شیطان اپنے لاؤ لشکر سمیت انسان پر حملے کرتا ہے اور اسکا دل لوٹنا چاہتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ اس زبردست دشمن کی روک صرف عقل کے زور سے ہو سکتی ہے۔ پس غور کر کے دیکھو جو بیوہ جیسا ہی جوان ہو گی ویسا ہی جوانی کے نشے مین چور ہو گی امنگ مین بھری ہو گی اور اسکی خواہش نفسانی زور و شور کر رہی ہو گی اور جب خواہش نفسانی نے اس حالت مین زور کیا تو ممکن ہے کہ عقل کو دبا ڈالے ورنہ کمزور تو ضرور ہی کر دیگی اور جب کہ عقل جو شیطان

سلہ ای الاکا امالہ ہے ۱۲ منہ

کی مار ہٹانے والی تھی دب گئی تو عورت بے ہاتھ پاؤن کی رہگئی اور عقل کمزور ہوئی تو عورت
بھی کمزور ہوئی حاصل یہ کہ بیوہ جیسا ہی جوان ہوگی ویسا ہی شیطان کے مقابلے مین کمزور اور
بے ہاتھ پاؤن کی ہوگی پس ای بھائی بہنو ذرا انصاف کرکے تحقیق غور کرو ایسا موقع پاکر
شیطان ایسا دشمن کب کا چوک رہنے والا ہے وہ اسوقت مین کیا کیا آفتین ڈھانیکی فکرین نہ
کرتا ہوگا وہ جوان بیواؤن پر کیسے کیسے حملے نہ کرگذرتا ہوگا کیا کیا وسوسے نہ ڈالتا ہوگا اور
کیا کیا جادو بھرے منتر نہ پھونکتا ہوگا پھر وہ تنہا نہین اُسکے ساتھ اُسکا غارتگر لشکر بھی غریب بیوہ
کا دل لوٹنے کے لیے لوٹ پڑتا ہوگا خدا جانے ایسے بُرے وقت اور کش مکش مین اُس
بیچاری کا کیسا بُرا حال ہوگا۔ اور وہ شیطان دفع کرنے والا آلہ (عقل) جو نکاح ثانی نہونے
کے سبب کُند ہو رہا ہے جسمین شہوانیت کا مورچہ لگا ہوا ہے اسوقتمین کیا کام دے
سکے گا ذرا ترس کھاکر دیکھو اس مورچہ لگے کُند ہتھیار سے اتنے کافرون کو دفع کرنےمین کیا کیا
مصیبتین کیا کیا سختیان اُسکے دل پر نہ گذرتی ہونگی پھر اسپر یہ طرہ ہے کہ اُس بیچارہ کا دل بھی
ڈانوان ڈول ہو رہا ہے کیونکہ ادھر نفس امارہ پہلو مین بیٹھا جیتیری گھونسے لگا لگا اور بھی ورغلاتا جاتا ہے
پھر ایسی نازک حالت مین کوئی یار ہے نہ مددگار ہے نہ آئندہ کے لیے کچھ امید ہے۔ کاش اُس
مظلومہ کو یہی امید ہوتی کہ عنقریب نکاح ہونے سے اُسکی مدد پہونچ جائیگی اُسکے عقل کی
تلوار پر صیقل آجائیگی تب بھی ممکن تھا کہ جی مضبوط کرکے نہایت استقلال کے ساتھ ان سب
لٹیرون کو مار ہٹاتی۔ اُف اُف[1] اتنو دل اختیار سے نکلا بھاگتا ہے۔ ہاے افسوس
کیا لکھون ہاتھ بے قابو ہوا جاتا ہے۔ ہاے اس ضیق کی حالت مین اُسپر کیا کیا
نہ آفتین گذر جاتی ہونگی ہاے اتنے زبردست دیوون کی سخت لڑائی مین وہ کیونکر سر ہوگی
اومیرے حافظ حقیقی اس بیکسی مین تیرے سوا کون ہے۔ تو ہی ان بیچاریون پر رحم

[1] ناظرین اسکو مبالغہ نہ سمجھین فی الحقیقت یہ مضمون لکھتے وقت مصنف کا یہی حال تھا بلکہ یہ دو چار جملے نہایت بیتابی مین لکھے گئے اور پھر قلم آگے نہ چل سکا مجبور ہو کر اُٹھا رکھنا پڑا اور دوسرے روز لکھنے کا اتفاق ہوا ۱۲ منہ

فرمائے دم تک باعزت و آبرو رکھے اور اُنکے عقل کے بجھے چراغ کو نکاح سے روشن کر دے

اے حضرات اس بے بسی کے وقت مین ایک نوجوان مگر دل کی ناتوان

بیوہ کا امتحان لیا اور اُسکو صد ہا شیاطین سے سرکش پہلوانون جانی دشمنون کے اکھاڑے مین

اُتار دینا اور خود آپ بیٹھ کے تماشا دیکھنا بڑی غیرت کی بات ہی۔ اسوقت مین خدانخواستہ

خدانخواستہ کیا اس بات کا احتمال نہین ہی کہ وہ شیطان اُسپر غالب آجائین اور تباہ کر ڈالین

کیا یہ ممکن نہین ہی کہ ابلیس کی جادو بھری باتین اُسکے دل پر اثر کر جائین۔ کیا یہ ممکن نہین ہی کہ

جوانی کے جنون مین دیوانی ہو کے اور شہوانیت کے نشے مین ستانی ہو کے حرام کا پیالہ پی لین

اور زبردست بھوک کی شدت مین پیچ و تاب کھا کر سور کھا بیٹھین۔ افسوس ہائے افسوس

اگر یہی خوشی ہی تو اُن بیچاریون کا خدا ہی حافظ ہی۔

باپ بھائی مان بہنون نے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا کچھ بُرے کام پر مائل

ہی نہین کیا بلکہ مجبور کر چھوڑا۔ اب خوش قسمتی سے وہ بچ جائین تو اُنکی تقدیر ہے۔ ہمنے مانا کہ

وہ نہایت استقلال سے اپنی عقل کے زور سے دشمنون کے زبردست حملے رد کر رہی ہین

ہین اور شرم و حیا کا وزیر سلطان عقل کو مدد دے رہا ہی مگر کیا یہ ممکن نہین ہی کہ عقل کا بادشاہ

لڑتے لڑتے تھک جائے اور وہ باغی شیطان اُسکو قید کر لین شرم و حیا کے وزیر کو شہید

کر ڈالین اور زنگ آلود ہتھیار کو توڑ ڈالین۔ ہمنے مانا کہ ہر آدمی کے ساتھ فرشتہ بھی

ہی جو اوسکو نیک کام کی ہدایت کرتا رہتا ہی اور بُرے کام سے نفرت دلاتا ہے اور یہ

فرشتہ آدمی کو بڑی بڑی لغزشون سے بچاتا ہی مگر یاد رہے کہ وہ صرف سمجھا سکتا ہی۔

کچھ ہاتھ پکڑ لینا اُسکا کام نہین ہی۔ کیا یہ ممکن نہین ہی کہ وہ عورت جو نکاح سے مایوس ہو رہی ہی

شیطان کی میٹھی میٹھی باتون کے بھلاوے مین آکر بو کھلا جائے۔ ملہم غیبی یعنے فرشتہ ہزار

سمجھائے مگر وہ ایک نہ سنے اور جو شیطان سکھلائے وہ کر گذرے۔ خاص کر کے اُسوقت

مین کہ نفس امّارہ ایسا جاسوس گھر کا بھیدی ہو جو سوتے جاگتے ہر وقت اُسکے دل مین

[Margin notes: بیوہ ... سے ... ؛ سلطان عقل بیوائی کی لڑائی]

رہتا ہو۔ دشمنون سے ملکر اور بھی افسون پڑھتا ہو۔ مثل مشہور ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔
اے حضرات اس خطرناک پُر آشوب وقت مین کروڑون سے زیادہ عزت و آبرو کی حفاظت
نہ کرنی خدا کی دی عقل سے تدبیر نہ کرنی اور آیندہ خرابی کو سوچ کر پہلے سے پیش بندی نہ کرنی کمال
نادانی کی بات ہے۔ ہمنے مانا کہ آپ لوگ ایکطرح کی حفاظت کرتے ہین یعنے انکو پردے مین
رکھتے ہین اور یہی وجہ ہے کہ تمہاری بہن۔ بہو اور بیٹیان اپنی عزت و آبرو بچانے مین کامیاب
رہتی ہین اور جو پاکدامنی تمہاری قوم مین ہے وہ کسی اور مین نہین ہے لیکن تاہم نکاح کر دیے بغیر
کیا ہمکو بیواؤن کی طرف سے اطمینان ہو سکتا ہے نہین نہین ہرگز نہین۔ کیا کبھی کبھی
شاذ و نادر متوحش خبرین ہمکو رُلا نہین دیتی ہین کیا بُری بُری آوازین ہمارے دلپر چوٹ لگانیوالیان
گاہ گاہ ہمکو پریشان نہین کر دیتی ہین کیا یہ سچ نہین ہے کہ جب عورت اور مرد نامحرم یکجا
ہوتے ہین تو ابلیس تلبیس کرتا ہے ایلچی اور دلال بنجاتا ہے ایک کا پیغام دوسرے کو پہونچاتا ہے
ایک کی محبت کا افسون دوسرے کے دلمین پھونکتا ہے اور نفس امّارہ کو اپنا معین اور نائب بنالیتا ہے
اب کیا ہی شیطان کی بن پڑی۔ اُسکی پانچون گھی مین۔ ادھر اسنے بہکایا اُدھر نفس امّارہ جوش خروش
مین آیا اور شوق بڑھا تب اُستاد[1] شاگرد نے مل ملا کر وہ جادو بھرا اثر ڈالا کہ انسان سے عقلمند کو دم کے دم
مین بھیڑ ابنا چھوڑا۔ اور جوانی کے نشے مین دیوانگی کی جسکی دے رہی سہی عقل وہ بھی سلب کر لی۔ گویا سمند نازپر
اک اور تازیانہ ہوا الغرض عورت مرد دونون کو اپنے قبضۂ قدرت مین کر لیا۔ جدھر باگ پھیری پھر گئے اور جہان
سے موڑا مُڑ گئے درم ناخریدہ لونڈی غلام بنگئے۔ شرم ہے نہ حیا ہے دیکھو تو انگلی کے اشارے پر
لگے ناچنے ع مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست۔ خصوصاً وہ جوان جوان عورتین جو رانڈ ہین
بیوہ ہین پیاسی ہین پیاس کی شدت مین باولی ہین جنکو بھلے اور بُرے کی پروا مطلق نہین
رہی جسپر یہ طرہ ہے کہ پاک صاف پانی کی اصلا امید نہین گو تڑپتے تڑپتے مر کیون نہ جائین سہی۔
سنو۔ سنو۔ یہ عورتین ایسی مایوسی کی حالت مین پلید اور سڑے پانی کو اگرچہ زہریلا کیون نہو آب

[1] اُستاد سے مراد شیطان ہے اور شاگرد سے مراد نفس امّارہ ہے ۱۲ منہ

حیات سمجھکر خوش جان فرما لینے مین کچھ بھی تامل نہ کرینگی دیکھو دیکھو ابلیس نابکار نے کیسا سماں باندھا النساء حبالة الشیطان عورتون کو اپنا جال بناکر کیسا بڑا شکار مارا۔

اچھے بھلے نکاح ثانی کو خراب اور خراب رسم و رواج کو جو درحقیقت سم قاتل ہو شرافت کا تمغہ بناکر عورت اور مرد ہر ایک کو دوسرے کی طرف جھکا کر زنا ایسے گناہ کبیرہ مین پھنسا دیا۔ ہو ہو دین و دنیا دونون سے گئے۔ نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے۔

خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۝

مشکوٰۃ المصابیح کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبۃ و بیان العورات کی فصل ثانی مین ہو۔ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُھُمَا الشَّیْطَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد لیعنے نامحرم تنہا ہوتا ہو ساتھ کسی عورت کے تو تیسرا شیطان ہوتا ہو روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مین اسی حدیث کی شرح مین ہو۔ وَالْمَعْنٰی یَکُوْنُ الشَّیْطَانُ مَعَھُمَا وَیُھَیِّجُ شَھْوَۃَ کُلٍّ مِنْھُمَا حَتّٰی یُلْقِیَھُمَا فِی الزِّنَا ترجمہ شیطان کے تیسرے ہونیکے یعنی ہین کہ شیطان اُن دونون کے ساتھ ہوتا ہو اور دونون کی شہوت کو ابھارتا ہو یہانتک کہ زنا مین دونون کو ڈالدیتا ہو۔ مشکوٰۃ المصابیح مین اسی حدیث کے بعد ہو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ جابرؓ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مت داخل ہو تم اون عورتون پر جنکے خاوند اُنسے غائب ہون یعنے کہین باہر گئے ہون اسلیئے کہ شیطان چلتا ہو تمھارے ہر ایک کے خون کے چلنے کی جگہ (یعنے رگون مین)۔

لہ ترجمہ عورتین شیطان کی جال مین ہین ۱۲ منہ سے ترجمہ دنیا مین نقصان ہوا اور آخرت مین نقصان ہوا یہ کھلا نقصان ہے ۱۲ منہ

مرقات اور **لمعات** میں اسی حدیث کی شرح میں ہے

ای الاجنبیات التی غاب عنہن ازواجہن وتخصیص المغیبات بالذکر لشدۃ اشتیاقہن الی الوقاع وارتفاع المانع قولہ مجری الدم ای مثل الجریان فی بدنکم من حیث لا ترونہ ولا تدرونہ

ترجمہ یعنی تم اُن عورتوں پر مت داخل ہو جو نامحرم ہیں جنکے خاوند اُنسے غائب ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص کر کے خاوند غائب ہونیوالیوں کا ذکر اسلیے فرمایا کہ اُنکو ملاقات کا شوق بڑھ جاتا ہے اور کوئی منع کرنے والا نہیں ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مجری الدم کے یہ معنی ہیں کہ شیطان خون کی طرح تمھارے جسم میں ایسا چلتا ہے کہ تم اُسکو نہ دیکھتے ہو اور نہ جانتے ہو **حاصل** یہ کہ مرد کو نامحرم کسی عورت کے پاس جانا درست نہیں ہے۔ اُسکا خاوند پردیس گیا ہوا ہو اور چاہے موجود ہو کیونکہ فتنے کا احتمال دونوں میں ہے اسی لیے پہلی حدیث میں کوئی قید نہیں لگائی گئی بلکہ مطلق سب عورتوں کے لیے کہا گیا مگر اس حدیث میں خاوند غائب ہونے والیوں کی قید لگا کر اسوجہ سے زیادہ تاکید کی گئی کہ خاوند کی جدائی میں مقاربت کا اشتیاق بڑھ جانے سے اُنکی نسبت فتنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے اے ایمان والو ذرا خیال کر کے سوچو کہ حیرت کی جگہ ہے جب کہ اُن عورتوں کے لیے جنکے خاوند چھوڑ کر پردیس گئے ہیں اور کچھ روز میں آسکتے ہیں یہ اندیشہ ہو تو بیواؤں کے لیے کسقدر خوف اور خطر ہوگا جنمیں فطرتی جوش کی ہانڈی اُبال کھا رہی ہو اور خاوند کی امید مطلق نہو جنکو سنسان تنہائی کی اندھیری راتوں میں ہوائے نفسانی کا ظالم دیو آستاتا ہو جنکو نکاح بغیر بُری بُری گتیں[1] اور تباہ حالتیں آدباتی ہوں جنکو نکاح بغیر طرح طرح کے سخت اور مہلک عارضے[2] آگھیرتے ہیں جو نکاح بغیر ہر تو بیماریوں میں ہی ہوں اور جن پری بھوت پریت کے نام سے پکاری جاتی ہوں جو اپنی ہمسنوں بلکہ اور زیادہ سن والیوں کو خوشیاں مناتے چہل بازیاں کرتے دیکھ دیکھ لہلہا اُٹھتی ہوں[3] جو اپنے بھائی بہن خالہ پھوپھی اور ماموں چچا بلکہ کبھی کبھی ماں باپ کو بھی عیش و عشرت

[1] اسکا بیان دوسرے باب میں ملاحظہ ہو [2] تیسرے باب میں [3] چوتھے باب میں۔

نہین دیکھ کے رو دیتی ہون۔ ہائے افسوس اسوقت انکے دل شیطانی وسوسون سے کیسے
کیسے پلٹے نکھا رہے ہونگے۔ اور یہ بات بھی کچھ کم افسوس کے قابل نہین ہو کہ شیطان نے
انکے ساتھ انکے عزیز و اقارب کو بھی لے ڈالا۔ یعنی انکو برے کام کا مددگار بنا دیا کیونکہ ایسی
نازک حالت مین جوان بیوا اون کا نکاح نہ کرنا گویا در پردہ انکو زنا کرانیکی ترغیب دینی ہے پھر
کہین حمل رہگیا تو جھٹ پٹ چھپکے چھپکے گرانے کے لیے مستعد ہوگئے گو غریب بچہ جاندار کیون
نہو سہی اور جو پیٹ نہ گرا جیتے جی لڑکا پیدا ہوا تو اُس ناکردہ گناہ کے قتل مین دریغ نہین
گو گناہ کبیرہ اور قتل عمد کیون نہو سہی ای میرے اللہ یہ کیسی اُلٹی سمجھ کے لوگ ہین جو بھلے کو
برا اور برے کو بھلا سمجھ شیطانی بھلاوے مین جا پڑے اور اس آیہ کریمہ کے مصداق بنگئے
جو بیسوین پارے سورہ عنکبوت کے چوتھے رکوع مین تونے فرمایا ہے۔

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ

ترجمہ اور رجھایا اونکو شیطان نے اُنکے کامون پر پس روک دیا اونکو راہ سے۔ اور
تھے ہوشیار فائدہ یعنے دنیا کے کامون مین تو بڑے ہوشیار اور عقلمند بنتے تھے
ہمچو من دیگرے نیست پر شیطان کے بہکانے سے نہ بچ سکے۔ اے میرے اللہ اگر یہ
لوگ تیرا پیارا حکم مانتے بیچاری رانڈون کے نکاح کردیتے تو دین و دنیا مین
خراب کیون ہوتے۔ یہان رسوا کیون ہوتے وہان بھڑکتی ہوئی دوزخ کا عذاب
کیون چکھتے۔ کیون یہ چکھتے کیون انکی بیوائین چکھتین۔ تونے اپنے کلام مبلغ نظام
مین اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول
کی اطاعت کرو بڑی حکمت اور مصلحت سے فرمایا ہے۔ ان لوگون نے تیرا حکم نہ مانا تیرے
حبیب صلعم کی سنت چھوڑدی اُسی کا یہ نتیجہ اور خمیازہ ہو جو طرح طرح کی خرابیان۔ قسم قسم کی
رسوائیان دین و دنیا کی بربادیان انکے پیچھے پڑگئین سچ ہے فعل بد کردہ را سزا نیست
بلبل شیراز سعدی کا قول حق ہو شعر

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ۔۔۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اے میرے بھائی بہنو ذرا مہربانی کرکے جی لگا کر غور سے دیکھو تو بہت جلد تمھاری اچھی سمجھ مین آجائیگا کہ شرعاً عرفاً جبّاً اور عقلاً ہر طرح سے نکاح بیوگان کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ اُنکے نکاح سے اخلاق اور چال چلن کے درست رہنے کی اُمید اور ہونے سے بگڑ جانیکا کھٹکا ہے۔ اگر بدقسمتی سے ہماری قوم اب بھی نہ سمجھے اور ایسی گری ہو کہ کبھی سنبھل ہی نہ سکے تو حسرت کے سوا اور کیا ہو

شعر

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل ۔۔۔ کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

تاہم جمادات کی طرح چپ ہو بیٹھنا ہمکو لائق نہین ہے بلکہ اپنا فرض ادا کرنا اور خدا کی دی زبان سے کام لینا ضرور ہے

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است ۔۔۔ و گر خاموش بنشینم گناہ است

اب مین آپکو ایک دلچسپ حکایت سناؤن جسکو کتاب مرآۃ النساء سے بلفظہ نقل کرتا ہون۔

اور وہ یہ ہے۔ **حکایت (۲۰)** عظیم آباد مین ایک عورت بہت چھوٹی عمر مین بیوہ ہو گئی اُسنے ہمیشہ روزہ رکھنا اور شام کو سوکھی روٹی یا گیہون کا چوکر بھگو کر کھانا اختیار کیا دن رات قرآن شریف کی تلاوت مین مشغول رہتی۔ اسی حالت مین وہ بڈھی ہو گئی۔ سیکڑون عورتین اُسکی مرید ہوئین۔ مرتے وقت سبھون کو بُلا کر پوچھا کہ تم سچ کہو مین نے کیسی پاکدامنی اور عزت و حرمت سے اپنی زندگی کاٹی۔ سبھون نے کہا تمھارا ایسا ہونا مشکل ہے کہ کبھی کسی مرد کا مُنھ نہ دیکھا۔ ساری عمر روزہ رکھا۔ سوکھی روٹی کھائی۔ وہ بولی اب میرے دل کا حال سنو کہ جوانی سے بڑھاپے تک رات کو قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت کبھی میرے کانمین چوکیدار کی آواز آتی تو دل یہی چاہتا کہ کسی طرح سے اُسکے پاس چلی جاؤن لیکن خدا کے خوف اور دنیا کی شرم سے بچتی رہی۔ مین تم سبھون کو نصیحت کرتی ہون کہ کبھی جوان عورت بیوہ کو بے نکاح نہ رکھنا۔

اس سے معلوم ہوا کہ عورت کیسی ہی نیکبخت پرہیزگار ہو اور کیسا ہی روکھا سوکھا کھانا

کھا دے لیکن مرد کی خواہش اُسکے دل مین ضرور رہتی ہوتی تھی ۔

ہمارا دعوی نہین ہے کہ یہ مرآۃ النسا کی حکایت جو ایسی تباہی واقعی ہے ممکن ہے کہ فرضی ہو یا بجا فرضی سہی لیکن اسمین تو شک نہین کہ اصل واقعات کا خاکا اُتارا ہے اور ایک سچی تصویر کھینچکے دکھائی ہے جسکو خدا نے ذرا بھی قانون قدرت پر نظر ڈالنے کی توفیق دی ہوگی بہت جلد مان لیگا کہ ہان جوان جوان بیواؤن کی درحقیقت یہی حالت ہے بلکہ اور اس سے زیادہ نازک ہے ۔

پھر ہم دیکھتے ہین کہ اس قسم کی حکایتین جنمین آپسمین بہت تھوڑا فرق ہے کثرت کے ساتھ بطریق تواتر کے سنائی دیتی ہین ۔ اور اسوقت ہمکو یقین کرنا پڑتا ہے کہ کسی نہ کسی جگہ پر ایسا واقعہ ضرور گذرا ہے ۔ اور ممکن ہے کہ مختلف مقامات مین مختلف واقعے گذرے ہون ۔

منجملہ ان حکایتون کے جو ہمنے سنے ہین ایک وہ حکایت ہے جسکو جناب شیخ نصیر الدین صاحب تعلقدار و رئیس اعظم موابہ ضلع الہ آباد نے ہمسے بیان کیا اور اُنسے اُنکے ایک دوست نے جو غالباً سادات بارہا سے تھے اکبرآباد مین ذکر کیا کہ اُنکی پھوپھی نہایت کمسنی مین بیوہ ہوگئین اُنکے دادا یعنے بیوہ کے والد نے بیوہ کی دلداری کے لیے گھر کا کاروبار سب اُنکے ہاتھ مین دیا۔ بہت دن نہ گذرنے پائے کہ باپ نے بھی انتقال کیا مگر اندرونی اختیارات سب بدستور اُنھین کو مسلم رہے ۔ اسی حالت مین وہ بڈھی ہوگئین۔ مرتے وقت اُنھون نے سارے خاندان اور برادری کے لوگون کو جمع کرکے کہا مین ایک بات کہنے والی ہون اگر تم لوگ قبول کرنیکا اقرار کرو تو کہون چونکہ وہ بہت عزت اور تعظیم کی نظر سے دیکھی جاتی تھین سب لوگون نے منظور کرلیا تب اُنھون نے کہا تمکو معلوم ہے کہ مین کمسنی مین بیوہ ہوئی اور میرے باپ نے گھر کے تمام اختیارات مجھکو دیے تمام گھر کا افسر بنایا۔ مجھکو کسی چیز کی کمی نہ تھی ۔ میرے ہاتھ کا اُٹھایا

سب پاتے تھے بظاہر تو مین تلوگون کی نظر مین بڑے عیش و آرام مین دکھائی دیتی تھی مگر آہ جو میرے دل پر ہو رہا تھا اسکی خبر کسیکو مطلق نتھی سنئے دن بھر تو مین گھر کے کام کاج مین پھنسی رہتی شب کو جب چارپائی پر جاتی اسوقت نہ پوچھو میرے دل پر کیسے کیسے واسد خیالات گذرتے۔ ایکرات کا واقعہ ہے مین کوٹھے پر لیٹی ہوئی تھی اور ایک چوکیدار کی آواز میرے کان مین پونہچی۔ مین نہین سمجھتی ہون کہ کسطرح کی بیتابی مجھپر طاری ہوئی یہی جی مین آیا کہ کود پڑون اور جاکے لپٹ جاؤن۔ زینے تک گئی اور پھر خدا جانے کیا سمجھ کے لوٹ آئی۔ پھر جو کان مین چوکیدار کی آواز پونہچی وہی کیفیت گذری تیسری آواز مین ضبط نہوسکا نیچے اُتر گئی دہلیز مین پونہچی قریب تھا کہ کنڈی کھولون اور نکل کھڑی ہون دفعتہً خدا کی رحمت شامل حال ہوئی۔ مین جھجھک گئی خدا کا خوف مجھپر چھا گیا۔ ساتھ ہی بھائیونکی ناک کٹنے کا خیال دل مین آیا۔ رک رہی اور اپنی جگہہ پر پلٹ آئی۔ اسکے بعد اُس بڈھی بیوہ نے کہا مین اپنا حال بیان کر چکی اب تم سے اِس بات پر عہد لینا چاہتی ہون کہ جب کبھی کوئی جوان عورت بیوہ ہوجاے تو اسکو مت بٹھلا رکھو۔ بلا تامل عقد کر دو،، تمام لوگون نے عہد کیا۔ قلم دوات کاغذ منگا کر معاہدہ لکھا۔ سب کے دستخط ہوئے۔ اُسوقت سے ہمارے خاندان مین عقد بیوگان کا رواج ہوگیا اور اب بھی رائج ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ ہمکو کئی طریقون سے روایت پونہچی ہے کہ عمر بن الخطاب ایک رات مدینے کا گشت کرنے نکلے اور وہ اکثر گشت کرنے نکلا کرتے تھے ناگاہ عرب کی عورتون سے ایک عورت اپنے گھر کا دروازہ بند کیے یہ اشعار پڑھ رہی تھی

تطاول ھذا اللیل تسری کواکبه آج کی رات بڑھ گئی ہے ستارے سیر کر رہے ہین	وارقنی ان لا ضجیعًا الاعبه اور جگا رکھا ہے مجکو اس امر نے کہ پاس کوئی لیٹنے والا نہین ہے جس سے مین کھیل کرتی
فواللہ لولا اللہ تخشی عواقبه قسم ہے خدا کی اگر اُسکے نتایج کا خدا سے خوف نہوتا	لزحزح من ھذا السریر جوانبه تو اس چارپائی کی چولین ہل رہی ہوتین

و لکننی اخشی رقیبا موکلا	بانفسنا لا یفتر الدھر کاتبه
لیکن مین ڈرتی ہون اُس نگہبان[1] سے جو موکل ہی	ہماری جانون پر اور نہین تھکتا اُس خدا کے کاتب[2] کو
مخافة ربی والحیاء یصدنی	واکرم بعلی ان تنال مراتبه
ڈر ہے اپنے پروردگار کا اور حیا مجکو روک رہی ہی	اور مین اپنے خاوند کی بزرگی کرتی ہون کہ اُسکے مرتبہ کو برائی اور نقصان نہ پہنچے

یہ سنکے حضرت عمر نے اپنے افسرون کو جو لڑائی پر تھے حکم لکھا کہ چار مہینے سے زیادہ باہر نہ روکا جاے یعنی چار چار مہینے پر ہر شخص کو رخصت دیدی جایا کرے -

نیز تاریخ الخلفاء مین ہی - ابن جریج کہتے ہین مجکو ایسے شخص نے جسکی سچائی کی مین تصدیق کرتا ہون خبر دی ہی کہ حضرت عمرؓ گشت کر رہے تھے اتنے مین ایک عورت کو سنا کہہ رہی تھی

تطاول ھذا اللیل واسود جانبه	وارقنی ان لا خلیل الاعبه
آج کی رات بڑھگئی ہی اور رات کا دامن سیاہ ہو رہا ہی	اور جگا رکھا ہی مجکو اس امر نے کہ دوست نہین جس سے مین ملاعبت کرتی
فلولا حذار اللہ لا شئ مثله	لزحزح من ھذا السریر جوانبه
پس اگر خدا کا خوف نہوتا جسکے برابر کوئی چیز نہین ہی	تو اس چارپائی کی پٹیان ہل رہی ہوتین

اُس عورت سے حضرت عمرؓ نے پوچھا "تیرا کیا حال ہی" بولی "حضور نے میرے خاوند کو کئی مہینے سے لڑائی پر بھیجدیا ہی اور مین اُسکی مشتاق ہوئی ہون" فرمایا "کیا تو نے کچھ بُری بات کا قصد کیا ہی" عرض کیا "معاذ اللہ" (یعنی ایسا نہین ہی) فرمایا "اچھا تو اپنے نفس کو قابو مین رکھ - تیرے خاوند کے پاس قاصد جاتا ہی" یہ کہا اور اُسکے خاوند کے پاس قاصد بھیجدیا (یعنی اُسکو بلا بھیجا) پھر اُم المؤمنین حفصہ[3] رضہ کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا مین تم سے ایک ایسی بات پوچھنے والا ہون جسنے مجھے سخت پریشان کر

---

[1] نگہبان سے کرام کاتبین مراد ہین ۱۲ منہ [2] خدا کے کاتب سے وہی کرام کاتبین مراد ہین ۱۲ منہ [3] یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہین اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی جیسا کہ نوین باب مین آتا ہی ۱۲ منہ

رکھا ہے - اُس پریشانی کو تم مجھسے وفع کرو - یہ بتاؤ کہ عورت کتنے دنون مین اپنے خاوند کی زیادہ مشتاق ہوتی ہے - حضرت حفصہ نے اپنا سر جھکا لیا - اور شرما گئین - حضرت عمر نے کہا فان اللہ لا یستحیی من الحق اللہ حق بات سے نہین شرم کرتا ہے - تب حضرت حفصہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تین مہینے اور نہین تو چار مہینے - حضرت عمر نے حکم لکھ بھیجا کہ چار مہینے سے زیادہ فوجین نہ روکی جایا کرین۱ یعنی چار چار مہینے پر رخصت دیدی جایا کرے -

یہ عبرت کی جگہ ہے جبکہ خاوند والیون کو صرف تھوڑے دن کی جدائی مین یہ قدرتی جوش اسطرح بیچین کر دیتا ہے تو اس ابدی جدائی مین کم سن اور نوجوان بیواؤن کا خدا جانے کیا بُرا حال ہوگا - پھر حضرت عمر کو دیکھیے صرف ایک عورت کا جوش اور پاک جوش دیکھکر کسقدر گھبرا گئے اور اسپر دوسری عورتون کا قیاس کر کے حکم عام ناطق کر دیا کہ کسی عورت کا خاوند چار مہینے سے زیادہ لڑائی پر نہ روکا جائے - غور کیجیے لڑائی کی حالت کیسی نازک اور خطرناک ہوتی ہے اُس حالت مین بھی حضرت عمر عورتون کی ہمدردی نہ بھولے - عورتون کی مصلحت کو لڑائی کی مصلحت پر بھی مقدم رکھا اور ہم ہین کہ عورتون کی مصلحت جانتے ہی نہین کس کو کہتے ہین - تیل ڈال کے کان مین بیٹھے رہے - خبر ہی نہین کہ دنیا مین ہوتا کیا ہے۲ ع

ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بہ کجا

چھٹا باب اِس بیان مین کہ بیواؤن کا نکاح نہونے سے کتنے اور کس کس قسم کے ظلم ہوتے ہین ونیز ظالمون کی مذمت اور ظالمون کے عذاب ہین

ظلم کچھ اسی کا نام نہین ہے کہ مارے پیٹے اور کسی کا مال چھین لے - ظلم کے بہت سے اقسام ہین - حق دار کا حق نہ دینا یہ بھی ظلم ہے جیسے نکاح بیواؤن کا حق ہے - اور اس حق کو اُنکے ولی یعنے باپ اور باپ نہو تو بھائی اور چچا وغیرہ دبوچے بیٹھے ہین

۱ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے برکت دی اور ہر طرح سے مدد فرمائی ۱۲ منہ ۲ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ادبار چھا گیا بُرا اور دین و دنیا دونون ہم خراب ہوئے ۱۲ منہ -

اور دیتے کا نام نہین لیتے حق دار کا حق دینے سے منع کرنا اور اُسکے ملنے حق مین رخنہ ڈالنا یہ
بھی ظلم ہے یہ ظلم وہ عزیز و اقارب اور سب برادری کے لوگ کر رہے ہین جو بیواؤن کا نکاح
نہین کرنے دیتے ـ بیوہ بیچاریان تنگ ہو رہی لا ولد اور بھی بہکا رہے ہین ـ حق دار کا حق
نہ ملنے سے خوش ہونا یہ بھی ظلم ہے ـ یہ ظلم نہ عورت مرد سب کر رہے ہین جو رانڈون کا
نکاح نہونے سے .. دکھی رہتے ہین اور اُن کے سرپرستون کو فہمایش نہین کرتے جسکی وہ
وہ طاقت رکھتے ہین ـ تندرست آدمی کو بیماریون مین جکڑ دینا ـ یہ بھی ظلم ہے ـ پھر بیماری
بڑھا دینا اور بیمار کی دوا نہونے دینا اور بھی ظلم بالائی ظلم ہے ـ یہ دونون قسم کا ظلم بیوہ کے مان
باپ اور دوسرے گھر والے کر رہے ہین اور یہ اس طرح پر کہ نکاح نہونے سے
تو اُن بیوائین نہایت سخت عارضون مین جنکا بیان تیسرے باب مین
گذر چکا گرفتار ہو جاتی ہین اور جب کہ بیمار ہونے سے پہلے وارثون نے اُن کا نکاح
نکر دیا تو اُن کو بیماری مین ڈالنے والے یہی حضرات ہوئے ـ اور جب بیمار ہونے پر
بھی نہ کیا اور نہ کرنے دیا تو بیماری بڑھانے والے اور دوا علاج سے روکنے والے بھی
یہی حضرات ہوئے ـ آہ اِن غریبون کو دائم المرض بنا رکھنے اور مہلک سے مہلک عارضون
مین ڈال کے بیگناہون کی جان لینے سے خدا جانے وارثون کو کیا ملجاتا ہے میرے
نزدیک یہ گناہ بے لذت ناحق کا ظلم بے چھری کے ذبح کرنا اور چھپا خون اسی کو
کہتے ہین کسی بیگناہ کو آسیب اور خبیث کے نام سے بدنام کرنا یہ بھی ظلم ہے ـ اور
یہ ظلم بھی بیواؤن پر کیا جاتا ہے جسکا بیان چوتھے باب مین گذرا کسیکو گنہگار کرنا یہ بھی ظلم ہی او
یہ ظلم بھی بیواؤن پر ہو رہا ہے اور ظلم کرنے والے وہی ناعاقبت اندیش باپ بھائی اور
سب کنبے والے ہین ـ اسکی تفصیل مختصر طور پر یون سنئے کیا مرد اور کیا عورتین
سب مین ایک طرح کا قدرتی جوش خدا نے پیدا کیا ہے ـ یہ وہی جوش ہے
جو ایک کو دوسرے کی طرف مائل کر رہا ہے اور یہ جوش اُن بدقسمت بیواؤن مین بڑا

اثر پیدا کر سکتا ہی جو حلال طریقے پر بالکل نا اُمید کردی گئی ہین پیدا کر سکتا کیسا بعض
بعض کی بنسبت کبھی کبھی ناگوار خبرین بھی سُنائی دیتی ہین - یہ سب جانتے ہین کہ رانڈون کا
نکاح نہ کرنا گویا رانڈون کو گنہگار کرنا ہی گنہگار کرنا کیا گنہگار کرنے کے درپے ہونا ہی
اپنی جان کو گناہ مین ڈالنا یہ بھی ظلم ہی - اور یہ وہ لوگ ہین جو بیواؤن کے نکاح کو جو
قرآن وحدیث کے موافق ہی معیوب اور حقیر سمجھکے اپنی جان کو سخت گنہگار کر لیتے ہین
جسمین ایمان تک جانے کا کھٹکا ہی - اور خود بیوائین بھی اسمین داخل ہین جو نکاح نکرنے
سے اپنے کو خطرناک حالت مین رکھین - نکاح کو بُرا سمجھین اور جو نصیحت کرے اُسکے اُسی کو
کوسین - پھر خدانخواستہ اگر کسی بیوہ نے اپنا مُنھ کالا کر لیا تو اور بھی بڑے ظلم کی بات ہی
اور خاص کر کے اُسوقت مین کہ حمل رہجاے اور جاندار حمل گرانے سے بیگناہ بچے
کا خون کیا جاے جسکو نوین قسم کا ظلم کہنا چاہیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
مین نقصان ڈالنا حضرت صلعم کی دلی تمنا کا خون کرنا یہ بھی ظلم ہے - اس اجمال کی
تفصیل یہ ہے کہ حضرت صلعم کی دلی تمنا ہے کہ آپ کی امت بڑھے جسکا بیان
انشاء اللہ دوسرے حصے کے پہلے باب کی پہلی فصل اولاد کے دوسرے نفع مین آئیگا
اور مسلمان بیواؤن کا نکاح نہ کرنا درحقیقت حضرت صلعم کی امت مین نقصان ڈالنا اور
آپ کی دلی تمنا کا خون کرنا ہی - اس ظلم مین جو معاذ اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
ہو رہا ہی بیوہ نکاح نہ کرنے والیان اور وارث نکاح نکر دینے والے دونون شریک ہین
مربی اور وارث لوگ تو طرح طرح کے ظلم کر رہے ہین لیکن وہ لوگ بھی کچھ کم ظالم
نہین ہین جو صراحۃً یا کنایۃً عار دلادلا کے اور بھی نیش زنی کرنے پر طیار رہین یا صرف
دل ہی سے بُرا سمجھنے پر کفایت کر لیتے ہین اور جو کوشش اُنکے اختیار مین ہے
اُسمین دریغ اور بخل کو دخل دے رہے ہین سچ پوچھو تو ہم لوگ بڑے ظالم ہین جو ہزار
دس ہزار نہین تقریباً پچیس ۲۵ لاکھ اپنی ہمجنس نیم جانون کے حق کی گردن پر ظلم

کی چھری پھیر رہے ہین - ارے ڈرو - خدا سے ڈرو منتقم حقیقی سے ڈرو - آخر ایک روز مرنا ضرور ہوگا کل قیامت کے دن بے بس ہوکے عادل مطلق کی عدالت مین جانا ضرور ہی جہان کوئی یار ہوگا نہ مددگار ہوگا - اُسوقت بازپرس ہوگا ہیچ بتاؤ کیا تمھارا جواب ہوگا کچھ تو عذر نہ بن پڑیگا - پھر کیا ہوگا عذاب پر عذاب ہوگا - جہنم سیاہ ہوگی جسمین طرح طرح کے سخت عذاب ہون گے اور ظالم ہونگے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ بُرے کام کا بدلا بُرا ہوتا ہے - ہان پانچ روز کی زندگی مین جو چاہو کرلو - آخر کب تک **شعر**

اے زبردست زیردست آزار	گرم تاکے بماند این بازار
اے جبر منئی جیردتّ کے آجار دِ وِ نیا	گرم کب تک رہے تو ری یہ باجریا

حق سبحانہ وتعالی اپنے کلام پاک مین فرماتا ہی اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ **ترجمہ** خبردار ہو ظالمونپر خدا کی مار ہی - اور تیرھوین پارے سورہ ابراہیم کے ساتوین رکوع مین فرماتا ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ج وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ **ترجمہ** اور مت خیال کرکہ اللہ اُن کامون سے بیخبر ہی جو ظالم لوگ کرتے ہین - اُنکو تو صرف اُسدن تک چھوڑے رکھتا ہی جسدن آنکھین اوپر کھلی رہجائینگی - وہ اپنے سر اوپر اُٹھائے دوڑ رہے ہونگے اُنکی آنکھین اُنکی طرف نہ پھرتی ہونگی اور اُنکے دل گھبرائے ہونگے **ف** قیامت کے روز آسمان کے دروازے کھلینگے فرشتے اُترکے گنہگارون کو پکڑکے عذاب کرنے لگینگے اُس حول مین سبکی آنکھین اوپر لگجائینگی اور کسیکو دیکھنے کی فرصت نہوگی - صحیح مسلم جلد ثانی کتاب البر والصلۃ والادب باب تحریم الظلم مین ابو موسیٰ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ **ترجمہ** بیشبہہ اللہ بزرگ غالب ظالم کو مہلت دیے رہتا ہی پھر جسوقت اسکو پکڑ لیتا ہی نہیں چھوڑتا ہی صحیح مسلم کے اسی باب مین جابر بن عبداللہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** ڈرو ظلم کرنیسے کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیون کا سبب ہوگا صحیح بخاری جلد اول ابواب المظالم مین عبداللہ بن عمر سے

حدیث میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ظلم قیامت
کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا صحیح بخاری کے اسی باب میں ابن عباسؓ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ
ترجمہ ڈر تو مظلوم کی بددعا سے کیونکہ اسکے اور اللہ کے درمیان میں کوئی پردہ نہیں ہے
فائدہ یعنی مظلوم کی بددعا بہت جلد قبول ہوجاتی ہے ۱۲ منہ

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از در حق بہر استقبال می آید

دیکھو ہماری ذلت اور خواریاں عزت اور سلطنت کی بربادیاں اور دین و دنیا
کی تباہیاں جو ہمارے پاؤں دھو کے ہم مسلمانوں کے پیچھے پڑ گئیں کچھ عجب نہیں کہ اسکا سبب یتیم بچیوں
کی آنکھوں اور آہوں کے شعلے ہوں اور سچ پوچھو تو ہمارے ہی اعمال میں جو اللہ و رسول صلعم
کی اطاعت نہ کی قومی ہمدردی کی عزت نہ کی رانڈوں کی حرمت نہ کی۔ اور انکے نکاح
کی خبر نہ لی جو ہمارا فرض تھا۔

صحیح بخاری الوا باب المظالم میں انسؓ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا نَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهٗ ظَالِمًا
فَقَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ ترجمہ تو اپنے ظالم بھائی[1] کی بھی مدد کر اور مظلوم بھائی کی بھی
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی تو مدد ہم کر سکتے ہیں لیکن ظالم کی کیسے
مدد کریں۔ آپ نے فرمایا اس کے دونوں ہاتھ کے اوپر پکڑ لے فائدہ
یعنی ظلم نہ کرنے دے کیونکہ ظلم کرنے سے ظالم ظلم کے سخت وبال میں
پڑ جاتا ہے۔ پس ظالم کو ظلم سے روکنا ہی اسکی مدد کرنی ہے
اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ہم سب مسلمانوں کو لازم ہے کہ
مظلوم بیوہ اُن کی مدد کریں بیوہ اُن کی مدد تو ظاہر ہے کہ کوشش کرکے اس

[1] بھائی — نبی بھائی میں مسلمان مرد اور عورت دونوں مراد ہیں ۱۲ منہ

دائمی رنڈاپے کی سخت ناگوار قید سے وہ بچائی جائین۔ آزادی کے ساتھ انکے نکاح کرا دیے جائین اور اون کے ظالم والی وارثون اور سب کُنبے والون کی یہ مدد کیجائے کہ وہ بیوہ اون پر ظلم کرنے نپائین۔ یعنی انکو رنڈاپے کی زنجیرون مین جکڑے نہ رکھنے پائین تاکہ ظلم کے سخت ترین وبال سے دونون جہانمین محفوظ رہین فتح الباری کی پانچوین جلد اسی حدیث کی شرح مین ہو قوله فقال تأخذ فوق يديه كنّى بِهِ عَن كفّه عن الظلم بالفعل ان لم يكف بالقول وعبّر بالفوقية اشارة الى الاخذ بالاستعلاء والقوة وفي رواية معاذ عن حميد عند الاسماعيلي فقال يكفه عن الظلم فذاك نصره اياه ترجمہ انس سے جو یہ روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "در کہ اُسکے دونون ہاتھ کے اوپر پکڑ لے۔" اس سے حضرت صلعم نے اسطرف اشارہ کیا کہ اگر ظالم کہنے سے نہ مانے تو ہاتھ سے روکا جائے اور حضرت نے جو "اوپر" کا لفظ فرمایا۔ اس سے اس طرف اشارہ فرمایا کہ غلبے اور طاقت کے ساتھ روکا جائے۔ یعنی بالجبر اور اسماعیلی کے نزدیک معاذ سے روایت ہو اور معاذ نے حمید سے روایت کی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ظالم کو ظلم سے روکے پس یہی ظالم کی مدد کرنی ہو نیز فتح الباری مین ہو قال البيهقي معناه ان الظالم مظلوم في نفسه فيدخل فيه ردع المرء عن ظلمه لنفسه حسًّا ومعنًى فلو رأى انسانا يريد ان يجبّ نفسه لظنه ان ذلك يزيل مفسدة طلبه الزنا مثلا منعه من ذلك وكان ذلك نصرا له واتحد في هذه الصورة الظالم والمظلوم ترجمہ بیہقی نے کہا اسکے معنی یہ ہین کہ ظالم اپنی جان پر خود ظلم کیا گیا ہو۔ پس ظالم کی مدد مین یہ داخل ہو کہ انسان اپنی جان پر ظاہری اور باطنی ظلم کرنے سے روکا جائے مثلاً اگر کسی کو دیکھے کہ اس گمان سے کہ بدھیا ہونا زنا کے فساد کو دفع کردیگا آپ کو بدھیا کر رہا ہو تو اسکو بدھیا ہونے سے روکے۔ یہی روکنا اُسکی مدد کرنی ہے۔ اس صورت مین ظالم اور مظلوم دونون ایک ہین **فائدہ** یعنی جو شخص آپ کو بدھیا کر رہا ہو ظالم بھی ہو اور مظلوم بھی۔ ظالم اسوجہ سے کہ ظلم کر رہا ہے اور مظلوم اسوجہ سے کہ

ظلم اُنھی کی جان پر ہو رہا ہی - اسیطرح جو بیوائین جوان ہین رنڈاپے کے باعث طرح طرح کی تکلیفین اُٹھاتی ہین سختیان جھیلتی ہین اور سخت سخت امراض مین مبتلا ہو جاتی ہین وہ ظالم بھی ہین اور مظلوم بھی ہین خود آپ اپنی جان پر ظلم کر رہی ہین - اُنکی مدد کرنی چاہیے اور اُنکی مدد یہ ہی کہ اُنکے نکاح کرا دیے جائین نیز فتح الباری مین صحیح بخاری کے قول "باب نصر المظلوم" کی شرح مین ہی هو فرض كفايةٍ وهو عام فی المظلومين وكذلك الناصرين ترجمہ مظلوم کی مدد کرنی فرض کفایہ ہی اور یہ عام ہی تمام مظلومون مین اور اسیطرح مدد کرنیوالون مین یعنی ہر مظلوم کی مدد کرنا فرض کفایہ ہی اور تمام لوگون پر فرض کفایہ ہی ف جب کہ ہر مظلوم کی مدد فرض کفایہ ہوئی تو بیواؤنکی مدد جو غایت درجے کی مظلوم ہین ظلم کے شکنجے مین جکڑی ہوئی ہین رنڈاپے کی قید مین پڑی سسک رہی ہین بدرجہ اولیٰ فرض کفایہ ہوگی اور تمام لوگون پر فرض کفایہ ہوگی اور ہرگاہ کہ تقریباً پچیس لاکھ مظلوم بیوائین قریب قریب ساری ہندوستان مین پڑی آہ و زاری کر رہی ہین تو ہر جگہ کے رہنے والون پر اُنکی مدد کرنی فرض ہوگی اور چند اشخاص کی کوشش تمام لوگون کے سر سے فرض کفایہ کو ساقط نہین کر سکتی جبتک اتنی کوشش کرنیوالے نہ پیدا ہو جائین کہ مظلوم بیوائین اپنے ظالمون کے ظلم سے بچ سکین پھر خاص کر کے اُن لوگون پر جو بیوہ کا نکاح کرا دینے کی قدرت رکھتے ہین فرض عین ہونا کچھ تعجب کی بات نہین ہی بلکہ ایک معنی کر کے جسکو ہم آٹھوین باب کے آخر مین ذکر کرینگے ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض عین ہی - حضرات مولانا شاہ رفیع الدین قدس سرہ اپنے رسالہ "تاکید نکاح بیوگان" مین بیواؤن کے نکاح سے مخالفت کرنے پر تحریر فرماتے ہین "این ظلمی ست صریح و حرامی ست قبیح کہ منتج بسیار از گناہان ست ولهذا در قرآن شریف حق تعالیٰ ازین مخالفت منع فرمودہ و این را بوجوہ عدیدہ مبین ساختہ" ترجمہ یہ یعنی بیوہ کے نکاح سے مخالفت کرنا ظلم صریح ہی اور حرام قبیح جو بہت سے گناہونکو پیدا کر دیتا ہی اسیلیے قرآن شریف مین حق تعالیٰ نے اس مخالفت کو منع فرمایا ہی اور اسی منع کو متعدد طریقون سے بیان فرمایا ہی نیز رسالہ موصوف مین ہی "و خوف آنکہ مردم در غیبت بدگویند و در طعن نمایند پس ازین خوف این ظلم را گوارا کردن سخت ترین خلل ہای ایمان ست" ترجمہ اور یہ خوف کہ لوگ پیٹھ پیچھے بُرا کہینگے اور طعنے دینگے

لیکن اس خوف سے اس ظلم کو گوارا کرنا سخت ترین خلل ایمان کا ہی حضرت بیوہ ہاری بے انصافی تو کفار مکہ سے بھی بڑھ گئی ۔ حکایت جاہلیت کے زمانے مین دستور تھا جب کوئی عورت بیوہ ہو جاتی تو خاوند کا وارث ایک چادر لیکر فوراً بیوہ پر ڈال دیتا اور کہتا کہ مین جسطرح مال و اسباب کا وارث ہون اسیطرح اس بیوہ کا بھی وارث ہون پھر اوسکو اختیار ہوتا کہ بیوہ کو خود اپنے ساتھ بیاہ لیتا اور مہر کچھ نہ دیتا یا کسی اور شخص کو بیاہ دیتا اور مہر اپنے تصرف مین لاتا یا سرے سے اسکا عقد ہی نکرتا نہ خود کرتا اور نہ کسی سے کرنے دیتا ۔ جب بیوہ مرجاتی تو اسکا سارا ترکہ اپنے قبضے مین کر لیتا ۔ اگر وارث کے چادر ڈالنے سے پہلے بیوہ جلدی سے نکل کر اپنے گھر چلی جاتی تو پھر کیا تھا خود مختار ہو جاتی ۔ ترکہ بھی لیجاتی اور جس سے چاہتی نکاح کر لیتی ۔ ان سب صورتون مین صرف ایک ہی صورت نکلی جسمین وہ نکاح سے محروم رہتی جب کفار کی دیکھا دیکھی بعض مسلمانون نے بھی یہی چال چلنے کا ارادہ کیا تو اللہ پاک نے چوتھے پارے سورۂ نساء کے تیسرے رکوع مین ارشاد فرمایا ۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْهًا ۔ ترجمہ ۔ ای ایمان والو تمکو نہین جائز ہی کہ تم عورتون کے زبردستی وارث بن جاؤ ۔ ہاے خدا کا حکم ماننے مین مشرکین مکہ کے بھی ہمنے دانت کھٹے کر دیے وہ تو صرف ایک ہی صورت مین نکاح نکرتے اور ہم شیطانی بہلاوے مین پڑکے یکقلم موقوف کر بیٹھے ۔ اچھا ۔

دنیا مین نہین تو عقبیٰ مین ستمگر	اللہ کے آگے تری فریاد کرینگے

ہمکو نہایت سخت الجھن ہوتی ہی جب ان خستہ جگر رانڈون کی دردناک حالت پر غور کرتے ہین کہ آخر ان بدنصیبون نے کون ایسا بڑی سے بڑا گناہ کیا ہی جسکی سزا مین صدہا مصائب و صعوبات کی زنجیر و نمین جکڑ دی گئی ہین اور ہمیشہ کے لیے جکڑ دی گئی ہین تو بڑا کیا کوئی چھوٹا سا بھی گناہ (شاید وارثون کو معلوم ہو) میری سمجھ مین نہین آتا اور گور غریبان پر جو سسکتے زمین کی پیوند ہو گئی ہین اگر تمھارا گذر ہو تو ہر جوان بیوہ کی قبر سے تمکو درد انگیز لہجے مین سنائی دیگا ۔

بلوح تربت من یافتند از غیب تحریرے	کہ این مقتول را جز بیگناہی نیست تقصیرے

پھر اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہی کہ اس ظلم سی گناہ ہونیکا بوجھ لادلینے کے سوا کچھ ظالمون کو پلے بھی تو نہین پڑتا ہی اور ظلم تو اس قسم کے ہوتے ہین جن مین دنیا کے فائدے مدنظر رہا کرتے ہین

اگر یہ سنئے اندازکا اثرالاظلم ہے جسمین مظلوم تباہ ہو جاتا ہے اور ظالم کے ہاتھ کچھ بھی نہ آنے بلکہ اور کچھ اپنی گرہ سے دینا پڑے - اگرچہ شاذ و نادر بعض بعضون کو زر زمین کی بیہودہ حرص بھی آگھیرتی ہے لیکن اکثر وہ حضرات ہین جنکو چار نا چار بیواؤن کا بار اپنے ذمے لینا پڑتا ہے - وہ دام دان یہ نفقہ اپنے ماتھے لیتے ہین سب طرح کا نقصان گوارا کرتے ہین مگر افسوس کہ مردم آزاری سے باز نہین رہ سکتے - وہ مردم آزاری مین کچھ ایسا مزہ پا گئے ہین کہ اس ظلم کو ظلم نہین اپنی روحانی غذا سمجھتے ہین جسکے بغیر زندگی کو بدتر از موت بتاتے ہین - کوئی کیسا ہی سمجھائے وہ مانتے ہی نہین - انھین اپنی جان دے دینی منظور ہے پر کیا کرین مجبور ہین بیواؤن کا سکھ انکو بھاتا ہی نہین - بیواؤن کا سکھ دیکھتے سے آنکھون مین اندھیرا چھا جاتا ہے اور دلون پر انکے کالے لوٹ جاتے ہین - قابیل ایک خون کرنے سے اب تک نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے - ضحاک کچھ محدود خون کرنے سے اب تک ظالم کے نام سے مشہور ہے - مگر ہمنے وہ غضب جادو سیکھا ہے کہ دوستی کے بھیس مین لاکھون خون کر رہے ہین اور کوئی ہمکو نہ ظالم سمجھتا ہے نہ ہمارے ظلم کو ظلم کہتا ہے - ہمارے ظلم محبت اور ہمدردی کے پردے مین ایسے چھپے ہین کہ انکو خود بیوائین بھی جو مظلوم ہین نہین سمجھ سکتین - اور سمجھین بھی تو خون جگر پی کر رہجانا انکا فرض ہے - چون کرنیکی مجال نہین ہم ظلم کرتے ہین وہ صدقے ہو جاتی ہین - ہان جب تک وہ زندگی کی دنیا مین ہین یہ حسرت بھرا شعر جو انکی واقعی حالت کی سچی تصویر کھینچ رہا ہے اپنے دل ہی دل مین پڑھ لیا کرتی ہین

تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے	گھٹ کے مرجاؤن یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

افسوس کہ اس ظلم کرنے مین ہم چھوٹے بڑے سب ایک ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر چل رہے ہین اور یہی وجہ ہے کہ ایک کا عیب دوسرے کی نظر مین ہنر دکھائی دیتا ہے - ایک چور ہے تو دوسرا پردہ پوشی کرتا ہے - اگر کوئی سمجھ بھی گیا تو سمجھا نہین سکتا - اور سمجھائے بھی تو اسکی کوئی سنتا ہی نہین بلکہ اور اسکو مجنون بنا کے آوازے کستے ہین پھر زیادہ افسوس کے قابل یہ بات ہے کہ یہ ساری خرابیان زیادہ تر انھی لوگون کے ہاتھ سے وقوع مین آتی ہین جو یگانگیت اور

سد پرستی کا دم بھرتے ہین - سچ ہے بُجھنے وقت اچنبہ - بیگانون سے بدتر ہوجاتے ہین بیگانونکو رحم آجاتا ہے - اُنکے رسول کل پڑھتے ہین اور ہدایت تک نہین کرتے -

ہابیل کو کسنے قتل کیا - اُسکے بھائی قابیل نے - حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیاری اولاد کو کسنے شہید کیا - آپ ہی کا کلمہ پڑھنے والون نے -

میرے شریف بھائی بہنو - مہربانی کرکے ترس کھاکے ذرا غور کی نگاہ سے دیکھو تمہاری بہنون اور بیٹون پر کیا کیا ظلم نہین کیے جاتے ہین - اُنپر وہ ظلم کیے جاتے ہین جنکو ہم شروع کتاب سے ابتک برابر روتے آتے ہین تب بھی ہمکو تسلیم ہے کہ کافی طور پر بیان کرنے سے ہم عاجز ہین - حضرات کافی طور پر بیان کرنا کیسا ہمارے قلم کو اتنی بھی طاقت نہین ہے جو اُسکا عشر عشیر تو لکھ سکے -

صاحبو - ایک لمحے کے لیے ذرا بیچارے قلم پر نظر ڈالو - بیواؤن کی ہمدردی مین اُسکو بھی کیسے کیسے کاری زخم نہین کھانے پڑتے ہین - اُسکی بوٹیان تکے تکے اڑا ئی جاتی ہین اُسکا کلیجہ پھاڑا جاتا ہے اور سر کاٹا جاتا ہے مگر واہ ری ہمدردی یہ تجھی مین کرامات ہے کہ جون جون قلم تراشا جاتا ہے وہ دون دون اور تازہ دم ہوتا آتا ہے - ہائے غضب ہماری ہمدردی مین غیر جنس اور غیر ذی روح قلم سرگرمی کرے - مارا جائے تب بھی مردانہ وار ہمت نہ ہارے اور ہم ذی روح کیا ذی عقل ہوکر اپنے بائین ہاتھ پر نہ ترس کھائین - - اب ہمکو لازم ہوا کہ اس نہایت ضروری چیز کو جمادات سے سیکھین سہ

مرد باید کہ گیرد اندر گوش	ور نبشت است پند بر دیوار

اچھا اب اگلے باب مین دیکھو وہ بیجان قلم کسطرح تمکو ہمدردی کی طرف بلا رہا ہے -

ساتوان باب رانڈون کے عقد مین خدا کی نہایت کمزور مخلوق سے ہمدردی ہونے اور ہمدردی کرنے والون کی فضیلت اور ثواب مین

حضرات - یہ ظلم اور بے اعتنائی کب تک - یہ سرد مہری اور بے پروائی کب تک بھولا ہے تو جا نو - تو اب تو آنکھین کھولو ہوش مین آؤ اور بیچاری رانڈون کی جان پر بلکہ درحقیقت اپنی ہی جان پر رحم کرو خیر جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوات - اب ان رانڈون کی حق تلافی تو ہو نہین سکتی جو سر گھسیٹ گئین بانڈھی ہو گئین - سن یاس کو پہونچ گئین اور اب گور کا کنارہ دیکھ رہی ہین - ہان اے اچھے لوگو ہمدردی سے ان بیکسون کی خبر لو جو جوانی کے نشے مین سرشار ہین - سکھ کے بدلے دُکھ مین گرفتار ہین - خون جگر اُنکی غذا ہے جوانی اپنہر رو رہی ہے - اُنکی آہ کے شعلے عرش معلے پر چڑھ چڑھ کے منتقم حقیقی سے فریاد کر رہے ہین - اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ شعر تو گویا اُنکے ورد زبان ہے ؎ صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا | صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

ترجمہ مجھپر ایسی سخت مصیبتین ڈالی گئی ہین کہ اگر دنون پر ڈالے جاتین تو وہ سیاہ ہوکر رات ہو جاتے " اور کبھی وارثون کی طرف متوجہ ہوکر سعدی کی زبان سے رو اٹھتی ہین ؎ مردی نہ بقوت ست و شمشیر زنی | آنست کہ ظلمے کہ توانی نہ کنی

سچ ہی مردی ہمدردی ہی نہ غریب آزاری حضرات جس ڈوبتے جہاز پر یہ جاندار بیوائین سوار ہین اور تم اُسکے ناخدا ہو - جسکی نگرانی تمپر فرض ہی اب وہ جہاز تباہی کے طوفان مین آپڑا ہی اُسکو باد مخالف کے جھوکے تھپیڑے دے رہین اور موجون کے زبردست ہاتھ بلیٹے کھلا رہے ہین خدانخواستہ چند ساعت اگر بہنے اور غفلت کی تو انجام یہ ہوگا کہ ان کے ساتھ ہم بھی ڈوب مرین گے - ایسے وقت مین کسیکو جانبری کی امید کرنی منشی مین ہوا کا ناپنا ہی - غرض مرد عورت ہر ایک کی موت اور زندگی ایک ساتھ ہی جہاز کے پار لگنے مین سبکی خلاصی اور ڈوبنے مین سب کی فنا ہی - حضرات ہمدردی کے معنی یہ ہین کہ اپنی سی جان اپنی سی طبیعت اپنی سی خواہش اپنی سی بیتابی اپنا سا ولولہ انکا بھی سمجھو اپنا اور غیر کا نفع و نقصان یکسان مانو صحیح مسلم اور صحیح بخاری کتاب الایمان مین انس رض سے روایت ہے

لہ یعنی ایسی بوڈھی ہو گئین کہ حیض کا خون بھی بند ہو گیا ہی ۱۲ مصنف

کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ ترجمہ
تم مین کسیکا ایمان پورا نہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے اُس چیز کو نہ پسند کرے جسکو
اپنے لیے پسند کرتا ہی ف بھائی سے مراد کل مسلمان ہین - مرد ہون خواہ عورت
حق تعالیٰ چھبیسوین پارے سورہ حجرات کے پہلے رکوع مین فرماتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
ترجمہ ایمان والے آپسمین بھائی بھائی ہین - قرآن وحدیث مین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ذکر
تو صرف مردون کا آتا ہی لیکن مراد مرد اور عورت دونون ہوتے ہین - پس اے ایمان والو
تمکو اگر اپنا ایمان پیارا ہے تو اپنی طرح ان کو بھی سمجھو - جسطرح تم ایک بیوی کے بعد اور
دوسری کرلیا کرتے ہو ایسا ہی بیوہ ہوجانے کے بعد عورتون کا بھی اور دوسرا عقد کردیا
کرو - تم انپر رحم کرو اللہ تمپر رحم کریگا - تم ان کی حاجت روائی کرو اللہ تمھاری حاجت روائی
کریگا - تم انکی مشکل آسان کرو اللہ تمھاری مشکل آسان کریگا - اگر تم انکے نکاح کی تدبیر مین
رہوگے اللہ تمھارا مددگار رہیگا - اور اگر تمنے کہین انپر مہربانی نہ کی انکا عقد کرنے مین
پہلوتہی کی تو یاد رکھو اللہ بھی تمپر مہربان نہوگا - مین نہین کہتا کہ تم میرا قول سچ جانو - تم میرا
قول نہین اپنے سچے پیغمبر کی حدیث برحق مانو - لو احادیث نبوی کو ترجمہ سمیت خوب سمجھ لو سمجھ لو -
اور آب زر سے نقش کالحجر کرلو - جامع ترمذی ابواب البر والصلۃ مین عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُہُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ
فِی السَّمَآءِ ترجمہ مہربانی کرنیوالون پر اللہ مہربانی فرماتا ہی - تم مہربانی کرو زمین والونپر تمپر مہربانی فرمائیگا
آسمان والا مشکوٰۃ المصابیح باب الشفاعۃ والرحمۃ علی الخلق مین صحیحین سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ ترجمہ جو انسان پر نہین رحم کرتا ہی
اللہ اُسپر نہین رحم فرماتا ہی صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الذکر والدعاء - باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ
القرآن مین روایت ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ
کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ

يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ
اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ

ترجمہ جو شخص کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دنیا کی مصیبتون مین سے دفع کریگا اللہ اسکی بڑی
مصیبت کو قیامت کے دن کی مصیبتون مین سے دفع فرمائے گا - اور جو کسی تنگ دست پر
آسانی کریگا اللہ اسپر دنیا اور آخرت مین آسانی فرمائے گا - اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا
اللہ اسکی پردہ پوشی دنیا اور آخرت مین فرمایگا - اور اللہ بندے کی اعانت مین رہتا ہے جب تک
بندہ رہتا ہے اپنے بھائی (یعنی کسی مسلمان) کی اعانت مین صحیح بخاری - جلد اول - ابواب المظالم
والقصاص مین حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ
فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اسپر ظلم نہ کرے اور نہ اسکو اذیت مین رہنے دے (یعنے ظلم کا
تو بڑا گناہ ہے اگر کسی مسلمان کو کسی وجہ سے کسی اذیت مین پائے تو اسکی اذیت کو لازم ہے کہ دفع کردے)
جو شخص اپنے بھائی (یعنی کسی مسلمان) کی حاجت روائی مین رہتا ہے اللہ اسکی حاجت روائی مین
رہتا ہے اور جو کسی مسلمان کے کسی غم کو دفع کریگا اللہ اسکے بڑے غم کو قیامت کے غمون مین سے
دفع فرمائے گا - ف ظاہر ہے کہ کم سن جوان بیوائین کس دردناک مصیبت اور غم مین
پڑی سسک رہی ہین - خدا یہ مصیبت اور غم کسی دشمن کو بھی نہ دکھائے - یہ وہ منحوس مصیبت
ہے جس سے بڑھ کے دنیا مین کوئی مصیبت اور کوئی غم کسی کو نہو گا - پس جو شخص ان مصیبت
ماریون کی مصیبت اور غم کو دفع کریگا یا دفع کرنے کے لیے کوشش کرے گا حق تعالے
قیامت کے دن کی اسکی بڑی مصیبت اور غم کو دفع فرمایگا اور جو ان کی مدد مین رہیگا
خدا اسکی مدد مین رہیگا - مگر انکی مصیبت اور غم دفع کرنے کی یہ تدبیر نہین ہے کہ صرف
ظاہری خاطر داری رکھو - میٹھی میٹھی باتین بنا دو اور سمجھو کہ مصیبت ہٹ گئی غم دور

ہو گیا جناب۔ اوس کے چاٹے پیاس نہین جاتی اور شگون گاج نہین ٹلتی۔ اُنکی مصیبت اور غم دفع کرنے کی کارآمد تدبیر یہ ہے کہ عقد کردو۔ اور اونکی مدد بھی یہی ہے کہ نکاح کردو۔ حضرت صلعم کے قول لا یظلمہ کی شرح حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین یون لکھی ہے قولہ (لا یظلمہ) ھو خبر بمعنے الامر فان ظلم المسلم للمسلم حرام ترجمہ یہ خبر (یعنی جملہ خبریہ) ہے۔ امر کے معنی مین (یعنی حضرت صلعم حکم فرماتے ہین کہ مسلمان مسلمان پر ظلم نہ کرے) اسلیے کہ مسلمان کو مسلمان پر ظلم کرنا حرام ہے۔ اور لا یسلمہ کی شرح یون لکھی ہے۔ قولہ (ولا یسلمہ) ای لا یترکہ مع من یوذیہ بل ینصرہ و یدافع عنہ وقد یکون ذلک واجبا وقد یکون مندوبا بحسب اختلاف الاحوال۔ انتھی مع نبذ من الاختصار ترجمہ یعنی اسکو کسیکے ہاتھ سے اذیت نہ پہونچنے دے بلکہ اوسکی مدد کرے اور اذیت کو اُس سے دفع کردے اور یہ (یعنی اذیت سے مسلمان کو بچانا) موافق اختلاف احوال کے کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب۔ ف کوئی شک نہین ہے کہ بیواؤن پر محض بیوجہ ظلم ہو رہا ہے۔ اس سخت ظلم سے اونکو بچانا یقیناً واجب ہوگا۔ پھر فتح الباری مین ہے ولا یسلمہ فی مصیبۃ نزلت بہ ترجمہ اور مسلمان

لہ مسلمان کی قید زیادہ اہتمام کے لیے ہے ورنہ بلا قید مذہب ہر شخص پر بلکہ ہر جاندار پر ظلم کرنا حرام ہے ۱۲ منہ لہ اسکے بعد فتح الباری مین ہے۔ وہذا اخص من ترک الظلم ترجمہ اور یہ (اذیت کا دفع کرنا) اخص ہے ترک ظلم سے یعنی ترک ظلم اور دفع اذیت مین عام خاص مطلق کی نسبت ہے جب دفع اذیت ہوگا تو ترک ظلم خواہ مخواہ پایا جائیگا۔ اور ترک ظلم سے دفع اذیت کا پایا جانا ضرور نہین ہے جیسے کسی کو اُسکے ظلم کے باعث نہین بلکہ کسی اور وجہ سے اذیت ہو اور یہ اُس اذیت کو دفع نہ کرتا ہو تو یہان ترک ظلم ہوا اور اذیت کا دفع کرنا نہین پایا گیا۔ بیواؤن پر ظلم ہو رہا ہے۔ وارثون پر لازم ہے کہ ظلم چھوڑدین اور انکی اذیت دفع کرنے کے لیے اُن کو بیاہ دین۔ دوسرے لوگ جو وارث نہین ہین اور اُنکے نکاح کو برا بھی نہین جانتے لیکن کوشش بھی نہین کرتے تو وہ ظلم سے پاک ہین ترک ظلم پایا گیا لیکن دفع اذیت نہین پایا گیا اب اُنپر لازم ہی کہ دفع اذیت کے لیے نکاح بیوگان مین کوشش کرین

کو ایسی مصیبت مین نہ چھوڑے جو اُسکو خراب کرے **ف** یہ رنڈاپا دائمی سوگ بیواؤن کو خراب اور ستیاناس کر رہا ہے پس لازم ہے کہ وہ رنڈاپے کے شکنجے سے چھوڑا دی جائین اُونکے نکاح کر دیے جائین - صحیح بخاری - جلد ثانی - کتاب الادب - باب تعاون المومنین بعضہم بعضاً مین ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ترجمہ ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے مثل دیوار کے ہے - ایک دوسرے کو مضبوط کرتا ہے (یہ فرمایا) اور آپ نے اپنی اُنگلیون مین جال سا بنا لیا یعنی ایک ہاتھ کی اُنگلیان دوسرے ہاتھ کی اُنگلیون مین ڈال کے خوب مضبوط گانٹھ لین اور گویا زبان حال سے فرمایا کہ جسطرح تم دیکھتے ہو یہ اُنگلیان آپسمین ملنے سے مضبوط ہوگئین اسیطرح مسلمانون کا گروہ آپسمین میل کرنے سے مضبوط اور طاقت دار ہو جاتا ہے - نیز صحیح بخاری مین اوپر والی حدیث سے پندرہ حدیث پہلے ہے تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى ترجمہ دیکھے تو ایمان والون کو آپسمین رحم کرتے ہوئے دوستی کرتے ہوئے اور مہربانی کرتے ہوئے مثل جسم کے کہ جب کسی عضو کو بیمار پاتا ہے تو بلاتا ہے اُسکے لیے سارے جسم کو بےخوابی اور بخار کے ساتھ - صحیح مسلم - جلد ثانی کتاب البر والصلۃ والادب مین نعمان بن بشیر رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَلْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَاِنِ اشْتَكَى رَاْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ ترجمہ مسلمان لوگ مثل ایک مرد کے ہین کہ اگر اُسکی آنکھ دُکھتی ہے تو اُسکا سارا جسم دُکھ جاتا ہے اور اوسکا سر دُکھتا ہے تو اوسکا سارا جسم دُکھ جاتا ہے حاصل یہ کہ جیسے ایک عضو کو تکلیف ملنے سے تمام اعضاء کو تکلیف پہونچتی ہے - اور وہ سب ملکر بیمار عضو کی تیمارداری کرنے کے لیے جاگتے ہین اور اُسکی اصلاح مین کوشش کرتے ہین اسی مشقت مین کبھی اُنکو بخار مین بھی مبتلا ہو جانا پڑتا ہے جیسے کسی عضو مین پھوڑا نکلنے یا کوئی اور سخت تکلیف پہونچنے سے دل پر گرمی آجاتی ہے جسکے باعث سے تمام اعضا کو بخار کی تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے سو جو عضو

سلے ۵ اور صحیح مسلم کی جلد ثانی کتاب البر والصلۃ والادب مین ہے ۵۲ فتح الباری کے دسوین جلد کتاب الادب
مین اس حدیث کی شرح بہت زیادہ لکھی ہے ہم مختصر اور وہ بھی بالسہر والحمی کے متعلق اپنے ناظرین کو
دکھایا چاہتے ہین چنانچہ اُسمین ہے قولہ (بالسہر والحمی) اما السہر فلان الالم یمنع النوم
واما الحمی فلان فقد النوم یثیرھا وقد عرف اھل الحذق الحمی بانھا حرارۃ غریبۃ تشتعل
فی القلب فتنبث منہ فی جمیع البدن فتشتعل اشتعالاً یضر بالافعال الطبیعیۃ
قال القاضی عیاض فتشبیہ المومنین بالجسد الواحد تمثیل صحیح وفیہ تقریب للفہم واظہار
للمعانی فی الصور المرئیۃ وفیہ تعظیم حقوق المسلمین والحض علی تعاونہم وملاطفۃ بعضہم بعضاً ترجمہ بیخوابی
اسلیے ہوتی ہے کہ درد سے نیند نہین آنے پاتی اور بخار اسوجہ سے کہ بیخوابی بخار کو برانگیختہ کر دیتی ہے
اکبھی بغیر بیخوابی کے صرف درد سے بھی بخار آجاتا ہے اور بخار کی تعریف اطبا نے یون کی ہے
بخار وہ حرارت غریبہ ہے جو دل مین بھڑکتی ہے پھر دل سے ارواح اور خون کے ذریعہ سے شرائین
اور اوردہ مین ہو کے جیسا کہ حمیات قانون مین ہے تمام بدن مین پراگندہ ہوتی ہے - اور اس
طرح بھڑکتی ہے کہ افعال طبیعیہ مین خلل ڈال دیتی ہے - قاضی عیاض نے کہا ہے - ایمان
والون کی تشبیہ جسم واحد کے ساتھ صحیح ہے - اور اس تشبیہ مین تقریب ہے سمجھانے کے
لیے اور ظاہر کرنا ہے معانی کا نظر آتی ہوئی شکلون مین - اور اسمین تعظیم ہے حقوق مسلمانون کی اور برانگیختہ
کرنا ہے ایک دوسرے کی مدد کرنے اور مہربانی کرنے پر ان فتح الباری مین ایک سطر کے بعد کچھ اور لکھا ہے ذرا وہ
بھی ملاحظہ کر لیجیے اور وہ یہ ہے - وکذلک الجسد اصل کالشجرۃ واعضائہ کالاغصان
فاذا اشتکی عضو من الاعضاء اشتکت الاعضاء کلھا کالشجرۃ اذا ضرب
غصن من اغصانھا اھتزت الاغصان کلھا بالتحرک والاضطراب
ترجمہ اور اسی طرح جسم اصل ہے مثل درخت کے - اور جسم کے اعضاء مثل شاخون کے
ہین - جب اعضا مین سے کوئی عضو دکھ پاتا ہے تو دکھ پاتے ہین سارے عضو مثل درخت کے کہ جب
اسکی شاخون مین سے کسی شاخ کی چوٹ لگائی جاتی تو ہلنے لگتی ہین کل شاخین جنبش اور بیقراری کے ساتھ ۱۲

بدرد آورد روزگار ✽ دگر عضوہا را نماند قرار۔ یہی وجہ ہے کہ جس طبیعت کو اللہ نے سارے جسم کے لیے مدبر بنایا ہے وہ دن رات بدن کی تدبیر و اصلاح مین مستعد رہتی ہے۔ تندرست عضو کی حفاظت اور بیمار عضو کی اصلاح مین کوشش کرنا اُسکا فرض ہے ایسا ہی ہر ہر مسلمان کو لازم ہے کہ آپسمین ایک دوسرے کی مصیبت مین شریک ہون اور مدد فرمائین بلکہ ہموطن و نیز انسان ہونے کی حیثیت سے بلا قید مذہب ہر فرد بشر کی ہمدردی لازم ہے کیونکہ انسان کی نوع گویا کہ ایک شخص واحد ہے اور تمام عورتین تمام مرد سب اُسکے ہاتھ پانون ناک کان اور آنکھین ہین ۔ ع بنی آدم اعضای یکدیگر اند ✽ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند۔ پیارے بھائی بہنو یہ رانڈ بیچاریان عمر کی جوان اور نصیب کی بدھیان اسی درخت کی ٹہنیان ہین جسکی تم ہو اور اسی ذات کے عضو ہین جسکے تم ہو۔ کیا انکی تباہی تمکو نہ تباہ کرے گی کیا انکی دل آزاری تمہارے دلونکو نہ کھائے گی کیا ان کی جگر سوزی تمہارے کلیجون کو نہ جلائیگی۔ کیا انکی بے آبروی ہماری آبروریزی نہ کرے گی اور کیا انکی آوارگی ساری قوم کو زرد رو بنانے سے چھوڑ دے گی خبردار ہو اب سے آگے گھر سے آئے ہوئے۔ ان بیچاریون کے نکاح کر دو اور اگر تمہارا اختیار نہین چلتا ہے تو کیا سفارش بھی نہین کر سکتے۔ انکے والی وارثونکو سمجھا بوجھا کے مناؤ ورنہ یقین مانو کہ رانڈون کے وبال کا وبائی اثر تم سب کے ہلاک کرنے کے لیے کفایت کرے گا اور قوم و نیز ہم مذہب بلکہ ہموطن ہونے کی حیثیت سے بھی کسیکو بیداغ سلامت نچھوڑیگا۔ کالے کو دیکھو وہ ڈستا تو صرف ایک ہی جگہ پر ہے لیکن بہت دیر نہین گذرنے پاتی ہے کہ اُسکا زہریلا اثر سارے بدن مین پہونچکر جانی دشمن بن جاتا ہے ایسا ہی ایک بیوہ کی بدچلنی کا خراب اثر تمام عزیز اقارب بلکہ ساری قوم کی ذلت اور رسوائی کے لیے کافی ہو سکتا ہے۔ دنیا مین اُنکی عزت کا اور آخرت مین اُنکے خون کا پیاسا بنکر ٹھیکے دوزخ مین پہونچا دینے کا ذمہ دار ہے۔ ہندوستان کے مسلمانو۔ تمکو یاد رکھنا چاہیے کہ تمہارے پاس بہت کم وہ چیزین رہگئی ہین جنپر تمہاری قوم فخر کرے۔ تمہاری سلطنت گئی۔ تمہارا علم روز بروز معدوم ہوتا جاتا ہے۔ تمہاری شجاعت انگریزی سرکار کے قانون کی بدولت

گنا دُ خورد ہو گئی۔ تم مین بہت کم وہ قابلیت پائی جاتی ہے جو اندنون انسان کی زندگی خوشی کے
ساتھ کاٹنے کے لیے درکار ہے ہان ایک بات باقی ہے یعنی تمہاری بہنون اور بیٹیون کی
پارسائی جسکو اور قومین رشک کی نگاہ سے دیکھ رہی ہین مگر اب وہ زمانہ قریب آگیا ہے کہ تمہارا
یہ بھی جوہر رفتہ رفتہ خاک سیاہ ہو جائے اور تمہاری نوجوان رانڈ بہنین اور لڑکیان فطرت
کے جوش سے مجبور ہو کر ہمیشہ کیواسطے تمہارے خاندان کو رسوا کردین۔ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ
پیالہ لبریز ہو رہا ہے ذرا بھی حرکت پانی چھلکا دینے کو کافی ہو جائیگی اور پھر تم پر ویسی ہی
نظرین پڑینگی جس نظر سے تم اپنے جوار کے اُس خاندان کو (شکر خدا کا ہے کہ ابھی تک ایسے گھر
ہزارون مین ایک ہین) دیکھتے ہو جسکے کل اہالیان کی عزت کو صرف ایک عورت کی بدچلنی
نے خاک مین ملادیا۔ **صاحب**۔ ہمدردی کا مقتضا یہ ہے کہ کسیکو ننگا دیکھو کپڑا پنہا دو بھوکا
پاؤ روٹی کھلا دو اور پیاسا نظر آئے اُسکو پانی پلادو۔ صحیح بخاری۔ کتاب الادب مین ابوہریرہ رض
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بَینَمَا رَجُلٌ یَمشِی بِطَرِیقٍ اِشتَدَّ عَلَیہِ
العَطَشُ فَوَجَدَ بِئرًا فَنَزَلَ فِیہَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا کَلبٌ یَلہَثُ یَاکُلُ الثَّرٰی مِنَ العَطَشِ
فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَد بَلَغَ ہٰذَا الکَلبُ مِنَ العَطَشِ مِثلُ الَّذِی کَانَ بَلَغَ بِی فَنَزَلَ البِئرَ فَمَلَأَ خُفَّہٗ
ثُمَّ اَمسَکَہٗ بِفِیہِ فَسَقَی الکَلبَ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَاِنَّ لَنَا فِی
البَہَائِمِ اَجرًا فَقَالَ نَعَم فِی کُلِّ ذَاتِ کَبِدٍ رَطبَۃٍ اَجرٌ۔ ترجمہ ایک مرد راستہ چلا جارہا تھا کہ
اُسپر پیاس نے سخت غلبہ کیا اُسنے۔ ایک کنوان پایا کنوئے مین اُتر گیا۔ پانی پی کے
باہر نکلا تو ایک کتا زبان نکالے ہوے پیاس کے مارے نم مٹی چاٹ رہا تھا۔ اُس مرد نے
کہا کہ اس کتے کو ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ یہ کہکے وہ پھر کنوین مین اُتر گیا
اور موزے کو اپنے پانی سے بھرا۔ منہ سے تھاما اور کتے کو لا پلایا۔ اللہ نے اُسکا شکریہ ادا کیا اور
اُسکے گناہ بخشدیے۔ صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا جانورون کے حق مین بھلائی
کرنے سے ہمکو ثواب ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہان ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرنے مین

ثواب ہے۔ میرے بھائی بھلا کیا یہ تمہاری بہن بیٹیاں تمہاری نظروں سے ایسی گر گئی ہیں جنکی وقعت تمہارے نزدیک ایک کتے کے پاسنگ کی برابر بھی نہیں ہو سکتی ہے۔ دیکھو اس مرد خدا نے بن کہے سنے صرف کتے کی حالت دیکھکر اسکو پانی پلا دیا تو پروردگار عالم نے اسکے گناہ بخش دیے اور تم اپنے ہمجنسوں کو جنہوں نے آدمی کی صورت پائی ہے ماہی بے آب کیطرح تڑپا رہے ہو اور افسوس کہ ایک قطرہ پانی دینے کے روادار نہیں ہوتے مسلمانو اگر تم خدا کی بیوہ لونڈیوں کی سوکھی حلق سینچ کر جان بچاؤ گے تو کیا یہ امید نہیں ہے کہ غفور رحیم تمہارے گناہوں سے درگذر فرمائیگا۔ ہاں ہاں ضرور امید ہے اور وہ تمکو بہشت کے سرسبز باغوں میں رہنے اور مالکانہ تصرف کرنے کی عزت دیگا۔ غور کرو یہ بات کیسی حیرت انگیز اور غیرت کے قابل ہے کہ ایک نرم دل چلبلے ملائم طبع لوگ ہیں جو کتوں کی ہمدردی میں فخر کرتے ہیں اور ایک ہم ننگ خاندان ہیں جنکو اپنے بنی نوع پر کسیطرح رحم نہیں آتا۔ افسوس ہم لوگوں میں ہمدردی کا سارا دارمدار اسپر رہگیا ہے کہ فرط غم کے باعث باپ۔ چچا بیوہ کا منہ نہ دیکھیں اور دیکھیں تو رو دیں۔ اسیطرح جو شخص دیکھے آہ سرد کھینچے اور آنسوؤں کے دریا بہائے بغیر نہ رہے۔ مگر سمجھنا چاہیے کہ اسکی بنیاد محض جہالت اور نادانی پر ہے یہ ہمدردی بیوہ کی سخت سخت مصیبتوں میں سے ایک چیونٹی کی برابر بھی تخفیف نہیں کر سکتی۔ افسوس ہماری وحشت اور نادانی اس درجے تک پہونچ گئی ہے کہ سچی ہمدردی سے جسمیں دکھیا کا دکھ کٹے اور ہماری آنکھوں میں ٹھنڈک پڑے ہمکو شرم آتی ہے ہم اسکو ذلت و نفرت کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ مجھے سخت الجھن ہے کہ اس ذلت اور نفرت کے سبب پر ہر چند غور کرتا ہوں لیکن میری سمجھ میں کوئی وجہ نہیں آتی۔ حضرات۔ تہذیب اور شائستگی کا جزو اعظم ہمدردی ہے۔ جس قوم میں ہمدردی نہیں ہے نہ وہ مہذب ہے نہ شائستہ۔ نیم وحشی بھی نہیں۔ گویا ایک بیابانی وحشیوں کا غول ہے ہائے ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ ہمارے باپ دادے نے جاہلوں کو علم اور وحشیوں کو

تہذیب اور ہمدردی سکھانے کا شرف اور ہرطرح کا اعزاز حاصل کرنے مین وہ خود ہی اپنی نظیر تھے اور ایک یہ زمانہ ہے کہ ہم انکے جانشین اپنی الٹی سمجھ کی بدولت ذلت وحشت جہالت اور قساوت مین اپنے کو بے نظیر بنانے سے فخر کرتے ہین - ہاے ہمارے باپ دادے تو بیگانون کے حال پر مہربانی فرماتے تھے اور ہم اپنی بہنون اور بیٹیون پر (جو ہماری بائین آنکھ ہین) رحم کرنے سے الٹے پانون پھرتے ہین ہان مگر جھوٹھ موٹھ کا رونا رونے مین چار قدم سب کے آگے بڑھنے کا دم دعوے رکھتے ہین سنو سنو تم اپنی بہن بیٹیون کے جان گداز غم کو راحت کے ساتھ بدلنے مین گریہ وزاری سے ہرگز نہ کامیاب ہو سکوگے - اگر تم اپنے دلون مین کچھ بھی شفقت اور غمخوارسی کا اثر پاتے ہو تو اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہے کہ انکا نکاح کردو اور یہی تمکو تمسے زیادہ تمپر مہربان تمہارے رب نے بتایا ہے -

آٹھوان باب رانڈونکا نکاح قران وحدیث سے ثابت ہونے کے بیان مین - پہلے مطلق نکاح کے ضمن مین اور پھر صراحت کے ساتھ اور پھر اس امر پر بھی غور کیا جائیگا کہ رانڈون کا نکاح سنت موکدہ ہی یا واجب یا فرض

سنو سنو ہمارے سچے دین مین کوئی مسئلہ اور کوئی حکم خلاف مصلحت نہین ہے ہر مسئلہ اور ہر حکم عین فطرت عین حکمت اور عقل سلیم کے موافق ہے - اسیوجہ سے اللہ پاک نے برے فعلون کیطرف رغبت دلانیوالی چیزون کو بھی حرام کردیا - جیسے کیسکو نگاہ بد سے دیکھنا یا مرد کو غیر عورت کے ستر پر اور عورت کو غیر مرد کے ستر پر نظر ڈالنا - اٹھارہوین پارے سورے نور کے چوتھے رکوع مین ارشاد ہوتا ہے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ه وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ

ترجمہ اے پیغمبر صلعم تو ایمان والون سے کہدے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہ
کو بچاتے رہیں۔ اسمین انکی خوب ستھرائی ہے۔ جو وہ کرتے ہین اللہ کو اسکی خبر ہے
۔ اور ایمان والیون کو کہدے وہ اپنی آنکھین نیچی رکھین اور اپنی شرم گاہ کو بچاتی رہین
اور کھلی چیز کے سوا اپنا سنگار نہ دکھائین اور اپنی اوڑھنی اپنے گریبان پر ڈال لین ''
مسلمانو ہماری شریعت مین ناچ رنگ۔ ڈھول۔ تنبور۔ ستار۔ بانسری۔ اور شہنائی
وغیرہ وغیرہ حرام ہونے کا یہی سبب ہے کہ یہ سب شیطان کے موذن بنکر نفس امارہ کو بھڑکاتی
ہین اور قوت بہیمیہ کو ورغلا کے زنا کیطرف مائل کر دیتے ہین اور ہرگاہ کہ نکاح بغیر جوان
جوان رانڈون کی پاکدامنی مین دھبا لگنے کا کھٹکا ہے تو ناظرین خود سمجھ سکتے ہین کہ انکا نکاح
کیسا لازم ہے۔ سنو سنو عالم الغیب کو خوب معلوم ہے کہ عورتونکو مرد بغیر اور مردونکو عورت
بغیر زندگی کے دن کاٹنا مشکل پڑیگا۔ نکاح بغیر انکی صحت جسمانی ونفسانی دونون مین نقصان
آئیگا اور کسی کسی کی چال چلن مین بھی فرق آجائیگا جسکے باعث نہ صرف چشمون مین رسوائی
ہوگی بلکہ جہنم سیاہ مین طرح طرح کے عذاب بھی چکھنے پڑینگے اسی مصلحت سے خداوند عالم نے
نکاح کرنے کی فقط اجازت ہی نہین دی ہے بلکہ مہربانی فرماکے رغبت بھی دلائی۔ چوتھے
پارے سورۂ نساء کے چوتھے رکوع مین ہے وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ
الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ط وَاللَّهُ
أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُم ط بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۚ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ أَخْدَانٍ ۚ ترجمہ اور تم لوگون مین جو شخص آزاد مسلمان
بیبیون سے نکاح کرنے کی وسعت نرکھتا ہو تو ان عورتون سے کرے جو تم لوگون کی ملکیت
مین مسلمان لونڈیان ہین۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم آپسمین ایک ہو۔
پس تم ان لونڈیون سے انکے مالکون کی اجازت سے نکاح کرلو اور انکے مہر دستور سے کے
موافق دے دو۔ وہ نکاح سے قید مین آنے والیان ہون مستی نکالنے والیان نہون اور

چھٹے پارے سورہ مائدہ کے پہلے رکوع میں ہے وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ط ترجمہ اور مسلمان پاکدامن عورتین اور اگلے کتاب والون کی پاکدامن عورتین تمہارے لیے حلال ہین جب اُنکا مہر دینا تم مان لو نکاح مین لانے کے لیے نہ بدکاری کرنے اور چھپی یاری کرنے کے لیے **ف** یہ آیتین زنا سے بچنے کے لیے نکاح کی ترغیب دے رہی ہین۔ ان آیتون مین مطلق نکاح کا ذکر ہے جمین کنواری اور بیوہ دونون شامل ہین۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کتاب النکاح مین حضرت انس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلعم نے وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ترجمہ اور مین عورتون سے عقد کرتا ہون پس جو میرے طریقے سے منہ پھیرے وہ مجھمین سے نہین ہے **ف** بیواؤن سے نکاح کرنا حضرت صلعم کا طریقہ ہے جیسا کہ عنقریب آئیگا کہ آپ نے اپنی بیوہ صاحبزادیون کا نکاح کر دیا اور بہت سی بیواؤون سے خود اپنا بھی عقد کیا پس جو شخص رانڈون کے نکاح کو بُرا جانیگا وہ حضرت صلعم کی نہین شیطان کی امت ٹھہریگا۔ فتح الباری مین اسی حدیث کی شرح مین ہے وَالْمُرَادُ مَنْ تَرَکَ طَرِیْقَتِیْ وَاَخَذَ بِطَرِیْقَۃِ غَیْرِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ترجمہ حضرت صلعم کا یہ مطلب ہے کہ جو میرا طریقہ چھوڑ دیگا اور کسی دوسرے کا طریقہ اختیار کرے گا وہ مجھمین سے نہین ہے **ف** ہائے مسلمانون کو اتنی بھی سمجھ نہین ہے کہ رانڈون کا عقد موقوف کر بیٹھنا بعینہٖ حضرت صلعم کا طریقہ چھوڑ کے ہندوون کا طریقہ اختیار کرنا ہے۔ پھر اسی کے آگے فتح الباری مین ہے وَیُؤْتٰی وَجْہُ لِکَسْرِ الشَّہْوَۃِ وَاِعْفَافِ النَّفْسِ وَتَکْثِیْرِ النَّسْلِ ترجمہ اور شادی کیجاتی ہے۔ شہوت کے توڑنے اور نفس کے پاک رکھنے اور نسل کے بڑھانے کے لیے **ف** یہ تینون فائدے جسطرح مردون کے نکاح مین پائے جاتے ہین اُسیطرح کنواریون اور بیواؤون کے عقد مین بھی۔ پس ثابت ہوا کہ کنواری اور بیوہ دونون کے عقد کی برابر ضرورت ہے۔ ابن ماجہ۔ ابواب النکاح مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے

ل صحیح بخاری مین حضرت انسؓ سے روایت ہے جَآءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰی بُیُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اُصَلِّی اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ اٰخَرُ وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ **ترجمہ** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کے گھرون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا حال پوچھتے ہوئے تین شخص آئے۔ جب انکو (حضرت صلعم کی عبادت کی) خبر دی گئی تو گویا وہ حضرت کی عبادت کو کم سمجھے۔ بولے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر کہان ہوسکتے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے پچھلے سب گناہ (اگر بالفرض ہون بہی) بخش دیے گئے۔ ایک نے کہا مین رات بہر ہمیشہ نماز پڑہتا رہونگا۔ دوسرے نے کہا مین ہمیشہ روزہ رکھتا ہونگا۔ افطار نکرونگا (یعنی عید بقرعید اور تین دن ایام تشریق کے سوا اور نہ چھوڑونگا) تیسرے نے کہا مین عورتون سے یکسوئی کرونگا۔ کبہی شادی نکرونگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہی ہو جنہون نے ایسا ایسا کہا۔ خبردار ہو قسم ہے خدا کی مین تمسے زیادہ خدا سے ڈرنیوالا ہون اور تم سے زیادہ خدا کا خوف کرنیوالا۔ لیکن مین روزہ بہی رکھتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون۔ نماز بہی پڑہتا ہون اور سوتا بہی ہون۔ اور عورتون سے شادی کرتا ہون پس جو میرے طریقے سے منہ موڑے وہ مجھ مین نہین ہے **ف** غور کرنے کا مقام ہے کہ حضرت صلعم نے ایک شخص کا نکاح سے انکار کرنا پسند نہ فرمایا چہ جائے کہ خدا کی لاکہون بیوہ لونڈیون کو سوگ کے طلسمی جنگل مین عمر بہر حیران اور سرگردان رکہنا۔ اور پہر اُس مقدس مرد نے کچھ نکاح کو برا سمجھکے نہین انکار کیا تھا بلکہ یہ سمجھکے کہ نکاح کرنے سے عبادت مین کچھ کمی آجائیگی۔ سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بہی ناپسند فرمایا اور زجر کیا اور یہان تو بیواؤن کے نکاح مین ذلت سمجھی جاتی ہے۔ کمینہ پن لگا جاتا ہے۔ جو بیوہ نکاح کرے

اُسپر حقارت کی نظرین پڑتی ہین۔ لعن طعن کی بوچھارین ہوتی ہین۔ دو شیعی کہی جاتی ہے۔ معاذ اللہ کیفر کی باتین اگر حضرت صلعم کے زمانے مین ہوتین تو ایسے لوگون سے سلام و کلام بند ہو جانا کچھ تعجب کی بات نتھی۔ فتح الباری کی نوین جلد حدیث موصوف کی شرح مین ہے والمراد من ترک طریقتی واخذ بطریقة غیری فلیس منّی ولمح بذلک الی طریق الرھبانیة فانھم اللذین ابتدعوا التشدید کما وصفھم اللہ تعالی وقد عابھم بانھم ما وفوہ بما التزموہ وطریقة النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم الحنیفیة السمحة فیفطر لیتقوی علی الصوم وینام لیتقوی علی القیام ویتزوج لکسر الشھوة واعفاف النفس وتکثیر النسل وقولہ فلیس منی ان کانت الرغبة بضرب من التاویل یعذر صاحبہ فیہ فمعنی فلیس منی لیس علی طریقتی ولا یلزم ان یخرج عن الملة وان کان اعراضًا وتنطعًا یفضی الی اعتقاد ارجحیة عملہ فمعنی فلیس منی لیس علی ملتی لانّ اعتقاد ذلک نوع من الکفر۔ وفی الحدیث دلالة علی فضل النکاح والترغیب فیہ

ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ جسنے میرا طریقہ چھوڑا اور کسی دوسرے کا طریقہ اختیار کیا وہ مجھ مین سے نہین ہے اور اسکے باعث وہ رہبانیت کیطرف جھک گیا۔ اسلیے کہ راہبون نے سختی گڑھ لی تھی جیسا کہ خدا نے بیان فرمایا ہے اور خدا نے اونکو الزام دیا کہ اُنھون نے جسکو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا پورا بھی نہ کر سکے (اور کیسے پورا کر سکتے۔ انسان اُسی تکلیف کو اُٹھا سکتا ہے جسکو خدا نے مقرر فرمایا ہے۔ کیونکہ خدا کی مقرر کی ہوئی تکلیف کبھی اعتدال سے زیادہ نہین ہوتی۔ وہ اوتنی ہی تکلیف دیتا ہے جسکی انسان طاقت رکھتا ہے۔ اور اپنی طرف سے تکلیفون کے گڑھ لینے مین اول تو اونکے گڑھ لینے کا گناہ ہوگا اور پھر وہ اُٹھ بھی سکینگی جیسے ہم لوگون نے بیواؤن کا بٹھلا رکھنا ہندوؤن کی دیکھا دیکھی گڑھ لیا ہے ہم بیواؤن کو تکلیف دیتے ہین۔ وہ اپنی جان پر کھیل کے تکلیف اُٹھاتی ہین۔ یہ رہبانیت سے بھی زیادہ بُرا طریقہ ہے۔ پھر روسیاہ افعال کا الگ کھٹکا بنا رہتا ہے۔ کھٹکا کیا وقوع بھی ہو جاتا ہے۔ بعضی بیوائین ایسی بھی دیکھی گئی ہین کہ نکاح کے لیے کہا گیا تو چڑھ گئین پھر ضبط نہو سکا تو نکل بھاگین۔ یہ غیرت کا مقام ہے اُسپر دوسرون کو عبرت لینی چاہیے۔ کوئی جوان بیوہ اپنے نفس پر بھروسا نہین کر سکتی کہ اس بھری جوانی مین

خواہ مخواہ اپنے دل کو بغیر نکاح کے قابو مین رکہہ سکیگی۔ اور جب کہ خود بیوہ بھروسا نہین کرسکتی تو وارث لوگ پرائے نفس پر کیسے بھروسا کرسکتے ہین۔ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی قدس سرہ اپنے رسالۂ نکاح بیوگان مین تحریر فرماتے ہین۔ وطرفہ آنست کہ از نبودن نکاح دوم چہ قدر آفات وگناہان میشوند کہ در پردہ بشوند گاہے زن با زن مشغول میشود کہ بلاشبہہ حرام است وگاہے بجہت قید پردہ نشینی بسوے محرمان خود رغبت مینمایند۔ چنانکہ مادر بسوے پسر خود وگاہے دیدہ بازی وخندہ وقہقہہ بیجاے نمایند وسخنان مزاح وقصہ ہاے زنان ومردان باہم و افسانہاے شہوت انگیز میگویند وادناے آن خیالات فاسدہ است کہ دامنگیر خاطر زنان جوان مے باشد مانند زن شوہر نادیدہ بلکہ زیادہ تر ازان۔ چہ زن شوہر نادیدہ از صحبت زنان با مردان ناواقف مے بود وشوہر دیدہ خود ازین ماجرا آگاہ گردیدہ وباز آن را نمے یابد۔ ونباید فہمید کہ این بدگمانے وعیب جوئی زنان پارسا است بلکہ بیان احوال طبیعت است کہ مقتضاے طبیعت وخلقت ہمین است کہ اگر کسے ازین امور مبرا پاک بود با وے سروکارے نیست لیکن چون ازین مقتضیات بشری پیغمبرزادیہا کہ بہترین زنان اند پاک ومبرا نباشند و نکاح ہاے چند کردہ باشند در حق دیگرے این صفا وبے پروائی را پنداشتن سخت بیوقوفی است وگستاخی ترجمہ اور طرفہ یہ ہے کہ دوسرا نکاح نہونے سے کسقدر آفتین اور گناہ ہوتے ہین۔ کہ در پردہ ہوتے ہین۔ کبھی عورت عورت کے ساتھ مشغول ہوتی ہے جو یقیناً حرام ہے اور کبھی پردہ نشینی کی قید سے (اسجگہ یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ پردہ نشینی کی مذمت ہے پردہ نشینی نہ ہو تو خدا جانے کیا کیا آفتین برپا ہون۔ مذمت ہے تو بیواؤن کا نکاح نہ کرنے کی ہی) اپنے محرمون کیطرف رغبت کرتی ہین۔ جیسے مان اپنے بیٹے کیطرف۔ کبھی دیدہ بازی اور ٹھٹھا اور قہقہہ اڑاتی ہین اور ہنسی کی باتین اور عورتون اور مردون کے باہمی قصے اور شہوت انگیز افسانے کہتی ہین۔ اور ان خیالات فاسدہ کا ادنی مرتبہ یہ ہے کہ جوان بیوہ کے دل مین جاگزین ہوجاتے ہین۔ مثل کنواری عورت کے بلکہ کنواری سے زیادہ۔ کیونکہ کنواری عورتون اور مردون

کی صحبت سے نا واقف ہوتی ہے - اور بیوہ خود آپ اس مزے سے واقف ہو چکی ہے اور اب اسکو
نہین باقی رہی یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ پارسا عورتون کے ساتھ بدگمانی اور عیب جوئی ہے - بلکہ طبیعت کے
حالات کا بیان ہے - طبیعت اور خلقت کا مقتضی یہی ہے - اگر کوئی ان امور سے مبرا اور پاک ہو اُس
سے کچھ سروکار نہین ہے لیکن ہرگاہ ان بشری تقاضون سے پیغمبر زادیان جو تمام عورتون سے افضل ہین ایک
اور مبرا نہون - کئی کئی نکاح کیے ہون تو دوسرے کے حق مین اس صفائی اور بے پروائی کا گمان کرنا سخت
بیوقوفی ہے اور گستاخی - اسجگہ ضمنی بحث مین طوالت ہوگئی - اب پھر ہم فتح الباری کیطرف رجوع کرتے
ہین) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سیدھا نے بخشش والا ہے - افطار کیا جاتا ہے (یعنی رمضان
مبارک کے سوا اور دنون مین روزہ بھی کھا جاتا ہے تو افطار بھی کیا جاتا ہے) تاکہ روزہ رکھنے پر طاقت ن
رہے - اور سویا جاتا ہے تاکہ قیام نماز پر طاقت ہو اور شادی کیجاتی ہے تاکہ شہوت ٹوٹ جائے
نفس پاک رہے اور نسل کی بڑہتی ہو - اور حضرت صلعم نے جو فرمایا ہے کہ وہ مجھ مین سے نہین ہے اُسکی
شرح یہ ہے کہ اگر اُسنے حضرت صلعم کے طریقے پر عمل کرنے سے کسی تاویل کے ساتھ تامل کیا ہے
تو معذور رکھا جائیگا معذور بھی صرف اس بات مین کہ مذہب اسلام سے خارج نہوگا) اور مجھہ مین سے نہین ہے کے
معنی یہ ہونگے کہ میری راہ پر نہین ہے - اور اگر روگردانی یا باریک بینی کی نظر سے حضرت صلعم کا طریقہ چھوڑا ہے
تو مجھہ مین سے نہین ہے کے معنی یہ ہونگے کہ میرے دین پر نہین ہے کیونکہ اسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اسکی
سمجھ معاذ اللہ حضرت کی سمجھ سے بہتر ہے - اب غور کرنا چاہیے کہ ہندوستان کے اپنے منھہ شریف بننے
والے کسوجہ سے بیواؤنکے نکاح نہین کرتے - صاحب روگردانی اور باریک بینی ہی کی نظر سے نہین کرتے ہین ح
حضرت نے خود بیواؤن سے نکاح کیے اور اپنی بیوائین بیاہ بھی دین اور یہان ہیٹی سمجھی جاتی ہے کمینہ پن شمار
کیا جاتا ہے - اور اوچھی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جس سے خواہ مخواہ لازم آتا ہے کہ حضرت صلعم سے یہ زیادہ سمجھ
یا ان کی شرافت حضرت صلعم کی شرافت سے بڑھ گئی تو فرمایئے اس حالت مین ان کا
ایمان رہا کہ گیا ام اور حدیث موصوف نکاح کی فضیلت بتا رہی ہے اور نکاح کی رغبت
دلا رہی ہے - ۱۲ منہ -

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ترجمہ
نکاح کرنا میرا طریقہ ہے اور جو میرے طریقے پر نہ عمل کرے وہ مجھ مین نہین ہے - احیاء العلوم
کتاب النکاح مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَقَدْ
رَغِبَ عَنِّیْ ترجمہ نکاح کرنا میرا طریقہ ہے جو میرے طریقے سے منہ پھیرے وہ مجھ سے منھ پھیر چکا
نیز احیاء مین ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ فَمَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِیْ فَلْیَسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ
ترجمہ نکاح میرا طریقہ ہے جو میری فطرت کو دوست رکھے اُسکو لازم ہے کہ میرے
طریقے پر چلے ف ان حدیثون سے ثابت ہوا کہ جسکو حضرت صلعم کی پیاری اُمت مین داخل
ہونا منظور ہو جو اللہ کے پیارے حبیب کو دوست رکھتا ہو اُسکو چاہیے کہ بیوہ کا عقد کر دینے
اور کرا دینے مین کوشش کرے اور جو نہ کریگا منہ پھیریگا ذلیل سمجھیگا حضرت صلعم کی پیاری اُمت
سے راندا جائیگا - جامع ترمذی ابواب النکاح مین حضرت ابو ایوب رض سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ
وَالنِّکَاحُ ترجمہ چار چیزین پیغمبرون کے طریقے مین سے ہین - حیا اور خوشبو اور مسواک اور
نکاح - صحیحین کتاب النکاح مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ
اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ترجمہ اے گروہ جوانان تم مین جسکو نان و نفقہ دینے کی طاقت ہو اُسکو چاہیے
کہ نکاح کرے اسلیے کہ نکاح آنکھ کو بدنگاہ سے اور شرمگاہ کو بدفعلی سے خوب بچاتا ہے ف
حضرت صلعم کے زمانے مین عورتون کو اُنکے عقد سے روکنے والی کوئی چیز نہ تھی ہان بیوی
کے نان و نفقے کا خوف جوان جوان مردون کو البتہ جو کثرت سے مفلس تھے عقد کرنے کی اجازت
نہین دیتا تھا - یہی وجہ ہے کہ اس حدیث مین خاص کرکے مردون کیطرف خطاب ہوا تاہم نکاح
کا فائدہ بتلانے مین عورتین بھی شریک کر لی گئین الحق نکاح جسطرح مردون کو نظر بازی اور بدفعلی
سے بچاتا ہے اُسیطرح اور بلکہ اُس سے زیادہ عورتون کا حفاظت کرنیوالا ہے - اور بغیر نکاح

کے جوان مردون کیطرح جوان رانڈون کے لیے بھی سخت اندیشہ ہے - فتح الباری مین اسی
حدیث کی شرح مین ہے خص الشباب بالخطاب لان الغالب وجود قوۃ الداعی فیھم الی النکاح
بخلاف الشیوخ وان کان المعنی معتبرا اذا وجد السبب فی الکھول والشیوخ ایضا
ترجمہ خاص کرکے جوانون کو اسلیے نکاح کی رغبت دلائی گئی ہے کہ نکاح کیطرف ابھارنیوالی قوت
بخلاف بڈھون کے جوانون مین اکثر ہوا کرتی ہے - اور یہ قوت اگر ادھیڑ اور بوڈھون مین پائی
جاے تو باعتبار معنی کے یہی حکم انکے لیے بھی شامل ہے ف اسیطرح جوان بیواؤن کا عقد
ادھیڑ اور بوڑھی رانڈون پر مقدم ہے اور جوان رانڈون سے اُترکے ادھیڑ بیواؤن کا حصہ ہے
ادھیڑ مردون کے بہ نسبت ادھیڑ عورتون کی خواہش نفسانی بڑھی چڑھی رہتی ہے جیسا کہ دوسرے
حصے کے پانچوین باب مین "رجوع الشیخ الی صباہ" سے انشاء اللہ ہم سند دینگے - اگر کسی ضعیفہ کو
خواہش ہو تو نکاح سے مانع کوئی اسکو بھی نہین ہوسکتا ہے - جامع ترمذی کتاب النکاح مین ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ
وَخُلُقَہٗ فَزَوِّجُوْہُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ ترجمہ جب تم کو
(یعنی تمہاری کنواری خواہ بیوہ بہن بیٹی کے نکاح کے لیے) ایسا شخص پیغام دے جسکے دین
اور چال چلن سے تم خوش ہو تو اسکو بیاہ دو - نہ بیاہ دوگے تو زمین پر فتنہ اور بڑا فساد
ہوگا - نیز جامع ترمذی مین اسی حدیث کے بعد ابوحاتم مزنی رض سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا جَاءَکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ وَخُلُقَہٗ فَانْکِحُوْہُ اِلَّا تَفْعَلُوْا
تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنْ کَانَ فِیْہِ قَالَ اِذَا جَاءَکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ
دِیْنَہٗ وَخُلُقَہٗ فَانْکِحُوْہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ترجمہ جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے
جسکا دین اور اخلاق تمہارے نزدیک اچھا ہو (یعنی وہ تمہاری کنواری خواہ بیوہ بہن بیٹی سے
عقد کرنے کا پیغام دے) تو اسکو تم بیاہ دو - نہ بیاہ دوگے تو زمین پر فتنہ اور فساد ہوگا -
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ اسمین کچھ نقصان ہو یعنی وہ غریب ہو یا غیر کفو ہو یا کوئی

اور اُسکے سوا بہت سی حدیثیں اس مضمون کی ہیں- جناب رسول اللہ صلعم کی ایک حدیث ترمذی میں ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ جب تمہارے پاس وہ شخص آوے جسکا دین اور اخلاق تمہارے نزدیک اچھا ہو تو تم اُسکو بیاہ دو تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا مجمع البحار میں اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَةٌ کی شرح میں لکھا ہے- اِنْ لَّمْ تُزَوِّجُوْا مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَهٗ وَخُلُقَهٗ وَتَرْغَبُوْا فِیْ مُجَرَّدِ الْحَسَبِ وَالْجَمَالِ تَکُنْ فِتْنَةٌ وَّفَسَادٌ لِاَنَّهُمَا جَالِبَانِ اِلَیْهِمَا وَقِیْلَ اِنْ نَظَرْتُمْ اِلٰی صَاحِبِ مَالٍ وَجَاہٍ یَبْقٰی اَکْثَرُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ بِلَا تَزَوُّجٍ فَیَکْثُرُ الزِّنَا وَیَلْحَقُ الْعَارُ وَالْغَیْرَةُ بِالْاَوْلِیَاءِ فَیَقَعُ الْقَتْلُ وَیَهِیْجُ الْفِتَنُ ترجمہ یعنی اگر دیندار اور نیک چلن آدمی سے نکاح نہ کروگے اور صرف دنیاوی عزت اور خوبصورتی پر جھکو گے تو فتنہ اور فساد ہوگا کیونکہ روپیہ اور خوبصورتی یہ دونوں فتنے اور فساد میں کھینچنے والی چیزیں ہیں- اور یوں بھی حدیث کے معنی بیان کئے گئے ہیں کہ اگر تم مال اور مرتبے والے کی تلاش میں رہوگے تو بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں بغیر بیاہی رہجائینگی اور جب بغیر بیاہی رہینگی تو زنا کی کثرت ہوگی- زنا کی کثرت سے کنبے والوں کو شرم اور غیرت آئیگی تو خون ہونگے اور فساد برپا ہوگا **مصنف** میرے قومی بھائی بہنو ذرا سوچو اور غور کرو ہر گاہ کہ مال و مراتب کی تلاش میں صرف دیر ہونے کے سبب سے دنیا میں فتنے اور بڑے فساد کا خوف ہو تو اب آپ ہی انصاف کیجیے لاکھوں جوان بیواؤں کو تمام عمر بغیر بیاہی رکھنے سے کیونکر اطمینان ہوسکتا ہے- نسائی کتاب النکاح میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهُمْ کَذَا وَکَذَا النَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ ترجمہ اللہ پر تین شخصوں کا حق ہے کہ ان کی اعانت فرمائے وہ فلاں فلاں ہیں اور وہ شخص ہے جو گناہوں سے بچنے کے لیے نکاح کرے- احیاء العلوم میں حدیث ہے مَنْ نَکَحَ لِلّٰهِ وَاَنْکَحَ لِلّٰهِ اِسْتَحَقَّ وَلَایَةَ اللّٰهِ ترجمہ جو اللہ کی خوشی کے لیے نکاح کرے اور اللہ کی خوشنودی کے لیے نکاح کردے وہ اسبات کا مستحق ہوجاتا ہے کہ اللہ اُسکی سرپرستی فرمائے **ف** پس ثابت ہوا کہ گناہ سے بچنے اور اللہ کو خوش رکھنے کے لئے جو بیوہ اپنا نکاح کرے گی اور

جو لوگ اُسکا نکاح کر دینگے اُن سب کی اللہ مدد کریگا اور سرپرستی فرمائے گا۔ نیز احیاء مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدْ اَحْرَزَ شَطْرَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الثَّانِيْ ترجمہ جسنے شادی کرلی وہ اپنے نصف دین کی حفاظت کرچکا اب اُسکو لازم ہے کہ اللہ سے نصف دوسرے مین ڈرے **ف** اس حدیث مین اسطرف اشارہ ہے کہ انسان کے دین مین غالباً دو ہی وجہ سے خرابی پڑتی ہے۔ یا شرمگاہ کے باعث سے یا پیٹ کے سبب سے۔ پس جسنے شادی کرلی وہ شرمگاہ سے تو گویا بچگیا اب صرف پیٹ سے بچنا اُسکو باقی رہا۔ دیکھو احیاء العلوم اسی حدیث کے بعد[م] سنن نسائی۔ کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء مین و نیز حدیث کی دوسری کتابون مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ ترجمہ دنیا مین سے عورتین اور خوشبو دو چیزون کی محبت مجھ مین پیدا کردی گئی ہے اور میری آنکھون کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے نماز مین۔ **ف** اسیطرح قانون قدرت نے عورتون کے دل مین جن مین سے بیوائین کسیطرح خارج نہین ہوسکتی ہین مردون کی محبت پیدا کردی ہے۔ پھر ملاحظہ کیجیے عورتون کی محبت آپکے دل مین اسدرجے تک تھی کہ آپ فرماتے ہین[۵۱] اَصْبِرُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَلَا اَصْبِرُ عَنْهُنَّ ترجمہ کھانے پینے سے مین صبر کرسکتا ہون لیکن عورتون سے مجکو صبر نہین آتا ہے **ف** اب حضرات ناظرین کی انصاف بھری سمجھ پر یہ چھوڑا جاتا ہے کہ ہرگاہ حضرت رسول مقبول صلعم عورتون سے نہین صبر کرسکتے ہین تو یہ رانڈ بیچاریان مردون سے کیونکر صبر کرسکتی ہین۔ اور پھر عمر بھر کے لیے کیسے۔

ترغیب نکاح مین اور بہت سی آتین اور حدثین ہین۔ اختصار کے لیے ہم اتنے ہی پر

[۵۱] مشکوٰۃ المصابیح مین ہے کہ بیہقی نے شعب الایمان مین انس رض سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی لمعات مین ہے انما جعل التزوج نصفا لان الغالب فی افساد الدین الفرج والبطن ۱۲ منہ [۵۲] دیکھو مواہب لدنیہ اور زرقانی وغیرہ ۱۲ منہ

بس کرتے ہین - تاہم موقع موقع پر انشاءاللہ کچھہ اور بہی ہدیۂ ناظرین کیجاینگی - طوالت تو ہوتی جاتی ہے مگر کچھہ آثار صحابہ بہی پیش کیے بغیر نہین رہا جاتا - اچھا منجملہ کثیر التعداد آثار کے صرف دو اثر پر ہم کفایت کرینگے - لیجیے احیاء العلوم مین ہے کہ حضرت عمر رضہ نے فرمایا[1] لَا یَمنع مِنَ النِّکَاحِ اِلَّا عجزٌ اَوْ فُجُورٌ ترجمہ "نکاح سے منع کرنیوالیان صرف دو چیزین ہین ایک محتاجگی اور دوسرے بدچلنی" اسکے بعد امام غزالی کہتے ہین فبین اَنَّ الدِّین غیر مانع منہ اذ حصر المانع فی امرین مذمومین ترجمہ پس معلوم ہوا کہ ہمارا دین نکاح کرنے سے نہین منع کرتا ہے کیونکہ نکاح سے منع کرنیوالی شے صرف دو ہی بری چیزون مین منحصر ہے حاصل یہ کہ انسان یا تو اسوجہ سے نکاح نہین کرتا ہے کہ بیوی کا نان و نفقہ دینے کی اُسکو طاقت نہین ہوتی یا اسوجہ سے کہ وہ عیاش ہوتا ہے اور عیاشی کے باعث اُسکا دل نکاح پر جمتا نہین ہے - دوسری وجہ تو مردون مین بہی پائی جاسکتی ہے اور عورتون مین بہی جیسے اوباش مرد اور ناچنے گانے والی عورتین لیکن پہلی وجہ فقط مردون کو نکاح سے باز رکھ سکتی ہے نہ عورتون کو کیونکہ عقد کرنے سے عورت اور اپنے نان و نفقے سے سبکدوش ہوجاتی ہے مگر افسوس کہ ہماری قوم مردون کی محتاجگی کی جگہ پر مظلوم بیواؤن کے حق مین ایک بیہودہ عار قائم کرلیے بغیر نہ رہ سکی - نیز احیاء مین ہے کہ حضرت ابن عباس رضہ فرماتے ہین لا یتم نُسُكُ الناسك حتی یتزوج ترجمہ عبادت کرنے والی کی عبادت پوری نہین ہوتی جب تک وہ نکاح نہین کرتا - اسکے بعد امام غزالی کہتے ہین یحتمل اَنَّهٗ جعلہ مِنَ النسك و تتمة لهٗ ولکن الظاهر انه اراد به انه لا یسلم قلبهٗ لغلبة الشهوة الا بالتزویج ولا یتم النسك الا بفراغ القلب ترجمہ احتمال ہے کہ ابن عباس رضہ نے نکاح کو جزو عبادت اور اُسکا تتمہ قرار دیا ہو لیکن ظاہرا اُن کا مطلب یہ ہے کہ خواہش نفسانی کے غلبے کے باعث سے دل بغیر نکاح کے سلامت نہین رہتا - اور دل کے سلامت رہے بغیر کوئی عبادت پوری نہین پڑتی مصنف ہای بدقسمت

[1] فتح الباری مین ہے کہ ابن ابی شیبہ نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضہ نے ابی الزوائد سے فرمایا اِنَّمَا یمنعك من التزویج عجز او فجور ۱۲

رانڈون کا کوئی کہان تک ڈھکڑا روئے - دُنیا تو برباد ہی گئی تھی رہی سہی عبادت سو اُس مین بھی بٹا لگ گیا مگر یہ الزام حضرت کیشبہ ہی رانڈون پر نہین ہے خود بیواؤن پر بھی ہے - وہ جھڑکی دھمکی اور طعنون کی بوچھار سہنے کے لیے اپنا دل اور جوتی پیزار و تیز لکڑیون کی مار کھانے کے لیے اپنے ہاتھ پانون مضبوط کر کے اپنے اپنے وارثون کو اپنے اپنے نکاح کا پیغام کیون نہین دیتی ہین - رانڈون کو لازم ہے کہ سچے معبود کی عبادت سچے جی سے کرنے کے لیے دنیا کی جھوٹی شرم کو دور کرین - بھائی برادری کی لعنت ملامت سب کچھ انگیز کر لین مگر نکاح مین دیر نہ کرین امام غزالی کہتے ہین اِنَّ النکاح معینٌ علی الدین و مھین للشیاطین وحصن دون عدو اللہ حصین ترجمہ نکاح دین کی کمک کرنے والا ہے اور شیطانون کا رسوا کرنے والا - اور اللہ کے دشمن یعنی شیطان سے بچنے کے لیے مضبوط قلعہ ہے - درمختار کتاب النکاح مین ہے لیس لنا عبادۃ شرعت من عھد آدم علیہ السلام الی الآن تستمر فی الجنۃ الا النکاح والایمان ترجمہ نکاح اور ایمان کے سوا ہمارے لیے کوئی ایسی عبادت نہین ہے جو حضرت آدمؑ کے زمانے سے لیکر تا ایندم مشروع رہی ہو اور پھر جنت مین بھی برابر قائم رہے **قرآن و حدیث سے رانڈون کے عقد کا صریحی ثبوت** واضح ہو کہ بغیر عقد کے بیواؤن مین سخت سخت فتنے اور فساد کا احتمال ہونے کے باعث اُنکے نکاح کی اشد ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ حق تعالی رانڈون کا نکاح کر دینے کا حکم اور نکاح سے روکنے کی سخت ممانعت فرماتا ہے - سورۂ بقر کے تیسوین رکوع مین ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ترجمہ جب عورتونکو تمنے طلاق دیدیا اور وہ اپنی عدت[1] تک پہونچ گئین تو اب اُنکو اس بات سے

---

[1] عدت اُس مدت کا نام ہے جسمین بیوہ ہونیکے بعد عورت سوگ کرتی ہے اور جبتک وہ زمانہ گذر نہ جائے کسی دوسرے سے نکاح نہین کر سکتی طلاق کی عدت تین حیض ہے اور موت کی چار مہینے دس دن اور یہ اُسوقت ہے کہ عورت حاملہ نہ ہو اگر حاملہ ہو تو موت و طلاق دونوں کی عدت وضع حمل ہے ۱۲ منہ

نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندون سے (یعنی جنکو وہ خاوند بنایا چاہتی ہین اُنسے) اپنا نکاح کرلین جبکہ آپسمین دستور کے موافق وہ راضی ہوجائین یہ نصیحت اسکو ملتی ہی (یعنی اس نصیحت سے فائدہ اٹھاتا ہی) جو اللہ اور پچھلے دن (یعنی قیامت پر) ایمان رکھتا ہی - اسمین تمکو بڑا فائدہ ہی اور بڑی ستھرائی ہو۔ اتمہارے نفع نقصان کو) اللہ جانتا ہی تم نہین جانتے پھر اسی رکوع مین کچھ آیتون کے بعد ارشاد ہوتا ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

ترجمہ جو لوگ تم مین سے مرجائین اور بیبیان چھوڑ جائین وہ بیبیان چار مہینے دس دن تک اپنے کو روکے رکھین پھر جب عدت کو پہونچ جائین تو تمپر کچھ گناہ نہین ہے جو اپنے حق مین وہ دستور کے موافق (نکاح یا نکاح کا پیغام) کرین - اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ کو اسکی خبر ہے ف رانڈون کا نکاح کردوگے اسکی بھی خدا کو خبر ہے نہ کروگے اسکی بھی خبر ہے - کردوگے تو خوش ہوکے بہشت کے باغون مین تمہارے گھر بنائیگا - نہ کروگے ضد سے ٹھلا رکھوگے تو پھپکارین مارتی ہوئی دوزخ مین جھونک دیگا - اٹھارہین پارے سورۂ نور کے چوتھے رکوع مین حکم ہے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ ترجمہ اور بیاہ دو تم رانڈون کو اپنی قوم سے جامع ترمذی ابواب الصلوۃ مین حضرت علی رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے یا علی ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا ترجمہ اے علی تین چیزون مین دیر نہ کرو وقت آجائے تو نماز مین دیر کرو - جنازہ حاضر ہو تو اسکی تجہیز و تکفین مین نہ دیر کرو - بیوہ عورت کے لیے کفو ملے تو اسکے نکاح مین نہ دیر کرو ف مسلمانو دیکھو رانڈون کے نکاح کے لیے اسی اہتمام سے حضرت رض فرماتے ہین جس اہتمام سے فرض نماز اور جنازے کی تجہیز و تکفین کے لیے ارشاد فرمارہے ہین ایک جگہ اور ایک ہی عنوان سے تینون چیزون کا حکم دینا اسبات پر دلیل ہے کہ جسطرح وقت آنے پر پنجوقتہ نماز کا ادا کرنا اور جنازہ حاضر ہونے پر اسکا کفنانا اور دفنانا فرض ہے ایسا ہی

جوان رانڈون کا عقد کر دینا بہی لازم ہے - اور جسطرح تجہیز و تکفین کے بغیر مُردے کا ڈال
رکہنا جائز نہین ہے اسیطرح نکاح کر دیے بغیر خواہش مند بیوہ کا بٹھلا رکہنا بہی سخت ناجائز
اور نفرت کے قابل ہے - صاحب - بٹھلا رکہنا کیسا - حضرت کا فرمان یہ ہے کہ اُنکے عقد مین
دیر بہی نہ کیجاے - ابہی عقد بیوگان کے ثبوت مین ہم اور بہی آیتین اور حدیثین لکہتے اگر حضرات
ناظرین کے قیمتی وقت کا خیال نہ آجاتا نکلتہ دیکھو حضرت صلعم کے زمانے مین کس کثرت سے
نکاح بیوگان کا رواج تھا پھر بہی اللہ و رسول کیطرف سے تاکید کا آنا اسبابت پر دلالت کرتا
ہے کہ یہ تاکید بطریق پیشین گوئی کے ہم ہندوستان کے اُن مسلمانون کو فرمائی گئی ہے جو اپنے
اچھے دستور کو چھوڑ کر شیطانی بہلاوے مین آن کر غریب رانڈون کو جیتے جی تڑپاتے ہین اور اُنکا
نکاح نہین کر دیتے - حضرت ؐ کے جہان اور ہزارون معجزے ہین ایک یہ بہی ہے کہ آئندہ ہونے
والی بات کو پہلے ہی سے سمجھکر تدارک فرمایا - مگر بڑے شرم کی بات ہے کہ اللہ حکم فرماے
اُسکا رسول معجزہ دکھاے اور ہماری وہی عدا مرغے کی ایک ٹانگ رہے - کفار مکہ جسطرح
حضرت ؐ کے معجزون کو نہ مانتے - جادو کہکر ٹال دیتے اور بت پرستی سے باز نہ آتے اُسی
طرح کا برتاؤ اب ہندوستان کے جاہل مسلمان بلکہ خواص بہی کرنے لگے - جہل مرکب
مین پڑکے قرآن و حدیث سے منہ موڑ گئے -

رانڈون کا نکاح کیا ہی سنت موکدہ ہی یا واجب یا فرض

فتاوی عالمگیری کتاب النکاح مین ہے اِنَّہ فی حالۃ الاعتدال سنۃ مؤکدۃ وحالۃ
التوقان واجب ترجمہ اعتدال کیحالت مین نکاح سنت موکد ہے اور جوش کی
حالت مین واجب ہے" درمختار مین ہے ویکون واجبًا عند التوقان فان تیقن الزنا الا بہ
فرض نہایہ ⁂ ترجمہ جوش طبیعت کے وقت نکاح واجب ہے اور اگر بغیر نکاح
کے زنا کا یقین ہوجائے تو نہایت فرض ہے" تو فرمائیے حضرات - رانڈونکا نکاح سنت
موکدہ ہے یا واجب یا فرض - سنت موکدہ ہونے سے تو کسیکو انکار ہو ہی نہین سکتا ہے -

رانڈونکا نکاح کیا ہی سنت موکدہ ہے یا واجب یا فرض

اگر ہم السکا نام لیکے کہہ سکتے ہین کہ واجب اور فرض بہی ہے بلکہ ہم تھوڑی دیر مین سمجھا دینگے
کہ فرض عین ہے - واجب اور فرض کا نام سننے سے لوگون کے کان تو کھڑے ہوگئے
ہونگے لیکن ہم امید کرتے ہین کہ جب وہ غور کرینگے تو ہمارے ساتھ وہ بھی اتفاق کرلینگے -
اور کیون نہین کیا تمام عورتون کیطرح رانڈون کی طبیعتین بہی ابہار نہین کرتی ہین کیا
اُنکے دلون مین ہوائے نفسانی کے ولولے نہین اُٹھتے ہین - کیا سنسان راتون مین اُنکو جوانی
کے اُمنگ نہین آستاتے ہین کیا قدرتی جوش سے وہ بچین نہین ہوجاتی ہین (کہو
ہان) اچھا تو تمہی مہربانی کرکے یہ بھی بتا دو کہ اس حالت مین اُنکا نکاح واجب ہوا کہ نہین -
(خوب مضبوط ہوکے کہو ہان واجب ہوا) گو بیواؤن کے عزیز اقارب یا بعضی بیوائین
بھی چکنی چپڑی باتین بناکے ہزار کہین لیکن قانون فطرت تو اُنکے اختیار مین نہین ہے -
اگر کوئی اکا دُکا بیوا ایسی ہو تو ہم خرق عادت بھی مان لیتے لیکن خرق عادت عام تو نہین
ہوتا ہے - ہر کس و ناکس تو کرامات نہین دکھا سکتا ہے - کیا یہ بات کسیطرح سمجھ مین آسکتی
ہے کہ قدرتی جوش جو انسان کے لیے لازم بلکہ اُسکی اصل فطرت مین داخل ہے
اُسکے دست بُرد سے پچیس چھبیس لاکھہ قابل نکاح بیواؤن کے دل کیونکر بچ سکتے ہین
رانڈون کی کیا حقیقت ہے اس طبعی جوش نے تو بڑے بڑے اولیاء اللہ کی رفاقت کی ہی
بلکہ انبیاء علیہم السلام کی بھی - اور اگر یہ نہوتا تو انسان کو ملائکہ پر فضیلت نہوتی بلکہ اُسکے
کمال مین ایک طرح کا نقصان رہجاتا ہان مگر جب تک جائز طریقے مین خرچ کیا جائے تب
تلک تو وہ کمال کمال ہے اور جب اُسنے ناجائز اور ممنوع طریقے کا رُخ لیا تو وہی کمال وبال
جان اور دین و دنیا کا جنجال ہوجاتا ہے - خلاصہ یہ کہ یہ جوش طبعی ہے اور خلقی جب تک
بیوائین انسانی جامے مین ہین تب تلک تو اُنکا پنڈ نہین چھوڑینگا - ہان اگر وہ مرکھپ جائین
بُڈھی ہوجائین یا کوئی شاذ و نادر جاری آزاری مین گھل کے انسانیت سے گذر جائے تو اُسکی
بات ہی جدی ہے - ورنہ عموماً جوان مزاج بیواؤن کے دل پر جو حالت طاری ہو رہی ہے -

ناگفتہ بہ ہے۔ اگرچہ وہ ڈر سے دباؤ سے یا جھوٹی شرم اور بناوٹ سے اور درحقیقت اپنی
حماقت سے زبان پر نہ لائین لیکن خدا کو دیکھا نہین تو عقل سے پہچانا۔ سنائی دے تو کان
دھر کے سن لو کس زور سے عقل چلا کے پکار رہی ہے کہ بیشبہہ نفسانی جوش کے زبردست
ہاتھ جوان جوان رانڈون کے وحشی دلون کو ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر ملیٹے کھلا رہے
ہین سچ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُوْنِ ترجمہ
جوانی جنون کی ایک شاخ ہے۔ پس ایسی بیواؤن کے نسبت جس کے دماغ مین
کچھ بھی عقل اور انصاف کی روشنی ہوگی واجب کہنے مین ایک لمحے کے لیے
بھی تامل نکرے گا۔ اچھا وجوب تو ثابت ہو چکا رہی فرضیت سو وہ بھی ہم انشاءاللہ
تمسے منا لینگے۔ سنو سنو۔ بہتیری رانڈون کو نکاح نہونیکے باعث پانون ڈگ جانیکا یقین ہو جاتا
ہے اور جسکو نکاح نہونے کے باعث سے پانون ڈگ جانیکا یقین ہو جائے اوس کا
نکاح نہایت فرض ہے پس ثابت ہوا کہ بہتیری رانڈون کا نکاح نہایت فرض ہے۔ فرضیت
ثابت کرنے کے لیے ہمنے دو دعوے کیے ہین اول یہ کہ بہتیری رانڈون کو بغیر نکاح کے
زنا کا یقین ہو جاتا دوسرے یہ کہ جسکو بغیر نکاح کے زنا کا یقین ہو اُسکا نکاح نہایت فرض
ہونا۔ پہلے دعوے کے ثبوت مین زیادہ طوالت کی ضرورت نہین صرف اُن منحوس
واقعات کی شہادت کافی ہے جو نہایت افسوس نہایت شرم کے ساتھ بعض بیواؤون
کے نسبت ہمکو سننے پڑتے ہین۔ ابھی تو اکادکا چوری چھپے ہے لیکن اگر غفلت کی یہی نیند
اور زمانے کی یہی رفتار رہی تو پھر آیندہ کھلم کھلا ہونے کا ڈر ہے اور پچھلا دعوی تو بدیہی
الثبوت ہے۔ درمختار سے ثابت ہونے کے علاوہ ہر فرد بشر سمجھ سکتا ہے
کہ اگر بغیر نکاح کے زنا کا یقین ہو تو نکاح نہایت فرض ہے۔ پس ثابت
ہوگیا اور اچھی طرح سے ثابت ہوا کہ اکثر بیواؤون کا نکاح واجب ہی اور بہتیری رانڈون کا
نہایت فرض ہے۔

صاحبو آگ بگولا نہو جاؤ۔ مجھ غریب پر غصہ کرنے سے تمکو کچھ پھل نہین جانے کا۔ اگر تمھین غیرت ہے تو اپنی اپنی رانڈون کے نکاح کی خبر لو۔ واجب اور فرض کے نام سے تمکو چڑھ ہی تو اچھا تم سرے سے سنت موکدہ ہی کہتے جاؤ۔ سنت موکدہ کیا کم ہے مگر یہ بھی سوچ لو سنت موکدہ پر چلنے مین کچھ گناہ تو نہین ہے۔ ہان پیچھے سے کہین اسمین بھی نہ کچھ فیہ نکل آئے۔ کیا سنت موکدہ کے چھوڑ دینے والے پر عتاب نہین ہے۔ کیا سنت مین ذلت اور اچھا نہ سمجھ کے چھوڑ دینے مین کفر نہین ہے۔ ہمارا تو اعتقاد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سنت عام طور پر لُٹ رہی جاتی ہو اور اُسپر توہین کی نظرین پڑ رہی ہون اُسکا پھر سے قائم کرنا اور اُسکی گئی عزت کو پھر سے دلون مین بٹھلا دینا ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض عین ہے۔ یون فرض کا ترک کرنے والا فاسق کہا جائیگا لیکن کافر نہین ہو سکتا اور سنت کو ذلیل سمجھ کے چھوڑ دینے والے کے تو ایمان ہی کا ٹھکانا نہین رہتا اور کیونکر جب کہ اوسنے سنت کی ہیٹی کی تو صاحب سنت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیٹی کر چکا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیٹی کی تو جسنے اُنکو رسول کر کے بھیجا ہے یعنی اللہ کی ہیٹی کر چکا اور جب اوسنے اللہ کی ہیٹی کی تو اُسکے ایمان کا کہان ٹھکانا رہا۔

ہمکو افسوس ہے کہ اس قسم کے ذکر مین جیسا کہ ابھی ہم کر رہے ہین لوگ بھڑ اُٹھتے ہین اور کہتے ہین "دیکھو فلان شخص نے سبکو کافر بنا ڈالا" مگر تعجب کہ وہ اپنے کرتوت پر نظر نہین ڈالتے اور نہ یہ سمجھتے ہین کہ اپنے حق مین کیا بیس بو رہے ہین۔ صاحبو تھوڑی دیر کے لیے غصے کی آگ فرو کر دو۔ انصاف پسندی کا جامہ پہین لو اور آنکھین کھول کے دیکھو یہ تم کیا غضب جوت رہے ہو۔ تم اپنی نادانستگی مین وہ باتین کر گذرتے ہو جن سے کفر کا الزام تمپر خواہ مخواہ صحیح ہو جاتا ہے تب بھی ہم مسلمان کو جب تک کہ وہ مسلمان ہے کافر کہنے کی جرءت نہین کرتے ہین۔

دوستو خدا سے ڈرو۔ خدا تو فرماتا ہے "تم رانڈون کے نکاح کردو۔" اُسکا پیارا رسول

فرماتا ہے تم رانڈون کے نکاح مین دیر نکرو۔ ہائے تم کہتے ہو رانڈون کے نکاح مین ذلت ہے
اور اوچھا پن ہے تو اب کون کہے گا کہ تمنے اللہ و رسول کو نہین جھٹلایا ہائے اب آگے
زبان سے نہین نکلتا کیا کہون اور قلم کی ہمت نہین پڑتی کیا لکھون مگر ہم تمہارے مجنونانہ برتاؤ
مین ایسے بیچین ہوگئے ہین کہ جبراً و قہراً خواہ مخواہ بولنا ہی پڑتا ہے اور کیون نہین تم اپنے حق مین
جو کانٹے بو رہے ہو اُسکی خبر کردینا ہی تو ہمارا فرض ہے پھر تمہاری سمجھ مین آئے چاہے نہ
آئے۔ ذرا سوچو تو سہی اللہ و رسول تو تمکو کرنے اور جلدی کرنے کا حکم دیتا ہے اور تم کہتے
ہو معیوب ہے" (نعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسول اللہ) اگر رانڈونکا نکاح واقعی معیوب
ہے جیسا کہ تم غلط طریقے پر سمجھ گئے ہو تو (توبہ توبہ) تمہارے اور تمام زمین و آسمان کے خالق
پر دو سخت معیوب الزامون مین سے ایک ضرور لازم آتا ہے۔ یا تو جان بوجھ کے اُسنے
معیوب اور ذلیل کام کے لیے تمکو حکم دیا اور یا تو اُسکے علم مین نقصان ہے۔ اوسنے اپنی
نادانی سے بُرے کو اچھا سمجھ لیا۔ ہائے غضب جسطرح یہ حیرت کی بات ہے کہ جسکی ذات تمام
عیوب اور تمام نقصانات سے پاک ہے اور اُسکا پاک ہونا صرف نقلاً نہین عقلاً بھی واجب
ہے وہ معیوب کام کا حکم کیونکر دیسکتا ہے معاذ اللہ اگر ایسا کرتا تو اُسکی ذات ہر ہر نقصان سے
پاک کہان سے رہ جاتی۔ اوسیطرح یہ بھی حیرت کی بات ہے کہ جو تمہارا اور تمام
مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے وہ تو (العیاذ باللہ) جاہل اور نادان ہو جائے اور تم اور
تمہارے ہندو پیشوا جو تمام کائنات کیطرح اُسیکے پیدا کیے ہین واقف کار اور سمجھدار
بن جائین۔ اجی لاحول ولا قوۃ۔ استغفر اللہ۔ بیشبہہ عقلاً اور نقلاً دونون طریقون مین حق
سبحانہ و تعالے کی ذات اس سے بہت زیادہ پاک ہے کہ وہ کسی معیوب اور ذلیل کام کے لیے حکم کرے
یا اوسکے علم مین ایک چیونٹی بھر چیونٹی تو بہت ہوتی ہے چیونٹی کی لاکھون کرورون حصون مین سے ایک حصے کی برابر نہین
یہ بھی بہت ہوتا ہے جزو لایتجزی کی برابر بھی غلطی ہو سکے غرض نہ اوسنے معیوب کام کا حکم دیا ہے اور نہ اُسکے نہایت
وسیع اور غیر متناہی علم مین کچھ نقصان ہے۔ **مسلمانو!** اگر تمکو اپنا ایمان پیارا ہے تو توبہ کرو

اور سچے دل سے توبہ کرو خدا معاف کرنیوالا ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَاذَنْبَ
لَہٗ ترجمہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُسنے کبھی گناہ نہین کیا۔
عالم نیاں مین ہم مدتون غور کرتے کرتے تھک گئے مگر ہمکو کوئی ایک بھی ایسی نظیر نہین ملی
کہ اللہ و رسول کے کسی حکم کو مسلمانون نے اسقدر بیرحمی سے لتاڑا ہو جیسا کہ ہندوستان کے
نادان مسلمان اس حکم کو جسکے لیے ہمسے روئے رویا نہین جاتا ہے لتاڑ رہے ہین
اللہ کا جو حکم ہے اور رسول صلعم کی جو سنت ہے اُسکو عورت مرد چھوٹے بڑے تمام
مسلمان نہایت عزت سے لیتے ہین اپنا شرف سمجھتے ہین لیکن ہندوستان کے
مسلمانون کا خدا بھلا کرے جانے کیا ہو گیا ہے جو اللہ کے اس معزز حکم اور رسول
کی اس قیمتی سنت کو ذلت اور حقارت کی نظر سے دیکھ رہے ہین اور پھر بھی دعویٰ ہے
کہ مسلمان ہین اللہ کے بندے ہین اور رسول صلعم کی امت ہین - ایک ادنیٰ سے ادنیٰ گناہ
ہوتا ہے اسکا بھی کرنیوالا اپنی آنکھین نیچی کر لیتا ہے - مگر یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ لوگ اللہ
اور رسول صلعم کو جھٹلاتے ہین اور بجائے اسکے کہ پشیمان ہوتے توبہ کرتے فخر کر رہے
ہین ع چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد - بھلا ایسے لوگون کا کیا ٹھکانا ہے
بابت اللہ کے حکم اور رسولؐ کی سنت سے ایسی عداوت ہو گئی ہے کہ عقد ثانی کو لوگ بدتر
از کفر سمجھ رہے ہین - اُنکے نزدیک جو نکاح مین ذلت ہے وہ زنا مین مشکل سے ہے اگر
کوئی بیوہ زنا مین بدنام ہو جائے تو کچھ پروا نہین لیکن اگر چاہو کہ نکاح کر دین تو ممکن نہین
زہر دے کے مار ڈالنا اور خود بیوہ کو زہر کھا لینا گوارا ہے مگر نانہیالی رسم چھوڑ دینے کی
ذلت اور اللہ و رسول کا حکم ماں کے نکاح کر دینے اور نکاح کر لینے کی رسوائی اُن سے
نہین سہی جاتی ہے - یون زنا ہو تو اسکو کوئی کچھ نہ کہے بلکہ اور پردہ پوشی[1] کیجائے لیکن اگر کوئی

[1] ہمارا اعتراض پردہ پوشی پر نہین ہے - جو اعتراض ہے وہ یہ ہی کہ نکاح کیون نہ کر دین جو نہ زنا کی نوبت
آئے نہ پردہ پوشی کی ضرورت پڑے ۱۲ منہ -

نیک نیت بیوہ سنت رسول صلعم سمجھ کے نکاح کرے تو صرف اُسکی شرافت ہی میں بٹا لگجاتا ہے
بلکہ لعن طعن کی بھرمار مین اسکی زندگی دوبھر کردی جاتی ہے - آخر کیون - اسلیئے کہ اُسنے
ہندوؤن کی چال چھوڑدی اور قرآن و حدیث پر عمل کرلیا - اگر ہمارا معبود ایسا رحیم نہوتا جیسا
کہ ہے تو ممکن تھا کہ آسمان پھٹ پڑتا - اگر ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین
نہوتے تو کچھہ تعجب نہ تھا کہ زمین شق ہوجاتی اور قارون کیطرح یہ لوگ دھنسا دیئے جاتے
یا کوئی اور ہی عذاب عام امم سابقہ کیطرح نازل کردیا جاتا - اچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
طفیل سے عذاب عام تو نہین آیا لیکن کیا قبر مین بھی نہین جانا ہے - سنا بیو ہمارے گذشتہ
کلام کو دیکھو اور آئندہ کلام پر غور کرو اللہ و رسول کے حکم کے خلاف چلنے مین فقط بیواؤن
کے ہی سر پر ظلم کا آرا نہین چل رہا ہے بلکہ نظم عالم مین فرق آرہا ہے مسلمانون کی قوم دنیا
اور دین دونون جہان سے جارہی ہے - جو ازلی شقی ہین انکا تو ذکر نہین لیکن جنکے
دلمین ذرا بھی نور ایمان ہوگا وہ خون کے آنسو رو دینگے بلکہ ایک مرتبہ رانڈ اور
رانڈون پر ظلم کرنے والے اُنکے عزیز بھی مذہبی جوش مین آنکے ہمارے ساتھہ اتفاق
کرلینگے لیکن یہ زبانی جمع خرچ تو کام کا نہین کرکے دکھادین تو ہم مانین کیا کسی مسلمان سے
دیکھے (بشرطیکہ اُسمین اسلامی حمیت بھی ہو) یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایسی عمدہ سنت کی اسطرح ذلت و خواری کیجاتی ہو جسطرح کہ ہورہی ہے اور ذلت و خواری
ہوتی بھی کسکے ہاتھہ سے ہو خود حضرت ہی کا کلمہ پڑھنے والون اور آپ ہی کے نام پر مرنے والون
کے ہاتھہ سے - ہاے مسلمانو - تمکو یہ کیا ہوگیا - تمہاری اسلامی حمیت تمہین کیون جواب
دے گئی - جس قوم کو تم کافر مشرک کہتے ہو اُسکی پیچ مین (اور لطف یہ کہ وہ خود بھی تمسے ہوش مین نہین [سلہ]

[سلہ] اس رسم کی برائی ہندوؤن کے بھی ذہن نشین ہوتی جاتی ہے وہ رانڈون کے عقد مین ہمسے
زیادہ سرگرمی سے کوشش کررہے ہین - ہمارے نزدیک انکی کوشش بڑی عزت اور بڑی
منزلت کے قابل ہے - ۱۲ منہ ۰

اپنے سچے معبود اور سچے نبی کو کیون جھوٹلا رہے ہو۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اور درحقیقت خود اللہ پاک کی اتنی بیحرمتی پر کیون کمر کسے ہو۔ یقیناً مسلمانون مین اس سے زیادہ بڑھ کے کبھی کوئی اور خرابی نہ آپڑی ہوگی جو ہندوستان کے ناسمجھ مسلمانون نے اپنے ہاتھون اپنے سر پر نازل کرلی ہے۔ کیا اسوقت ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کا فرض نہین ہے کہ پوتھی کا مسئلہ چھوڑ کے قرآن وحدیث کی مٹی ہوئی عزت پھر سے قائم کرین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کو بار دوڑین۔ مسلمانو۔ تمہارے دماغ مین اگر اسلامی روشنی ہے تو کہو ہان زور سے کہو ہان" فقط زبان ہی سے نہین دل سے بھی کہو "ہان" اچھا "ہان" کہہ چکے ہو تو اب "ہان" کہنے کی لاج بھی کرو۔ یون تو "ہان" کہنا معتبر نہین "ہان" پر عمل کرو اور جہاد اکبر کا ثواب لوٹو تو جانین حضرات آپ ہی انصاف کیجیے اگر اللہ کا ایسا حکم ماننے اور رسول کی ایسی سنت پھر سے زندہ کرنیکو ہم فرض عین کہہ رہے ہین تو کیا برا کہتے ہین۔ نہ سمجھ مین آیا ہو تو یون سمجھ لیجیے۔ رانڈون کے نکاح مین ذلت سمجھنے سے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیٹی ہوتی ہے۔ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹے ٹھہرتے ہین۔ اللہ کے علم مین نقصان لازم آتا ہے سنت رسول کی ذلت ہوتی ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت مین بٹا لگتا ہے ہندوون کے رسم ورواج کے مقابلے مین قرآن وحدیث کی توہین ہوتی ہے۔ اور جس چیز کے سبب اللہ ورسول کی ہیٹی ہو اللہ ورسول جھوٹے ٹھہرین۔ اللہ کے علم مین نقصان لازم آئے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذلت ہو۔ حضرت صلی اللہ وعلیہ وسلم کی شرافت مین بٹا لگے۔ ہندوون کے رسم ورواج کے مقابلے مین قرآن وحدیث کی توہین ہو اُس چیز کا اپنی طاقت بھر دفع کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض عین ہے۔ تو ثابت ہوا کہ رانڈون کے نکاح مین ذلت سمجھنے کو اپنی طاقت بھر دفع کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض عین ہے پس ہمارا مطلب ثابت ہوگیا جس سے جسطرح ہوسکے رانڈون

کے نکاح مین ذلت سمجھنے کو دفع کرے اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک رانڈون کے نکاح کا شائع نہوگا تب تلک ذلت کا سمجھنا بھی نہین دفع ہونے کا۔ پس رواج کا قائم کرنا اپنی طاقت بھر ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض عین ہے۔ اب جس سے جسطرح ہو سکے رواج قائم کرنے مین کوشش کرے۔

نوان باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کثیر التعداد رانڈون سے عقد کرنے اور آپکی صاحبزادیون۔ نواسیون۔ پھوپھیون اور پھوپھی زاد بہنون کے دو دو اور دو سے زیادہ عقد ہونے کے بیان مین نیز اس بیان مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیوہ کی اولاد مین تھے بیوہ کی دوسرے عقد سے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح تو گیارہ[1] کیے ہین اور مشہور روایت کے موافق گیارہ کیے ہین۔ لیکن کنواری سے صرف ایک[2] اور باقی سب بیواؤن سے۔ حضرت زینب بنت جحش تو طلاق سے بیوہ تھین باقی اور سب خاوند کی موت سے۔ کسیکا عقد آپ سے دوسرا تھا اور کسیکا تیسرا اور شاید کہ ام المساکین زینب بنت خزیمہ و نیز ام المومنین میمونہ کا پانچوان ہو۔ جیساکہ علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا ذکر انشاءاللہ ہم عنقریب عرض کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے اختیار دیا تھا آپ جتنے چاہتے عقد کرتے۔ بائیسوین پارے مین سورۂ احزاب کے چھٹے رکوع مین ہے تُرْجِي مَن تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَن تَشَاءُ ترجمہ اے ہمارے پیغمبر اُن عورتون مین سے تو جسکو چاہے چھوڑ دے اور جسکو چاہے اپنے پاس جگہ دے یہ اجازت صرف آپ ہی کے لیے مخصوص تھی۔ اور لوگون کو چار بیبیون سے زیادہ جمع کرنا درست نہین ہے۔ ۱۲ منہ [2] یعنی حضرت عائشہ صدیقہ سے ۱۲ منہ۔

کے گیارہ عقد ہونے مین مشہور کی قید ہمنے اسلیے بڑہا دی کہ احاد روایات کے موافق اور بہی بہت سے نکاح آپ نے کیے ہین جنمین سے بعض بیبیون کو ملاقات سے پہلے اور بعض کو ملاقات کے بعد بضرورت طلاق دیدی - اور بعضی بیبیان ملاقات کے پہلے حضرت صلی الله علیہ وسلم کے حین حیات مین وفات کرگئین اور بعض سے ابہی ملاقات کی نوبت نہ آئی تہی کہ خود حضرت صلی الله علیہ وسلم نے وفات فرمائی - اور بعض کی نسبت کچہہ معلوم نہین ہوا - تفصیل دیکہنے کا جی چاہے تو نقشہ ملاحظہ فرمائے -

حضرت صلی الله علیہ وسلم کی غیر مشہور بیبیون کا نقشہ ماخوذ از مواہب لدنیہ و زرقانی

نمبر شمار	بیبیان	بیبیون کے باپ	خاندان	کیفیت
۱	ام شریک غزیہ	جابر بن عوف	قریش بنی عامر بن لوی	غزیہ نام ہی اور ام شریک کنیت ہی - ناظرین کو اس نام اور اس کنیت کی بظاہر تین بیبیان معلوم ہوتی ہونگی مگر واقع مین غالباً ایسا نہین ہی جیسا کہ اصابہ مین ہی - جو بات جمع کرنیمین معلوم ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ ام
۱۰	ام شریک غزیہ	نامعلوم	انصار بنی نجار	شریک ایک ہی ہین پر نسب مین اختلاف پڑگیا ہی کہ انصاریہ ہین یا عامریہ ہین قریش سے یا ازدیہ ہین دوس سے - اور ان تینون نسبون کا جمع ہونا یہی یون ممکن ہی کہ اصل مین تو ہون قریش سے اور بیاہی گئین ہون دوس مین اسلیے دوس کے نسب سے مشہور ہوگئین پہر دوسری شادی ہوئی ہو انصار مین اسوجہ سے انصاریہ کہی گئین
۱	ام شریک غزیہ	جابر بن حکیم	دوس ازد	حضرت صلی الله علیہ وسلم نے انکو طلاق دیا مگر اسمین اختلاف ہی کہ قبل دخول کے دیا یا بعد دخول کے - چونکہ طلاق کی وجہ بیان کرنے مین زیادہ طوالت تہی اسلیے ناظرین ہمکو معاف کرینگے انکی نسبت و نیز آیندہ اور بیبیون کی نسبت

نمبر شمار	بیبیان	بیبیون کے باپ	خاندان	کیفیت
۲	خولہ بنت حکیم	حکیم بن امیہ سلمی	بنی سلیم	خولہ نام ہے اور [illegible] ام شریک کنیت ہے۔ اور طلاق پایا انہون نے قبل دخول کے۔ یہ عثمانؓ بن مظعون کی بیبی ہین عثمان بن مظعون سے انکا نکاح غالباً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طلاق پانیکے بعد ہوا جیسا کہ یقین کیا ہے ابن جوزی نے۔ اور اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کا عقد اور لوگون سے منع نہین ہوا تھا۔ یہ بڑی نیک۔ صحابیہ اور فاضل عورت تہین۔ ان سے بہت سی حدیثین روایت کی گئی ہین۔
۳	خولہ بنت ہذیل	ہذیل بن ہبیرہ	×	ملک شام سے بیاہی آئی تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچنے سے پہلے ہی رستے مین قضا کر گئین۔
۴	عمرہ بنت یزید	یزید بن جون	بنی کلاب	قبل دخول کے طلاق پایا
۵	اسماء بنت نعمان	نعمان بن جون بن حارث	کندہ	قبل دخول کے طلاق پایا
۶	ملیکہ بنت کعب	کعب	بنی لیث	صحیح روایت کے موافق قبل دخول کے طلاق پایا
۷	فاطمہ بنت ضحاک	ضحاک بن سفیان	بنی کلاب	طلاق پایا غالباً قبل دخول کے۔
۸	عالیہ بنت ظبیان	ظبیان بن عمر ابن عوف	بنی کلاب	طلاق پایا بعد دخول کے اور کہا گیا ہے قبل دخول کے چونکہ ابھی تک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کا نکاح اور لوگون پر منع نہین ہوا تھا اسلیے انہون نے اپنا عقد اپنے چچا زاد بہائی سے کرلیا جن سے اولاد بہی پیدا ہوئی۔

نمبر شمار	بیبیان	بیبیون کے باپ	خاندان	کیفیت
۹	قُتَیلہ بنت قیس	قیس	کندہ	ابھی ملاقات کی نوبت نہ آئی تھی بلکہ اپنے ملک حضرموت سے مدینے کو پہونچی بھی نہ تھین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی۔
۱۰	سنی بنت اسماء	اسماء بن صلت	بنی سلیم	قبل دخول کے قضا کر گئین۔ رشاطی نے روایت کی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عقد ہونیکی جب انکو خبر پہونچی تو اسقدر خوش ہوئین کہ شادی مرگ ہوگئین
۱۱	شراف بنت خلیفہ	خلیفہ	بنی کلب	یہ دحیۂ کلبی کی بہن ہین۔ ابھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچنے بھی نہین پائی تھین کہ راستے مین قضا کر گئین۔
۱۲	لیلیٰ بنت خطیم	خطیم	+	قبل دخول کے طلاق پایا۔ یہ قیس بن خطیم مشہور شاعر کی بہن ہین۔ ابن سعد نے ذکر کیا ہی کہ جاہلیت کے زمانے مین ان سے مسعود بن اوس نے عقد کیا تھا جن سے عمرہ اور عمیرہ پیدا ہوئین۔ عورتون مین سب کے پہلے جسنے اپنی بیٹی اور دو نواسیون سمیت حضرت سے بیعت اسلام کی وہ یہی لیلیٰ بنت خطیم ہین۔
۱۳	ام شریک غفاریہ	جابر	غفار	قبل دخول کے طلاق پایا۔
۱۴	ام حرام	×	×	
۱۵	سلمیٰ بنت نجدہ	نجدہ	بنی لیث	قبل ملاقات کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی
۱۶	سبا بنت سفیان	سفیان	بنی کلاب	×

نمبر شمار	بیبیان	بیبیوں کے باپ	خاندان	کیفیت
۱۷	شاہ بنت رفاعہ	رفاعہ	*	
۱۸	شنباء بنت عمرو	عمرو	بنی غفار یا بنی کنانہ	بعد دخول کے طلاق پایا
۱۹	عمرہ بنت معاویہ	معاویہ	کندہ	
۲۰	لیلی بنت حکیم	حکیم	اوس	

چونکہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر مشہور بیبیان ہین اسوجہ سے اُنکے پہلے خاوندون کے نام معلوم ہونے مین عموماً ہمکو ناکامی رہی مگر ظاہراً انکے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تھین یہ سب بیوائین - مثلاً ام شریک عزیہ - ام شریک خولہ بنت حکیم - اُم شریک غفاریہ اور اُم حرام کی کنیتین شہادت دے رہی ہین کہ اُنکی شادی ہونی کیسی تو صاحب اولاد بھی ہو چکی تھین کیونکہ عرب مین عام دستور تھا کہ مان باپ اکثر اپنی اولاد کے نام سے پکارے جاتے تھے - باپ کے لیے اُسکی اولاد کے نام کے پہلے (ابو) کا لفظ زیادہ کیا جاتا تھا جسکے معنی باپ کے ہین اور مان کے لیے "اُم" کا لفظ بڑہایا جاتا تھا جسکے معنی "مان" کے ہین مثلاً اُم سلمہ کے معنی ہین سلمہ کی مان اور اُم حبیبہ کے معنی ہین حبیبہ کی مان - سلمہ اُم سلمہ کے بیٹے کا نام تھا اور حبیبہ اُم حبیبہ کی بیٹی کا نام - پس اسی عام قاعدے کے موافق غالباً یہ بیبیان بھی اپنے لڑکون کے نام سے مشہور ہوئین - یعنی پہلی تین بیبیون کے لڑکون کا نام "شریک" تھا عرب مین ایک نام کے لوگ کثرت سے ہوا کرتے تھے اور اُم حرام کے بیٹے کا نام "حرام" تھا - اور لیلی بنت خطیم کی نسبت تو نقشے مین صراحتاً ثابت ہو چکا ہے کہ وہ جب اسلام لائی تھین اُنکے ساتھ اُنکی نواسیان تک موجود تھین - بلکہ نقشے مین ہمکو یہ بھی پتا لگ گیا ہو گا کہ اُنکے پہلے (یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ورنہ احتمال ہے کہ مسعود کے پہلے اُنہون نے اور بھی شادی کی ہو) خاوند کا نام مسعود تھا - کاش اگر ہمارے اگلے مورخین کو خبر ہوتی کہ ہندوستان کے مسلمانون کا بڑا طوفان بے تمیزی مین پڑ جائیگا تو سب کام

چھوڑ کے اسکی ٹوہ ضرور لگا جائے کہ ہر ایک بیبی سے کی کی نکاح ہوئے اور اونکے خاوند کون کون تھے - تب بھی اُنکا ہمپر نیز تمام قوم پر احسان رہیگا -

وہ اپنی بے انتہا فیاضی سے جسقدر بتا گئے ہین اگر ہمکو سمجھ ہے تو ہمارے لیے نہایت کافی اور وافی ہے - اور نہین تو اس سے ہزار چند زیادہ ہو تو کیا اندہے کے آگے روئے اپنی آنکھین کھوئے ہم خدا کا ہم شکر کرتے ہین - اگر ہمارے مقدس مورخین اسقدر دریا دلی نہ کر جاتے تو آج ہم کچھ نہین کر سکتے تھے - اچھا - اب اسکو مختصر کرکے ہم پھر اصل مطلب کیطرف رجوع کرتے ہین - ابھی تھوڑی دیر گذری ہوگی ہمنے دعوی کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کثیر التعداد بیبیان سنتؔ ثائین تھین سو تب تو قیاساً تھا لیکن اب روایۃً بھی ثابت کر دینگے - دیکھو - مواہب لدنیہ اور زرقانی جلد تین ذکر ام المومنین عائشہؓ مین ہے وَلَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا كَمَا فِي الصَّحِيحِ قَالَ الْحَافِظُ وَهُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ بَيْنَ اَهْلِ النَّقْلِ ترجمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضہ کے سوا اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہین کیا - جیسا کہ صحیح حدیث مین ہے - حافظ نے کہا ہے کہ اسپر اہل نقل کا اتفاق ہے - حضرات - اب وقت آگیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن بیوائون سے عقد کرنا تمکو ہم بتائین جو بالاتفاق تمہاری مائین ہین اور جنمین سے حضرت (خدیجہؓ پچیس برس اور حضرت زینب بنت خزیمہ) دو تین مہینے شرف ملازمت مین رہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی وفات پا گئین - اور باقی سب برسون آپ کی خدمت مین متمتع اور آپ کے بعد تک زندگی کی دنیا مین قائم رہین لیکن اُنکا ذکر چھیڑنے سے پہلے ہمکو یہ عرض کرنے کی ضرورت ہے کہ بہت سے امور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھے جو کسی اور دوسرے کے لیے ہرگز جائز نہین ہین - پس جس امر کے نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہونا معلوم ہو جائے اُسکی پیروی کرنا یا نظیر لینا روایۃً اور درایۃً دونون ممنوع ہے - اچھا اب یاد رکھنا چاہیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا کہ آپ کے بعد آپ کی بیبیون کا نکاح حرام مطلق تھا آپ کی بیبیان نکاح کرتین تو دو حال سے خالی

نہ تھا یا تو کافر سے کرتین یا مسلمان سے - کافر سے تو ہو نہین سکتا تھا کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح
کافر مرد سے قطعًا ناجائز ہے - اور مسلمان سے بھی نہین ہو سکتا تھا اسلیے کہ آپ کی ازواج مطہرات
حرمت اور عزت کے اعتبار سے تمام جہان کے مسلمانون کی مائین تھین اور مان کا نکاح سب
جانتے ہین بیٹے پر کیسا سخت حرام ہے - اللہ پاک اکیسوین پارہ مین سورہ احزاب کے
پہلے رکوع مین فرماتا ہے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ
ترجمہ - نبی مسلمانون پر خود انکی جانون سے زیادہ مہربان ہے اور اسکی بیبیان مسلمانون
کی مائین ہین - پھر اسی سورے کے ساتوین رکوع مین ہے وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ
بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ترجمہ (مسلمانو) تمکو کسیوقت جائز نہین ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
تم اسکی بیبیون سے نکاح کرو - یہی خصوصیت کیوجہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج
مطہرات کے سوا سلف سے لیکر خلف تک تمام بیواوون کے نکاح ہوتے رہے یہانتک
کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوہ صاحبزادیون اور نواسیون کے بھی ہوئے (جیسا کہ
عنقریب تفصیل کے ساتھ واقفیت پیدا کرنیکا تمکو موقع ملیگا) - ہمارے نادان بھائیون
سے کوئی پوچھے کیا ہماری بیوائین اسوجہ سے نہین بیاہی جاتی ہین کہ انکی خاوند بھی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسر پیغمبر تھے کیا ان پر بھی آسمانی کتابین اُتری تھین جن مین انکی
بیبیان لوگون کی مائین بنادی گئین اور انکا نکاح حرام کر دیا گیا - ہم تو یہی سمجھتے تھے اور اب
بھی سمجھتے ہین کہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے خاتم النبیین فرمایا ہے - اللہ سچا ہے
اب آپ کے بعد وہ کسیکو پیغمبری نہین دیگا لیکن یہ نہین معلوم کہ ہندوستان مین
لاکھون پیغمبر ہمیشہ ہوتے رہتے ہین - اسوقت کیسا ہی کوئی جاہل لٹھ ہو گا اسکی بھی زبان سے
(بشرطیکہ مسلمان ہو) نہین نہین کے سوا ہان کی صدا نہ سنائی دیگی لیکن یون (نہین نہین
کہنا) اور نہ کہنا سب برابر ہے جب تک عمل بھی اسکے مطابق نہو - مسلمانو اب اسبات کی ضرورت
آپڑی ہے کہ رانڈون کا نکاح کرکے ثابت کردو کہ تم اپنے پیغمبر کا ہمسر کسیکو نہین سمجھتے ہو -

ہم تسلیم کرتے ہین کہ مسلمان لوگ رانڈون کے نکاح مین کچھ حضرت کی ہمسری سمجھکے نہین خلل انداز ہوتے ہین لیکن غضب تو یہ ہے کہ وہ ایک کافری رسم کے درم ناخریدہ غلام ہین اُنکے وحشیانہ برتاؤ سے جسطرح ہندوؤن کی غلامی برین ہی ہے اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری بھی ٹھیک نہین ہے - خدا کی شان غلامی کسکی کرین - بُت پرستون کی - اور برابری کسکی کرین - جسکی کسی پیغمبر اور کسی فرشتے نے بھی نہ کی ہو - ہائے ان باتون مین دل لرزجاتا ہے آنکھون کے تلے اندھیرا چھا جاتا ہے - اگر مسلمانون مین غیرت ہے اور اُنکے دلون مین رسول رب العالمین کی ہیبت ہے تو ضرور تھرانے لگے ہونگے اور اپنی الٹی سمجھ پر خود اپنے آپ کو نفرین کرینگے اگر مسلمانون کو کل قیامت کے دن ہندوؤن کے گروہ سے الگ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے اہل بیت رسول اللہ اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا منظور ہے اور حوض کوثر پر ساقی کوثر کے پیارے پیارے ہاتھون سے وہ پانی پینے کا شوق ہے جو دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا تو دنیا مین ہندوؤن کی غلامی کا بیجا فخر اور دونون جہان کے سردار کی ہمسری کا ناجائز دعوی چھوڑ دینگے - ہندوؤن کے گروہ سے نکلین گے اپنے پیارے اور سچے رسول کے معزز گروہ مین داخل ہونگے اور سیدھا سادہ اپنا وہ پرانا طریقہ اختیار کرینگے جسپر آپکی پیاری اولاد اور آپ کے یار وفادار دکھائی دیتے ہین - مسلمانو اب تلک جو نادانی تمنے کی ہے اُسپر یقیناً تم اپنے دل مین آپ پشیمان ہوتے ہوگے اور فی الواقع ایسا ہی پشیمانی ہو اور اُس سے زیادہ پشیمان ہونے کی ضرورت ہے مگر ہم تمکو یقین دلاتے ہین کہ تمہارا اللہ نہایت رحیم ہے تمہارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمسے زیادہ تمپر مہربان ہے پس اب بھی اگر تم نے توبہ کرلی اور اپنے اسلامی رستے پر آگئے تو تمہاری گذشتہ خطاؤن پر عفو کا قلم کھینچ دیا جائیگا - لو بس اب اتنا عرض کرکے کہ اگر تم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام باتون مین پیروی کرو مگر جو امور آپ کے لیے خاص کردیے گئے ہین اُنمین آپ کی ہمسری نکرو

ہم تمہاری ان اچھی ماؤون کا ذکر کرینگے جنکے بیٹے ہونے کی عزت تم مسلمانون کو انکے بیوہ ہونے کے بعد ملی ہے (آمین یہ کیا قیامت بپا ہوگئی بڑے بڑے افلاطون ہنیکڑی کے بھرنے والے سب کے سب ایک دم سے رانڈون کی اولاد بن گئے - کہین چلو بھر پانی مین ڈوب نہ مرین) ناظرین معاف کرینگے یہ لمبا چوڑا انتظار کرانے پر ہم خلاف توقع مجبور ہو گئے -

سب ایمان والون کی مان حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کا تیسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا یہ قریشی النسب[1] ہین اور رشتے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہوتی ہین انکی مان فاطمہ بنت زائدہ بن اصم اور باپ خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی ہین - قریش مین نہایت عقلمند[2] معزز - جلیل القدر - کثیر المال - بڑی تجار اور بڑی جاہ و مراتب کی عورت تھین حتی کہ "سیدۃ نساء قریش" انکا نام پڑ گیا تھا - ہر ایک بات مین انکی غایت درجے کی عفت اور عصمت نے جاہلیت کی زمانے مین بھی انکو "طاہرہ" کا لقب عطا کیا تھا - انکے بیٹے ہند[3] جو نہایت فصیح اور بلیغ بدری صحابی تھے فخریہ کہتے ہین - "باپ اور مان اور بھائی اور بہن کے اعتبار سے مین بزرگ ترین خلایق ہون باپ میرے (یعنی سوتیلے) رسول اللہ - مان میری خدیجہ - بھائی میرے قاسم (یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہین) اور بہن میری فاطمہ رض ہین" (رہا) مگر افسوس تو یہ ہے کہ جب ہماری

---

[1] قریشی نسبت ہے قریش کیطرف اور قریش نضر بن کنانہ کا لقب ہی جو بارہوین پشت مین حضرت خدیجہ کے اور تیرہوین پشت مین صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ہین - جسطرح حضرت خدیجہ رض آپکی یک جدی ہین اسیطرح اُن ازواج مطہرات کو بھی سمجھنا چاہیے جنکے نسبت قریشی یا قریش کا لفظ دکھائی دے - حق تو یہ ہے کہ نسب کی دنیا مین سب سے زیادہ فضیلت بنی اسماعیل کو ہے اور بنی اسماعیل مین سب سے زیادہ قریش کو ۱۲ منہ [2] قریش کے لوگ تجارت پیشہ تھے - جو انمین تجارت نکرتا اُسکی کوئی وقعت نہوتی - دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد اول ۱۲ منہ

[3] جیسا کہ زرقانی شرح مواہب جلد اول مین ہی ناقلاً عن سیرۃ الیتمی ۱۲ منہ [4] ہند حضرت خدیجہ کے پہلے خاوند سے تھے جیسا کہ متن مین عنقریب آتا ہے - ۱۲ منہ

قوم سن لیگی کہ حضرت خدیجہ نے دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا نکاح کرلیا اور انکے بیٹے ہند کا یہ افتخار تیسرے نکاح کی بدولت تھا تو انکا یہ سارا افتخار صرف لغو اور ہیچ ہی نہ ٹھہریگا بلکہ ننگ اور عار کے ساتھ بدل جائیگا۔ دنیز حضرت خدیجہ کی گذشتہ خوبیون اور آئندہ کل فضائل پر دفعتہً پانی پھر جائیگا م اسلامی دروازے مین سب کے پہلے پانون رکھنے کی فضیلت انہین نے حاصل کی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ افضل ترین امت کا بنیادی پتھر رکھنے کا شرف انہین کو ملا۔ انہون نے اپنی جان و مال سے اسوقت مین اسلام کی قابل قدر اعانت کی جب کہ اسلام نے دنیا مین نہایت کمزوری کے ساتھ قدم جمایا تھا۔ پھر خدا نے یہ بھی اعزاز بخشا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد دنیا مین انہین سے قائم رہی اور قیامت تک قائم رہیگی اور خدا نے انکو حضرت سیدہ خاتون جنت کی مان اور حضرت حسنین کی نانی اور سلف سے لیکر خلف تک تمام سادات کی دادی بنایا اور پھر سادات مین یہ سنگے جیسپ نہ جائین کہ انکی مقدس دادی کے تین نکاح ہوئے انکو یہ بھی فضیلت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیس برس کی عمر مین اپنی پہلی شادی انہین چہل سالہ بیوہ سے کی۔ پھر لطف یہ کہ پچیس برس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف ملازمت مین رہ کے پینسٹھ برس کی عمر مین قضا کی پر جب تک زندگی کی دنیا مین رہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہین کی۔ آپ انکو انکی وفات کے بعد اس کثرت سے یاد فرمایا کرتے کہ حضرت عائشہ تعجب مین رہ جاتین آپ بکری ذبح کرتے تو اسکا گوشت انکی محبت مین انکی ہجولیون کے پاس ہدیۃً بھیجتے۔ انکی فضیلت مین ابوہریرہ سے صحیحین مین روایت ہے

أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا

۱؎ تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ عورت مرد سب کے پہلے جو اسلام سے مشرف ہوا وہ بھی حضرت خدیجہ کبری تھین ۱۲ منہ۔

۲؎ دیکھو صحیح بخاری جلد اول فضائل اصحاب باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ وفضلہا صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الفضائل باب فضائل خدیجہ ۱۲ منہ

۳؎ فی النودی۔ قولہ اذا أقد اتتک معناہ توجہت الیک وقولہ فاذا ہے اتتک ای وصلتک ۱۲ منہ

السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ **ترجمہ** پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل نے آکے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ ایک برتن لیے ہوئے آرہی ہین اُسمین سالن یا کھانا یا پینے کی چیز ہے (راوی کو شک ہے کہ حضرت جبرئیل نے ان تین چیزون مین سے کس چیز کا نام لیا تھا) جب وہ آپ کے پاس آجائین تو انکو اُنکے پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے سلام کہیے اور جنت مین ایک جوف دار موتی کا مکان ملنے کی اُنکو خوشخبری دیجیے جسمین نہ غل شور ہوگا اور نہ تعب و تکان ہوگا" یہ حضرت عایشہ رض صدیقہ کے سوا اور سب بیبیون سے بالاتفاق اور حضرت صدیقہ سے بقول راجح افضل ہین۔ ایسی مجمع صفات واجب التعظیم مقدس۔ صاحب وقار اور عالی خاندان بیبی کے تین نکاح ہوئے۔ پہلا ہوا ابوہالہ بناش بن زرارہ تمیمی سے۔ اور بناش کے مرنے پر دوسرا ہوا عتیق بن عابد مخزومی قریشی سے۔ پہلے خاوند سے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام ہند تھا اور دوسرے کا ہالہ۔ دونون ایمان لائے اور صحابی ہوئے۔ اور دوسرے خاوند سے ایک بیٹی تھین وہ بھی ہند کے نام سے پکاری گئین یہ بھی ایمان لائین صحابیون کی لڑی مین منسلک ہوئین اور اپنے چچازاد بھائی صیفی مخزومی کو بیاہی گئین جنسے محمد بن صیفی پیدا ہوئے جنکی اولاد ابن سعد کے نزدیک اُنکی نانی خدیجہ رض کے لقب سے مشہور ہوکے بنو طاہرہ کہلائی پھر عتیق کے انتقال کے بعد انھون نے خود اپنی طرف سے خواہش کرکے اپنا تیسرا نکاح حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جو حدیث اور سیر کے رو پہلے ورقون مین سنہرے حرفون سے لکھا گیا۔ اور خواہش کرنیکی وجہ یہ ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کا تجارتی مال مضاربت[۱] لیکے شام کیطرف تشریف لے گئے تھے۔ اُدھر سے پلٹے تو خدیجہ اپنے بالاخانے پر بیٹھی

[۱] مضاربت اُس تجارت کا نام ہے کہ نفع صاحب مال اور صاحب محنت مین نصفا نصف یا ثلث یا جسطرح قرار پائے تقسیم ہوجائے ۱۲ منہ [۲] ازواج مطہرات کے ساتھ ہم اُنکی اولاد کا بھی ذکر کرتے جاتے ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ انکا صاحب اولاد ہونا انکو نکاح سے نہ روک سکا۔ ایک اُنپر کیا موقوف ہے عرب اور تمام بلاد اسلام مین یہی دستور تھا اور اب بھی ہے ۱۲ منہ۔

دیکھہ رہی تھین کہ آپ اونٹ پر سوار ہین۔ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے اور دو فرشتے آپ پر سایہ کرتے ہوئے چلے آتے ہین۔ پھر جب خدیجہ کے پاس اُنکا غلام میسرہ آیا جو اس سفر مین آپ کے ساتھ گیا اور آیا تھا اُسنے بھی تصدیق کی اور کہا "مین اُسوقت سے دیکھتا آیا ہون جب سے ہم لوگ شام سے روانہ ہوئے" پھر میسرہ نے آپ کے نبی موعود ہونے کی وہ پیشین گوئی جو نسطورا راہب سے اور سوق بصرہ مین ایک دوسرے شخص سے سنی تھی سب کہ سنائی[1]۔ حضرت خدیجہ عقل اور دانائی مین مشہور اور تمام عورتون مین اپنی آپ ہی نظیر تھین فوراً سمجھ گئین۔ پہلے نفیسہ بنت منیہ[2] کو بھیجکے آپ کا منشا دریافت کیا اطمینان ہوگیا تو اصالۃً بھی عرض کیا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤن کو خبر دی آپ کے ساتھ آپ کے چچا حمزہ خدیجہ کے مکان پر آئے اور ابو طالب غالباً پہلے ہی آچکے تھے۔ ابو طالب نے خطبہ پڑہا اور کہا "دو تمام تعریفین اللہ کے لیے ہین جسنے ہمکو ابراہیم کی ذریت۔ اسمعیل کی اولاد۔ معد[3] کی اصل اور مضر[4] کے عنصر سے پیدا کیا۔ ہمکو اپنے گھر (کعبہ) کا کفیل خدمت اور اپنی حرم کا متولی بنایا۔ ہمارے لیے گھر ایسا بنایا جسکی طرف حج کے لیے قصد کیا جاتا ہے اور حرم ایسی بنائی جسمین ہر طرح سے امن وامان ہی۔ اور ہمکو خدا نے لوگون پر افسری عنایت فرمائی۔ اور حمد کے بعد مین کہتا ہون کہ میرا بھتیجا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ کا بیٹا شرف اور بزرگی اور فضل اور عقل مین جس مرد کے ساتھ تولا جاتا ہے اُس سے بھاری ٹھہرتا ہے۔ اگر مال مین کم ہے تو کچھ مضایقہ نہین مال مثل اُس سائے کے ہے جو ابھی ہے ابھی نہین ہے۔ مال ایک سیلانی چیز ہی

[1] حضرت خدیجہ کی گرویدگی کی اور بھی وجہین بیان کی گئی ہین۔ چونکہ طوالت ہوتی جاتی ہے ناظرین ہمکو معذور رکھینگے ۱۲ منہ [2] نفیسہ بنت منیہ اور حضرت مین جو مکالمہ ہوا اور جو حضرت خدیجہ نے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور پھر ابیطالب سے یہ سب دوسرے حصے کے چوتھے باب مین ہوا وُنکے مخاطب ہوتے وقت عرض کرنے کے لیے ہم اُٹھائے رکھتے ہین۔ ہمارے لائق اور شائق ناظرین وہان ملاحظہ فرمائینگے ۱۲ منہ [3] یہ ابو طالب کے اونیسوین پشت مین دادا ہین ۱۲ منہ [4] یہ ابو طالب کے سترہوین پشت مین دادا ہین ۱۲ منہ۔

اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس (عالی) خاندان مین سے ہے اُن لوگون کی قرابت (کو کیا کہنا) تم خود ہی جانتے ہو۔ سو وہ خدیجہ کو بیاہنے آیا ہے اور اُسنے بیرے مال سے اسقدر (یعنی سونے کے ساڑہے بارہ اوقیے) کچھ نقد اور کچھ اُدھار خدیجہ کو مہر دینا منظور کیا قسم ہے خدا کی آگے چل کے اُسکا آوازہ بلند اور مرتبہ بڑا عظیم الشان ہونے والا ہے۔ منتقی مین ہے کہ ابو طالب نے خطبہ تمام کیا تو ورقہ بن نوفل[۱] نے بات کی اور کہا ردسب تعریفین اللہ کے لیے ہین جسنے ہمکو ایسا ہی (عالی نسب) بنایا جیسا کہ تم بیان کر چکے اور ہمکو وہ وہ فضیلتین دین جنکو تم گنا گئے ہم عرب کے سردار اور پیشوا ہین اور تم ان کل امور کے اہل ہو۔ تمہارے فضل کا کسی قبیلے کو انکار نہین ہے اور نہ تمہارے فخر اور شرف کو کوئی رد کر سکتا ہی۔ اور ہم تمہارے رشتے اور تمہارے شرف سے ملنے کے لیے گرویدہ ہین۔ پس اے قریش کے گروہ تم مجھپر گواہ رہو کہ مین نے خویلد کی بیٹی خدیجہ کو عبد اللہ کے بیٹے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے چار سو[۲] سونے کے دینار پر بیاہ دیا

---

[۱] ورقہ خدیجہ کے چچازاد بہائی ہین۔ خدیجہ کے باپ خویلد۔ اور ورقہ کے باپ نوفل اور عمر و یہ سب اسد کے بیٹے ہین ۱۲ منہ

[۲] اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہ کا مہر چار سو دینار تھا اور مواہب لدنیہ کی پہلی اور تیسری[۳] جلد مین محب طبری کی روایت سے ہے کہ آپنے مہر مین بیس اونٹ دیے۔ نیز مواہب لدنیہ کی پہلی اور تیسری جلد مین دولابی وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر مین خدیجہ کو سونے کے ساڑہے بارہ اوقیے دیے۔ مواہب مین یہ بھی بتا دیا ہی کہ ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی تو ساڑہے بارہ اوقیے کے پانچ سو درم ہوئے۔ زرقانی نے ان سب روایتون مین تطبیق یون دی ہی کہ اصل مہر جو ابو طالب نے باندہا تھا وہ پانچسو درم تھا اور بعد اوسکے ممکن ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اور زیادہ کر دیا ہو۔ اور اسی تطبیق کو اُس حدیث سے قوت پہونچتی ہی جو صحیح مسلم کتاب النکاح مین ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی کہ مین نے عایشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا۔ عایشہ نے کہا "آپکا مہر آپکی بیبیون کے لیے بارہ اوقیہ اور نشا تھا" پھر عایشہ نے پوچھا تم جانتے ہو نشا کیا چیز ہی؟ مین نے عرض کیا نہین۔ عایشہ نے فرمایا "نصف اوقیہ تو یہ (یعنی ساڑہے بارہ اوقیے کے) پانچسو درم ہوئے پس یہ مہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکی بیبیون کے لیے" ۱۲ منہ۔

کہاں ہیں عرب کی شرافت ڈبانے والے۔ آئیں اور دیکھیں جن کے وہ نام لیوا ہیں۔ جنکے گھر کی شرافت لونڈی ہے اور جنپر حسب و نسب عاشق ہے وہ کس خوشی اور کس فخر کے لہجے میں اپنی بیوائیں بیاہ رہے ہیں) ورقہ چپ ہوئے تو ابوطالب نے ادھر کیطرف متوجہ ہوکے کہا ہم چاہتے ہیں کہ خدیجہ کے چچا بھی تمہارے ساتھ شریک ہوجائیں پس خدیجہ کے چچا عمرو بن اسدم نے کہا "اے قریش کے گروہ تم مجھپر گواہ رہو میں نے خویلد کی بیٹی خدیجہ کو عبداللہ کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیاہ دیا" قریش کے بڑے بڑے صنادید اسپر گواہ ہوئے۔ اگرچہ خدیجہ کو بڑے بڑے امرا اور اغنیاء پیغام بھیج رہے تھے مگر انکو تو سید الکونین ملنے والے تھے وہ اور کسیکو کیسے قبول کرلیتیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے چار صاحبزادیاں تھیں حضرت زینب۔ حضرت رقیہ۔ حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن اور دو صاحبزادے تھے قاسم اور عبداللہ عبداللہ کا لقب طیب وطاہر تھا خوب غور کرکے اور ہر پہلو پر نظر ڈالکے ہم بڑی مضبوطی سے کہہ سکتے ہیں کہ حضرت خدیجہ کی سی عقلمند اور خوش نصیب عورت دنیا میں کوئی نہیں ہوئی۔

ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والوں کی ماں حضرت سودہ انکے باپ زمعہ بن قیس بن عبد شمس اور ماں شموس بنت قیس بن عمرو ہیں نسباً قریشی ہیں اور رشتے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھتیجی ہوتی ہیں ایمان لائیں پہلے دورے میں۔ بعیت کی پہلے دورے میں ہجرت کی حبش کیطرف دوسری ہجرت میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہونے کی بشارت پہلے سے پاچکی تھیں خواب میں۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ سودہ نے خواب میں دیکھا کہ گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیے آتے ہیں آتے آتے اپنا پانوں انکی گردن پر دھر دیا انہوں نے اپنے خاوند کو خبر دی۔ خاوند (یعنی سکران) نے کہا "اگر تمنے اپنا خواب سچ

کہا ہے تو مین مرجاؤنگا اور تمکو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بیاہ لینگے" پھر اور رات مین دیکھا کہ وہ لیٹی ہوئی ہین چاند ٹوٹ کے اُنپر آگرا۔ انہون نے پھر اپنے خاوند سکران سے کہا سکران نے جواب دیا اگر تمنے اپنا خواب سچ کہا ہے تو مین بہت جلد مرونگا اور تم میرے بعد بیاہ کرو گی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) پھر سکران اُسی روز بیمار ہوئے اور بہت کم زندہ رہے یہانتک کہ قضا کر گئے" ایسی مقدس عالی مرتبہ والانسب بیبی کے دو عقد ہوے پہلا تو ہوا سکران بن عمرو صحابی سے جو انکے چچازاد بھائی بھی تھے اور دوسرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور نکاح کی صورت انشا اللہ دوسرے حصے کے چوتھے باب مین بیوا ؤون کے حضور مین دُکھڑا روتے وقت عرض کیجائیگی۔ سکران سے ان کے ایک بیٹے تھے عبدالرحمن نام جو جنگ "جلولاء" مین شہید ہوئے۔ عہ

عہ اس مقام پر لائق تھا کہ ہم حضرت صدیقہ رضہ کے نکاح کا ذکر کرتے مگر چونکہ وہ کنواری تھین اور ہم بحث کر رہے ہین بیوا ؤون مین اسلیے اُن کے نکاح کی کیفیت کے ساتھ اُنکے لیے چوڑے فضائل سے بھی ہم بخالت کا خطاب لیتے ہین البتہ علمی محبت ہمارے علم دوست ناظرین سے التجا کرتی ہے کہ کسیقدر انکے علمی فضائل کے لیے رخصت دینگے وہ بھی متن مین نہین۔ حاشیے مین۔ اور شاید کہ ایک مقدس عورت کی علمی تعریف کی حیثیت سے ہندوستان کی جہالت بھری۔ نہین جہالت مین ڈوبی اور اگر ہم مبالغہ روا رکھین تو جہالت سے بنی ہوئی عورتون کے لیے کوڑا ہوگا بشرطیکہ اسکی بھنک اُنکے کان تک پہونچ بھی جائے۔ اچھا سنو حضرت عائشہ کو سب سے زیادہ جس چیز نے سچی عزت اور دائمی فضیلت کے تخت پر جلوہ گر کیا وہ اُنکا وسیع پیرے اسرے کا علم ہے جسکو اُنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا اور امت کو پہونچایا پھر تمام علوم مین اُنکی جامعیت نے اور بھی انکے شاہانہ جلوس کو زیب و زینت دی جیسی تو وہ فقیہہ محدثہ و مفسرہ تھین ویسی ہی فصیحہ و بلیغہ اور واقعات عرب کی جاننے والی۔ اشعار عرب کی یاد رکھنے والی۔ علم نسب کی ماہر اور طب کی واقف کار تھین فقہ مین تو یہانتک مرتبہ پہونچا تھا کہ کہا گیا ہے احکام شرعیہ کا ایک چوتھائی حصہ انہین سے

منقول ہے جیسا کہ زرقانی مین ہے۔ صحابہ کرام مین جب کسی مسئلے مین اختلاف آپڑتا اُسکا عالمانہ فیصلہ اکثر حضرت عائشہ کیا کرتین۔ جامع ترمذی فضل عائشہ مین ابو موسی اشعری سے روایت ہے کہ ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبہی کسی حدیث مین اشتباہ آپڑا اور ہمنے عائشہ سے پوچھا تو اُنکے پاس اُس حدیث کا پتا ہمکو ضرور ملگیا۔ حاکم اور طبرانی مین روایت ہے کہ عُروہ کہتے ہین عائشہ سے بڑہکر نہ قرآن کا جاننے والا مین نے کسیکو دیکھا نہ فریضہ کا نہ حلال کا نہ حرام کا نہ فقہ کا نہ شعر کا نہ طب کا نہ عرب کی حکایات کا اور نہ نسب کا۔ زرقانی۔ حاکم وغیرہ مین روایت ہے کہ عطاء بن رباح کہتے ہین "عائشہ سب سے زیادہ بڑہ کے فقیہ اور سب سے زیادہ بڑہ کے عالم تھین اور ہر بات مین انکی راے تمام لوگون سے بہتر ہوا کرتی تھی" زرقانی حضرت عائشہ کے ذریعہ سے دو ہزار دو سو دس [۲۲۱۰] حدیثین روایت کی گئی ہین جنمین سے ایک سو چوہتر [۱۷۴] تو امام بخاری اور امام مسلم نے بالاتفاق روایت کین ہین اور چون [۵۴] فقط بخاری نے اور اڑسٹھ [۶۸] فقط مسلم نے حضرت عائشہ سے بہت سے صحابہ نے حدیثین روایت کین ہین جیسے حضرت عمر۔ عبداللہ بن عمر۔ ابو ہریرہ۔ ابو موسیٰ۔ زید بن خالد۔ عبداللہ ابن عباس۔ ربیعہ بن عمرو۔ سائب بن یزید۔ صفیہ بنت شیبہ۔ عبداللہ بن عامر اور عبداللہ بن زبیر اور تابعین مین سے سعید بن المسیب۔ عمرو بن میمون۔ علقمہ بن قیس۔ مسروق۔ عبداللہ بن علیم۔ اسود بن یزید۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن۔ ابو وائل۔ اور انکی سوتیلی بہن اُم کلثوم بنت ابی بکر اور اُم کلثوم کی بیٹی عائشہ بنت طلحہ اور ان کے سوتیلے بہائی محمد بن ابو بکر کے دو بیٹے قاسم اور عبداللہ اور ان کے حقیقی بہائی عبدالرحمن بن ابی بکر کی دو بیٹیان حفصہ اور اسماء اور عبدالرحمن کے پوتے عبداللہ بن ابی عتیق محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر اور اونکی بہن اسماء کے بیٹے عروہ بن زبیر اور اسماء کے بڑے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے پوتے عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر اور بہت سے لوگون نے مثل عوف بن حارث وغیرہ وغیرہ کے روایت کی ہی۔ جامع ترمذی مین موسی بن طلحہ سے روایت ہی کہ عائشہ سے زیادہ فصیح مین نے کسیکو نہین دیکھا۔ طبرانی مین روایت ہی کہ معاویہ کہتے ہین قسم ہی خدا کی مین نے کسی خطیب کو عائشہ سے بڑھ کے نہین دیکھا نہ فصاحت مین نہ بلاغت مین اور نہ دانائی مین۔ زرقانی۔ احمد اور حاکم نے احنف بن قیس سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین "مین نے ابو بکر

عمر۔ عثمان، اور علی و نیز دیگر خلفا کے خطبے سنے لیکن جو عائشہ کے منھ سے سنا اس سے زیادہ پرمغز اور دلکش کلام کسی کے منھ سے نہین سنا۔ زرقانی۔ حضرت عائشہ کی پرزور فصاحت کی بہارے پاس بہت سی شہادتین ہین منجملہ اُن کے ایک اُم زرع کی حدیث ہے جسکو امام مسلم نے فضل عائشہ مین روایت کی ہے جسمین گیارہ عورتون کے جمہرمٹ اور اعلیٰ درجے کی فصاحت و بلاغت مین اُنکے بات چیت کا ذکر نہایت لیاقت اور خوش بیانی سے حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا ہے۔ حضرت عائشہ کو ایام العرب (یعنی واقعات عرب) تو یاد ہی تھے اشعار اس کثرت سے یاد تھے کہ ہر موقع اور ہر محل پر پڑھ دیا کرتین۔ زبیر بن بکار نے اسناد کے ساتھ ابوالزناد سے روایت کی ہے کہ مین نے عروہ بن زبیر سے بڑھکے شعرون کا روایت کرنیوالا کسیکو نہین دیکھا لیکن تعجب مین آکے مین نے اُن سے پوچھا کہ اتنی روایتین تمکو کیونکر یاد ہو گئین عروہ نے کہا عائشہ کی روایتون کے سامنے میری روایتین کیا ہین۔ کوئی موقع ایسا نہین آتا تھا جسپر وہ شعر نہ پڑھ دیتی ہون۔ زرقانی۔ اور عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کیا اچھے مدحیہ شعر کہے ہین اگرچہ زبان کی فصاحت و بلاغت کی داد عربی دانی پر موقوف ہے تاہم معنوی بلاغت کچھ نہ کچھ ترجمے مین بھی لطف دیجائیگی

اچھا اب وہ شعر بھی سن لیجیے اور ترجمہ بھی

فلو سمعوا فی مصر اوصاف خدہ — لما بذلوا فی سوم یوسف من نقدٍ

اگر آپکے رخسارونکے اوصاف لوگ مصر مین سُن لیتے — تو یوسف کی خریداری مین وہ کچھ بھی خرچ نکرتے

لواحی زلیخا لو رأین جبینہ — لآثرن بالقطع القلوب علی الایدی

زلیخا کی تشنہ لب عورتین اگر آپ کی پیشانی دیکھ پاتین تو ہاتھ کاٹنے کی جگہ پر اپنے دلون کو کاٹ ڈالتین۔ زرقانی۔ ف تشنہ لب عورتون سے وہ عورتین مراد ہین جنہون نے حضرت یوسف کو دیکھ کے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے عائشہ کے علم ہی کا نشا تھا کہ ایک مرتبہ اُنکے پاس ایک لاکھ درم آئے اور اُنہون نے سب تقسیم کر دیے چونکہ وہ روزہ دار تھین اُم درہ نے عرض کیا کیا تم اتنا بھی نہین کر سکتی تھین کہ ان درہمون مین سے ایک درم کا گوشت لیتین اور اُس سے روزہ افطار کرتین (عائشہ) اگر مین جانتی کہ وہ درم میرے کام آئیگا تو ضرور ایسا کرتی، مطلب یہ کہ کام وہی آئیگا جو خدا کی مخلوق کے کام مین دے ڈالا ۱۲ امنہ۔

اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والوں کی ماں حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا قریشی ہین - ماں ان کی حضرت زینب بنت مظعون اور باپ خلیفۂ ثانی امیرالمومنین حضرت عمرؓ بن الخطاب ہین اور رشتے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوتی ہوتی ہین حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ - حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کی اور تمام عورتون سے غالباً افضل ہین ان کی مدح مین جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ "بیشبہہ حفصہ بڑی روزہ دار ہین اور بڑی نفل کی پڑھنے والی اور بلا شبہہ وہ بہشت مین آپکی بیبی ہونگی" اگرچہ حضرت عایشہ کے برابر نہین تاہم بہت کچھ حدیثین ان کو یاد تھین صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت کی جماعت نے ان سے حدیثون کی روایت کی ہے آئندہ اور ازواج مطہرات سے نسبت حدیثون کے روایت کرنے کا ذکر ہم اختصار کے لیے چھوڑ دینگے ایسی عالی رتبہ عالی خاندان مقدس بیبی کے دو نکاح ہوئے - پہلا ہوا خنیس بن حذافہ سہمی بدری صحابی سے جنکے ساتھ انہون نے ہجرت کرنے کی فضیلت حاصل کی تھی - اور دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا - صحیح بخاری کتاب النکاح مین سالم سے اور سالم نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ خنیس بن حذافہ سہمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون مین سے تھے اور وفات پائی مدینے مین - جب اُنکے قضا کرنے سے عمر کی بیٹی حفصہ بیوہ ہوگئین عمر بن الخطاب کہتے ہین "مین عثمان بن عفان کے پاس گیا اور اُن سے خواہش کی کہ حفصہ سے نکاح کرلین" عثمان نے کہا "اچھا مین اس باب مین غور کرونگا" پس چند روز مین ٹھہرا رہا ایک دن عثمان نے مجھ سے ملاقات کرکے کہا "میرے ذہن مین یہ بات آئی ہے کہ مین ابھی شادی نہ کرونگا" تب مین نے ابوبکر صدیق سے ملاقات کی اور کہا "اگر تم چاہو تو مین اپنی بیٹی حفصہ کو تمھین بیاہ دون" ابوبکر چپکے ہو رہے اور مجھ سے ہان یا نان کچھ نہ کہا - اور اس وجہ سے

جسکو عثمان سے زیادہ حفصہ ابوبکر پیارا تھا - غرض چند روز مین اور ٹھہر رہا تو از خوش قسمتی سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا پیغام بھیجا اور مین نے آپ کو بیاہ دیا - تب ابوبکر نے مجھ سے
ملاقات کر کے کہا دوست شاید تمہین اسوقت مجھپر غصہ آگیا تھا جب کہ تم نے حفصہ کے نکاح
کے لیے مجھ سے کہا اور مین نے پلٹ کے کچھ جواب ندیا مین نے کہا "ہان" ابوبکر نے
کہا تمنے جو بات مجھ سے کہی تھی اُسکا جواب دینے سے مجھے اور کسی چیز نے نہین روکا
سوا اسکے کہ مین جانتا تھا کہ حفصہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کر چکے تھے اور
مین ایسا نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر کر دیتا - ہان اگر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ دیتے یعنی نکاح نہ کرتے تو مین کر لیتا -

اپنے زمانے کا اس زمانے سے ہم مقابلہ کرتے ہین توکبھی حیرت سے اور کبھی عبرت
سے دل کانپ جاتا ہے - عمرؓ ایسا جرار جسکی تلوار نے کسری اور قیصر کو خاک مین ملا دیا
جسکی شجاعت اور بہادری کو سلف سے لیکر خلف تک صرف مسلمان ہی نہین بلکہ غیر قومین
بھی مانتی آئین اس سے اور زیادہ کیا ہوگا کہ احادیث نبوی اُسکے جاہ وجلال کی شہادت
دے رہی ہین - باین ہمہ اُسکو دیکھو کس دلسوزی سے اپنی پیاری مگر بیوہ بیٹی کے لیے بر ڈھونڈھ
رہا ہے - دُھن یہ ہے کہ جہان تک جلد ہوسکے کسی اہل خیر[لہ] سے اسکو بیاہ دے - اور
جب اُس کی محنت سوارت لگ گئی تو دیکھو کس خوبصورتی سے اپنی گذشتہ اور موجودہ
حالت کی تصویر کھینچ رہا ہے - کبھی وہ اپنی دلی کوشش مین سرگرم ہے کبھی مایوسی سے
حسرت ٹپک رہی ہے اور انجام کار توقع سے زیادہ کامیابی کے آسمان پر سورج بن کر
چمکتا ہوا نظر آتا ہے - اور پھر یہ لطف ہے کہ اس کی کھینچی ہوئی پاکیزہ
تصویر کو اس کے بیٹے عبد اللہ جو حضرت حفصہ کے بھائی ہین اور

لہ صحیح بخاری مین اس حدیث کا یہی ترجمۃ الباب قرار دیا ہے بَابُ عَرْضِ الْاِنْسَانِ ابْنَتَہٗ عَلٰی اَھْلِ الْخَیْرِ
یعنی یہ باب اس بیان مین ہے کہ انسان اپنی لڑکی کا نکاح اہل خیر سے کرنے کی درخواست کرے ۱۲ منہ

عبداللہ کے بیٹے سالم جنکی حضرت حفصہ پھوپھی ہین کس فخر او رکس اعزاز سے دنیا کو دکھا رہے ہین اور واقعی ہے بھی فخر کی بات - ہائے مگر ہمارے زمانے کے تیس مار خان تو اپنا جوہر اسی مین دکھا دینگے کہ ان کے ظلم کی تلوارین بیکس بیوا ؤون کی گردن پر دھری رہین - ایک ادنے سے ادنے اپاہج ہے اسکو بھی اپنی بیوا ؤون پر زور آزمائی کا گھمنڈ ہو رہا ہے - شرافت نجابت اور دلاوری کی ہنیکڑی بس اسی مین رہگئی ہے کہ ان کے ہاتھ بے بس مظلوم بیواؤن کے خون سے رنگین رہین -

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت اُم سلمہ[۱] رضؓ قریشی النسب ہین اور رشتے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھتیجی ہوتی ہین نہایت خوبصورت اور حسن وجمال مین مشہور ومعروف تھین ان کی عقل بلیغ اور رای صائب کی امام الحرمین ونیز دیگر علماء نے بڑی عزت کی ہے اور کیون نہین خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قدر ومنزلت فرمائی ہے اپنے پہلے خاوند سمیت اسلام کے پہلے ہی دورے مین اسلام سے مشرف ہوئین اور سب کے پہلے حبش کیطرف ہجرت کرنیکا اعزاز مرجح قول کے موافق انہین کو ملا اور ان کے خاوند ابو سلمہ کو بلکہ امام بغوی وغیرہ نے مدینے طابہ کی ہجرت مین بھی عورتون مین انہی کا نام صدر پر جلی قلم سے لکھا ہے - ایسی معزز صاحب فضل وکمال عورت کے دو نکاح ہوئے - پہلا نکاح ان کے چچازاد بھائی عبداللہ بن عبد الاسد ابن مغیرہ - ابو سلمہ[۲] بدری صحابی سے ہوا جنسے ان کے چار لڑکے پیدا ہوئے دو بیٹے سلمہ اور عمر اور دو بیٹیان درّہ اور زینب سلمہ کو جو صحیح روایت کے موافق حبش مین پیدا ہوئے

[۱] ام سلمہ کنیت ہے اور نام بعضون کے نزدیک رملہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہند ہے باپ ان کے ابو اُمیہ بن مغیرہ اور مان عاتکہ بنت عامر ہین ۱۲ منہ [۲] ابو سلمہ ام سلمہ کے خاوند عبداللہ کی کنیت ہے ۱۲ منہ -

تھے اور وہ سب مین بڑے بھی تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چچازاد بہن اُمامہ بنت امیر حمزہ کو بیاہ دیا اور وہ عبد الملک بن مروان کی خلافت تک زندہ رہے - دوسرے بیٹے عُمر کو امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فارس اور بحرین کا حاکم بنایا تھا جنکی وفات مدینے طیبہ مین سنہ ۸۳ تراسی ہجری مین ہوئی - غرض ابو سلمہ کی وفات کے بعد دوسرا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا - صحیح مسلم کتاب الجنائز مین ام سلمہؓ سے روایت ہے سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللّٰهُ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ اُس بات کو کہے جو خدا اے بزرگ غالب نے حکم دیا ہے[۱] یعنی کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (ہم اللہ کے ہین اور ہم اوسکی طرف رجوع کرینگے) اے میرے اللہ تو مجکو میری مصیبت مین ثواب دے اور مجکو اُس چیز سے یعنی جو چیز میرے ہاتھ سے جاتی رہی ہے اُس سے بہتر بدلے مین دے[۲]" اللہ اسکو

---

[۱] قرآن پاک مین مصیبت کیوقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے والون کی فضیلت بیان کرنی گویا درحقیقت یہ فرمانا ہے کہ تمکو جب کوئی اور کسیطرح کی مصیبت پہونچے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہو - ۱۲ [۲] یہان تک تو قرآن پاک کی آیت ہے اور اسکے آگے "بدلے مین دے" تک اس دعا کا ترجمہ ہے جسکو آیت موصوف کے ساتھ ملا کے پڑھنے کے لیے حضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے اور باقی ترجمہ باقی حدیث کا ہے - آیت شریف کا ترجمہ آیت کے نیچے باریک خط مین لکھا ہے - اور ( ) اسطرح کے دو خط کے درمیان مین جو الفاظ ہین اُنکو قیام قرینے سے مصنف نے بڑھا دیا ہے ۱۲ منہ :-

اس (کھوئی ہوئی) چیز سے بہتر بدلے مین دیتا ہے۔ ام سلمہ کہتی ہین جب ابو سلمہ قضا کر گئے مین نے (اپنے دل مین) کہا ابو سلمہ سے بہتر (میرے حق مین) کون مسلمان ہوگا۔ ابو سلمہ پہلے شخص ہین جنہون نے اپنے صاحب خانہ سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کی (یعنی ان کو میری خاطرداری یہانتک منظور تھی کہ ہجرت کی تو مجکو ساتھ لیکے کی ایسا چہیتا خاوند مجھے کون ملے گا خیر یہ تو ان کے دل کا وسوسہ تھا اب وہ اللہ پر یقین ٹھیک کر کے کہتی ہین) "پھر مین نے وہ بقیہ کلمے بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے کہہ لیے تو اللہ نے ابو سلمہ کے بدلے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا نیز ام سلمہؓ سے ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز مین روایت ہے۔

اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَفْزَعُ اِلٰى مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَعَوِّضْنِيْ مِنْهَا اِلَّا اٰجَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا وَعَاضَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ ذَكَرْتُ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ هٰذِهٖ فَاْجُرْنِيْ عَلَيْهَا فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ وَعِضْنِيْ خَيْرًا مِنْهَا قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ اُعَاضُ خَيْرًا مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ثُمَّ قُلْتُهَا فَعَاضَنِيَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰجَرَنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ **ترجمہ** ابو سلمہ نے ام سلمہؓ سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے جس مسلمان کو (چھوٹی یا بڑی)

سلہ پہلی حدیث مین ہو کہ ام سلمہ نے خود آپ حضرت صلی اللہ وسلم سے سنا اور اس حدیث مین ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو سلمہ نے اور ابو سلمہ سے ام سلمہ نے سنا۔ اور کچھ مخالفت نہین ہو کیونکہ غالبًا ام سلمہ نے پہلے ابو سلمہ کیواسطے سے سنا پھر حضرت کی خدمت مین جا کے خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ۱۲ منہ

کوئی مصیبت پہونچے پس وہ جلدی کرے پناہ لینے مین طرف اُس چیز کے جسکو اللہ نے حکم دیا ہے یعنی صدق دل سے کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (بیشک ہم اللہ کے لیے ہین اور ہم طرف اُسکے رجوع کرنے والے ہین) اے میرے اللہ مین تجھ سے نزدیک اپنی اس مصیبت کا ثواب چاہتا ہون تو مجھکو میری مصیبت مین ثواب دے اور اُس کھوئی ہوئی چیز سے بہتر عوض مین دے[1] اللہ اُسکو ثواب دیتا ہے اور اُس (کھوئی ہوئی) چیز سے بہتر عوض مین دیتا ہے۔ اُم سلمہ کہتی ہین جب ابو سلمہ نے وفات پائی تو مین نے اُس حدیث کو یاد کیا جو انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی پس مین نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (بیشک ہم اللہ کے لیے ہین اور ہم طرف اُسکے رجوع کرنے والے ہین) اے میرے اللہ مین تیرے نزدیک اپنی اس مصیبت کا ثواب چاہتی ہون تو مجھکو اسکا ثواب دے اور جب مین نے ارادہ کیا کہ کہون تو ابو سلمہ سے بہتر مجھکو عوض مین دے[1] مین نے اپنے دل مین کہا (کیا ابو سلمہ سے بہتر کوئی مجھکو خاوند ملیگا پھر مین نے (اللہ پر یقین ٹھیک کرکے) یہی کہ لیا تو اللہ نے مجھکو ابو سلمہ کے عوض مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا اور میری مصیبت کا ثواب بھی مجھکو دیا ف۔ ہمکو افسوس ہے کہ طوالت ہوتی جاتی ہے ورنہ ان حدیثون کے عمدہ عمدہ نتیجے جو صرف لائق ناظرین کی سمجھ پر ہمکو چھوڑ دینے پڑے بیان کرتے تب بھی ہم ڈرتے ڈرتے ایک نتیجہ عرض کرنے کی اجازت مانگتے ہین۔ حضرات۔ ان حدیثون سے آپ اندازہ کرسکتے ہین کہ اُم سلمہ اپنے خاوند ابو سلمہ سے کیسی غایت درجے کی محبت کرتی تھین۔ خود کرتی تھین اور ابو سلمہ کی محبت کی تعظیم کرتی تھین مگر جب ابو سلمہ دنیا سے رخصت ہوگئے تو صبر کرنے اور قضا و قدر کے حکم پر راضی رہنے کے سوا (ناظرین تمھی انصاف کرو) اور چارا ہی کیا تھا۔ اب اگر انھین کی دُھن مین پڑی رہتین تو دین کے ساتھ دنیا کا بھی خسارہ تھا اور حاصل پوچھو تو کچھ بھی نھین۔ یہ اُن کی عین عقلمندی اور عالی ہمتی کا مقتضا تھا جو صبر و شکر کرکے دوسرے خاوند کے کھوج مین ہو گئین

[1] یہانتک اللہ کا کلام ہے اور عوض مین دے تک اُس دعا کا ترجمہ ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے کلام کے ساتھ ملاکے پڑھنے کے لیے ہدایت فرمائی ہے اور باقی پہلی حدیث پر قیاس کرنا چاہیے ۱۲ منہ۔

جیسا کہ ان کی دعا سے ظاہر ہے - حق تو یہ ہے کہ اُس زمانے کا دستور رضا و تسلیم کو خوب ثابت کررہا ہے - جب تک خدا نے ایک خاوند دیا اُسپر راضی رہے اور جب اُسکو اُٹھا لیا تو صبر کیا اب اگر دوسرے خاوند کے لیے ہدایت ہوئی تو وہ بھی تسلیم ہے - نہ یہ کہ خدا سے بگڑ بیٹھیں گھلسے گھلسے مرجائین پر خدا کا حکم ماننے کا نام نہ لین صحیح مسلم کتاب الجنائز مین ہے عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا سَلَمَۃَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِیَ اللّٰہُ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہتی ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جب بیمار یا میت (راوی کو شک ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار کہا یا میت) کے پاس تم حاضر ہو تو کلمۂ خیر کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو ملائکہ اُسپر آمین کہتے ہین" - ام سلمہ کہتی ہین جب ابو سلمہ قضا کر گئے تو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ انتقال کر گئے" آپ نے فرمایا تو یہ دعا کر "اے میرے اللہ تو میرے بھی گناہ بخش دے اور ابو سلمہ کے بھی - اور مجکو ابو سلمہ کا جانشین ابو سلمہ سے بھی اچھا دے" ام سلمہ کہتی ہین مین نے یہ دعا کی تو اللہ نے ابو سلمہ کا جانشین مجھے اُس شخص کو دیا جو میرے لیے ابو سلمہ سے بہتر ہے وہ کون ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم - ام سلمہ سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہونے مین جو پیغام سلام ہوا اُسکو ہمارے ناظرین دوسرے حصے کا چوتھا باب نکال کے اُس گذارش مین ملاحظہ فرمائینگے جو بیوۂ دن کیخدمت مین عرض کیجائیگی -

اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت ام حبیبہؓ قریشی النسب ہین ان کی صفیہ بنت ابی العاصی ہین
امیر المومنین عثمانؓ بن عفان کی پھوپھی باپ حضرت ابو سفیان ہین اور بہائی حضرت امیر معاویہ
اور رشتے ہین مگر بہت دور کے رشتے ہین نہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھتیجی ہوتی ہین وہ بھی
ہجرت ہین حبش کو ہجرت کر گئی تھین اور قوی الایمان ایسی تھین کہ گو انکا خاوند عبید اللہ بن
جحش جسکے ساتھ انہون نے ہجرت کی تھی حبش ہین مرتد ہوکے مرگیا اور باپ^۱ کے ایمان لانیکا
ابہی کیا ذکر ہے - وہ تو ابہی تک مسلمانون کے خون کے پیاسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حریف مقابل تھے تاہم یہ سچے دل سے اسلام پر مستقل رہین - ایسی مقدس عالیقدر
والا تبار بیبی کے دو نکاح ہوئے پہلا عبید اللہ بن جحش سے اور اُسکے انتقال کے
بعد دوسرا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا حبش ہین - آپ نے عمرو
ابن اُمیہ ضمری کو بھیجکر نجاشی بادشاہ حبش کو اپنا وکیل کیا اور ام حبیبہ کے وکیل اُن کے
چچازاد بہائی خالد بن سعید بن عاصی تھے - نجاشی نے حضرت جعفر طیار اور دوسرے مسلمانون
جو حبش ہین تھے بلا کے خطبہ پڑہا ایجاب کیا چار سو سونے کے دینار مہر باندہا اور اپنے
پاس سے اُسیوقت ادا بھی کر دیا - ام حبیبہ کیطرف سے خالد بن سعید نے خطبہ پڑھا اور قبول
کیا - لوگون نے اٹھنے کا ارادہ کیا نجاشی نے کہا "ٹھہرو! پیغمبرون کی سنت ہے
جب بیاہ کرتے ہین کھانا کھلایا جاتا ہے" یہ کہا اور کھانا منگایا مسلمانون نے نوش
فرمایا اور اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے - نکاح کے بعد ام حبیبہ کو نجاشی نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیا شرجبیل بن حسنہ کے ساتھ - پہلے خاوند سے اُم حبیبہ کے
ایک بیٹی تھین حبیبہ نام جنکے نام سے انکی کنیت ہے وہ بھی ان کے ساتھ حبش کو مکہ معظمہ
سے ہجرت کر گئی تھین اور اب انہی کے ساتھ حبش سے مدینے شریف آئین - دیکھو
مواہب - زرقانی اور ابوداود

---

۱ حضرت ابو سفیان اسکے بعد مسلمان ہوئے ہین ۱۲ منہ

اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح

سب ایمان والون کی مان حضرت زینبؓ بنت جحش بن رباب قبیلۂ بنی اسد سے ہین۔ قریش یعنی نضر بن کنانہ کے دادا خزیمہ بن الیاس ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملگئی ہین۔ خزیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پندرہوین پشت مین اور حضرت زینبؓ کے دسوین پشت مین دادا ہین اور مان کے اعتبار سے تو آپ کی حقیقی پھوپھی زاد بہن ہین۔ آپکی پھوپھی اُمیمہ بنت عبد المطلب کی صاحبزادی ہین حضرت عائشہؓ کہتی ہین [51] زینب سے بڑھ کے دین مین اچھی عورت مین نے کبھی نہین دیکھی اور وہ خدا سے بڑی ڈرنے والی۔ بات چیت مین بڑی سچی۔ ناتے رشتے والون پر بڑی سلوک کرنے والی۔ اور بہت بڑی صدقات کی دینے والی تھین اور جو کام ایسا ہوتا کہ اُس سے صدقہ دینے اور خدا کا تقرب حاصل کرنے مین کامیاب ہوتین اُس مین نہایت سخت جانفشانی سے مشقت کیا کرتی تھین [52] نیز حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَسْرَعُکُنَّ لِحَاقًابِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا ترجمہ تم مین سے سب کے پہلے میرے پاس وہ عورت آئے گی جسکے ہاتھ تم سب مین زیادہ لمبے ہونگے **ف** ازواج مطہرات سمجھین کہ لمبے ہاتھ سے یہی ظاہر دیکھنے مین لمبے ہاتھ مراد ہین اسی وجہ سے وہ اپنے اپنے ہاتھ کلک سے ناپا کرتی تھین (کہ دیکھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلے جانے کا شرف کسکو ملتا ہے) ظاہر مین تو حضرت سودہؓ کے لیکن کثرت صدقات مین سب سے زیادہ لمبے [53] ہاتھ حضرت زینب بنت جحش کے تھے چونکہ لمبے ہاتھ سے آپ کی مراد کثرت صدقات تھی یہ پیشین گوئی زینب کے حق مین

---

[51] دیکھو صحیح مسلم جلد ثانی کتاب الفضائل باب فضائل عائشہؓ ام المومنین ۱۲ منہ [52] دیکھو صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل زینب۔ ۱۲ منہ [53] عرب کے محاورے مین طویل الید یعنی لمبے ہاتھ والا سخی اور دل چل آدمی کو کہتے ہین جیسا کہ نواوی نے اسی حدیث کی شرح مین اہل لغت سے نقل کیا ہے ۱۲ منہ

صادق آئی چنانچہ اُن کے انتقال کے بعد حضرت عایشہ فرماتی ہین کہ ہم سب مین لمبے ہاتھ زینب کے نکلے کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کما کما کے صدقہ کیا کرتی تھین (دیکھو صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل زینب ام المومنین اور اُس کی شرح نواوی)۔

۔حضرت عمرؓ نے ایکمرتبہ زینبؓ کے پاس اُنکے نفقے مین بارہ ہزار درم بھیجے۔ زینب بولین خدا عمر کی بخشش کرے اسکو تقسیم کرنے کے لیے میرے بھائیون مین سے اور لوگ مجھسے زیادہ طاقت وار تھے" لوگون نے کہا "یہ کل درم خاص آپ ہی کے لیے بھیجے ہین" زینب نے (تعجب کے لہجے مین) "سبحان اللہ" کہا اور ایک کپڑے کی اوٹ مین ہو کے فرمایا "انکو ڈال دو اور ایک کپڑے سے ڈھانک دو" پھر (غالبًا برزہ کو) حکم دیا کہ ہاتھ ڈال کے اسمین سے ایک مٹھی لیکے فلان کے لڑکون کو دے آ اور فلان کے لڑکون کو دے آ۔ غرض اسیطرح سب درم اپنے کنبے والون اور یتیمون مین تقسیم کر دیے کچھ تھوڑے سے کپڑے کے تلے رہگئے تب برزہ نے عرض کیا "یا ام المومنین خدا تمھاری بخشش کرے۔ قسم ہے خدا کی اسمین ہمارا بھی حق تھا" زینب بولین "تو کپڑے کے تلے جو رہگئے ہین تم لیجاؤ" برزہ کہتی ہین ہم نے کپڑے کے نیچے پچاسی درم پائے۔

۔زینب کے زہد و تقوے اور دستکاری وغیرہ وغیرہ کی تعریف حضرت عائشہ ہی نے نہین بلکہ ام سلمہ وغیرہا نے بھی کی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "زینب اللہ سے بڑی ڈرنیوالی ہین اور بڑی گڑگڑانے والین"۔ (دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد ثالث ذکر ام المومنین زینب)

۔المختصر ایسی عابدہ زاہدہ فیاض طبع اور شریف النسب عورت کے دو نکاح ہوئے

لہ اس مضمون کی زرقانی شرح مواہب مین دو روایتین ہین ایک برزہ بنت رافع سے اور دوسری محمد بن کعب سے اختصار کے لیے ہمنے صرف برزہ بنت رافع کی روایت اختیار کی۔ ہان مگر اسمین مالیت کی تفصیل نہ تھی جسکو محمد بن کعب کی روایت سے لینے کی ضرورت ہوئی۔ ۱۲ سے وہ سمجھین کہ تقسیم کرنے کے لیے بھیجا ہے ۱۲ منہ سے اللہ اکبر اسقدر احتیاط کہ دیکھنے سے کہین مال کی محبت نہ آجاے ۱۲ منہ

[1] پہلا نکاح تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ صحابی سے کر دیا تھا۔ زید نے طلاق دیا تو دوسرا نکاح اللہ پاک نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ صحیح مسلم اور نسائی کتاب النکاح مین انس رضؓ سے روایت ہی کہ زینب کی جب عدت گذر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید (زینب کے پہلے خاوند) سے فرمایا "تم (جاؤ) زینب کو میرے نکاح کا پیغام دو" زید روانہ ہوئے زینب کے پاس آئے تو وہ اپنا آٹا گوندہ رہی تھین۔ زید کہتے ہین جب مین نے زینب کو دیکھا تو یہ خیال [2] اسبات کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے نکاح کرنے کا ارادہ کر چکے تھے انکی عظمت میرے دلپر چھا گئی یہانتک کہ مجھے انکی طرف دیکھنے کی طاقت نہ رہی مین نے پیٹھ پھیر لی اور اُلٹے پانون پلٹ پڑا تب زینب سے مین نے کہا "اے زینبؓ تمہین خوشخبری ہو مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس تمہارے نکاح کا پیغام لیکے بھیجا ہے" زینب بولین مین اپنے رب سے بغیر پوچھے (یعنی بغیر استخارہ [3] کیے) کوئی کام نہین کرتی ہون۔ یہ کہہ کے زینب اپنے مسجد [4] کیطرف (یعنی نماز استخارہ کے لیے) اُٹھ کھڑی ہوئین اور ادھر اللہ نے قرآن نازل کر دیا **ف** یعنی بائیسوین پارے سورۂ احزاب کے پانچوین رکوع مین فرمایا فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا **ترجمہ** جب زید اُس عورت (یعنی زینب) سے اپنی غرض پوری کر چکا (یعنی طلاق دیدیا) تو اُسکو ہمنے تجھے [5] بیاہ دیا **ف** جامع ترمذی تفسیر سورۂ احزاب مین حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ازواج مطہرات

---

[1] یہ ہمارے علم کے اعتبار سے ورنہ احتمال ہی کہ زید سے پہلے کسی اور سے بھی عقد ہوا ہو۔ اور ہمارے ہی علم کے اعتبار سے اور ازواج مطہرات مین بھی سمجھنا چاہیے ۱۲ منہ [2] اُسوقت تک پردے کا حکم نہین ہوا تھا۔ پردے کی آیت انہین کے ولیمے مین نازل ہوئی ہی ۱۲ منہ [3] یہ استخارہ جیسا کہ امام نووی نے لکھا ہے غالباً اس خوف سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین کوئی تقصیر نہ واقع ہو جائے ۱۲ منہ [4] مسجد (جیم کے زبر) اُس مقام کو کہتے ہین جو مکان مین یا کسی اور جگہ نماز کے لیے علیحدہ کر لیا جائے۔ مسجد مسجد (جیم کے زیر) کے حکم مین نہین ہوتا۔ ۱۲ منہ [5] اسوقت حضرت زینب پینتیس یا اڑتیس برس کی تھین ۱۲ منہ [6] یہ نسائی مین ہی۔ اَلْبُشْرٰى يَا زَيْنَبُ ۱۲

پر زینب فخر کرنے لگین اور تہتی تھین تمکو تمہارے گھروالون نے بیاہا ہے اور مجکو بیاہا ہے اللہ نے سات آسمان کے اوپر سے اپنے حضور میں کا نکاح۔ اللہ نے کیا سات آسمان کے اوپر یہی سہی۔ پھر اپنے پیارے حبیب کے ساتھ کیا یہ بھی سہی فرشتے گواہ بنائے تب بھی سہی اور پھر قرآن مین نازل کردیا۔ سب کچھ سہی پر جب انکو ہماری لمبی چوڑی پنگرتی بہی ماننے وے اسے خدا تو مسلمانون کو عقل دے۔ چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب ؓ کے پہلے خاوند یعنی زید کو متبنی کیا تھا منافق لوگ اعتراض کرنے لگے کہ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹون کی بیبیوں سے نکاح کرنا حرام بتاتے ہین اور خود آپ نے اپنے بیٹے کی بی بی سے کرلیا۔ حق سبحانہ وتعالے نے جواب دیا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ترجمہ محمد (صلعم) تم مردون مین کسیکا باپ نہین ہے لیکن اللہ کا رسول ہے اور سب پیغمبرون کی مہر یعنی انکا ختم کرنیوالا ہے ف حاصل یہ کہ بنانے سے کوئی بیٹا نہین بن جاتا ہے نہ اسپر بیٹے کے احکام مرتب ہوسکتے ہین۔ جیسا کہ حق تعالے اور توضیح کے لیے ارشاد فرماتا ہے وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ترجمہ اور اللہ نے تمہارے منہ بولے بیٹون کو تمہارا واقعی بیٹا نہین بنادیا ف پس منہ بولے بیٹے کی بیوہ کا نکاح منہ بولے باپ پر حرام ہونے کی کوئی وجہ نہین ہے حضرات انصاف کیجیے منافقین پھر بہی غنیمت تھے۔ انکا اعتراض تو صرف متبنی ہی کی بیوہ سے عقد کرنے پر تھا۔ نہوئے ہندوستان کے مسلمان جو ہر کسی بیوہ سے عقد کرنے کو مطلقاً حرام بتادیتے۔ قرآن کی آیت اُترنے سے منافقون کا اعتراض دفع ہوگیا۔ مگر ہمارے ہندوستان کی انوکھی شرافت پر مرنیوالون کے اعتراض کا جواب اب بھی نہین ہوا ہم پھر دعا کرتے ہین اے خدا تو ہندوستان کے مسلمانون کو سمجھ دے

ام المساکین ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا یا تیسرا یا پانچوان نکاح

ف ۱ دیکھو بائیسوین پارے مین سورۂ احزاب کا پانچوان رکوع ۱۲ منہ ف ۲ دیکھو سورۂ احزاب کے پہلے رکوع مین ۱۲ منہ

سب ایمان والون کی مان حضرت زینبؓ بنت خزیمہ بن حارث اگرچہ قریش سے نہین ہین لیکن بنی اسمعیل
مین قبیلہ بنی ہلال سے ہین مسکینون پر نہایت درجہ مہربانی کرتی تھین اور کھانا کھلاتی تھین حتی کہ
جاہلیت کے زمانے مین بھی ام المساکین کے لقب سے یاد کی گئین - ان مقدسہ عالی نسب
والا خاندان بیوہ کے دو عقد سے کم تو ہوئے نہین اور پانچ تک کا احتمال ہے - اس امر مین اختلاف
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے کسکے پاس تھین - صحیح یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش کے پاس تھین - وہ جنگ احد مین شہید ہوئے تو عدت
گذرنے کے بعد سن تین ہجری مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد سے مشرف ہوئین - قتادہ
بن دعامہ کا قول ہے کہ پہلے طفیل بن حارث (بدری صحابی) کے عقد مین تھین - طفیل کے[1]
بعد طفیل کے بھائی عبیدہ بن حارث سے منسوب ہوئین - عبیدہ جنگ
بدر مین شہید ہوئے تو رمضان سن تین ہجری مین حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے شرف ملازمت مین آئین - ابن اسحاق کہتے ہین کہ پہلے اپنے چچازاد بھائی جہم بن
عمرو بن حارث کو بیاہی تھین اور جہم کے بعد بیاہی گئین عبیدہ بن حارث کو اور عبیدہ کے بعد
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔[2] مصنف (وباللہ التوفیق) ان روایتون مین مطابقت یون ہو سکتی
ہے کہ غالباً نکاح ان سب سے ہوا اگرچہ اسبات کا ٹھیک پتا نہین ملا کہ پہلے کس سے ہوا اور پھر کس سے
اور شاید کہ ایسا ہو کہ پہلے جہم بن عمرو سے - جہم کے بعد طفیل بن حارث سے طفیل کے بعد
عبیدہ بن حارث سے - عبیدہ کے بعد عبداللہ بن جحش سے اور عبداللہ کے بعد پانچوان عقد حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے - یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف تین مہینے زندہ رہکے قضا کر گئین -

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا تیسرا یا پانچوان نکاح۔

سلہ[1] یعنی طفیل کے طلاق دینے کے بعد ۱۲ منہ سلہ[2] دیکھو مواہب و زرقانی جلد تین ذکر ام المساکین
زینب بنت خزیمہ ۱۲ منہ

سب ایمان والوں کی ماں حضرت میمونہؓ بنت حارث بن حزن یہ قبیلہ بنی ہلال سے ہیں انکی ماں ہند بنت عوف یا خولہ بنت عوف ہیں یہ حضرت عبد اللہ بن عباس کی خالہ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہوئیں حج کے مبارک سفر میں حضرت عائشہ کہتی ہیں میمونہ خدا سے بڑی ڈرنے والی اور ناتے رشتے کی بڑی ماننے والی تھیں ایسی مقدسہ شریف النسب بیبی کے تین یا پانچ عقد ہوئے پہلا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے یہ ابو رہم بن عبد العزی کے عقد میں تھیں اور ابو رہم کے پہلے مسعود بن عمرو ثقفی کے عقد میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے حویطب بن عبد العزی کے عقد میں تھیں اور بعضوں نے کہا ہے فروہ بن عبد العزی کے عقد میں [۱] مصنف اور جب یہ تسلیم کر لیا جائے انکا عقد ابو رہم مسعود فروہ اور حویطب چاروں سے یکے بعد دیگرے ہوا ہے تو اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچواں عقد کہنا چاہیے

ام المومنین حضرت میمونہ ... کا پانچواں نکاح

اُم المومنین حضرت جُوَیرِیہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح

ام المومنین حضرت جویریہ کا دوسرا نکاح

سب ایمان والوں کی ماں حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا یہ قبیلہ بنی مصطلق ہیں بنی مصطلق کے سردار حارث بن ضرار کی بیٹی ہیں یہ نہایت حسینہ و جمیلہ اور بڑی عابدہ اور بڑی برکت والی عورت تھیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں جویریہ سے بڑھ کر اپنی قوم پر برکت والی عورت ہم نے کوئی نہیں دیکھی۔ جویریہ کی برکت سے بنی مصطلق کے سو گھر آزاد کر دیے گئے" روایت ہے کہ وہ گنتی میں سات سو آدمی سے زیادہ تھے قصہ کوتاہ ان شریف النسب مقدسہ متبرکہ اور عابدہ عورت کے دو نکاح ہوئے۔ پہلا ہوا مسافع بن صفوان مصطلقی سے جو جنگ مریسیع میں مقتول ہوا اور دوسرا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا عقد ہونے کی خبر لوگوں کو معلوم ہوئی تو ان کی قوم

[۱] دیکھو مواہب و زرقانی جلد تین ذکر ام المومنین میمونہ ۱۲ منہ

سے اُن تمام قیدیوں کو جو مسلمانوں کے پاس باقی رہ گئے تھے مسلمانوں نے آزاد کر دیا اور
کہنے لگے "یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ دار ہیں۔ حضرت جویریہ کہتی
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے تین رات پہلے میں نے خواب دیکھا
کہ گویا چاند یثرب سے چلا آتا ہے آتے آتے میری گود میں گر پڑا۔ مجھے پسند نہ آیا کہ اس
خواب کی کسی کو خبر دوں۔ پھر جب ہم لوگ قید ہوئے مجکو اپنے خواب کی امید ہوئی چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو آزاد کر دیا اور بیاہ لیا۔

اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا تیسرا نکاح

سب ایمان والوں کی ماں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اگرچہ بنی اسماعیل میں نہیں ہیں لیکن
نبی اسحاق نبی یعقوب نبی ہارون اور بہت سے پیغمبروں اور بادشاہوں کی اولاد میں ہیں
انکا باپ حیی بن اخطب بنی نضیر کا سردار ہے اور ان کی ماں برہ کا باپ سموال ہے بنی
قریظہ کا سردار۔ یہ نہایت خوبصورت تھیں صاحب جمال جیسا کہ اعلے درجے کی
سرخ سفید اور صاف رنگ کی عورتیں ہو سکتی ہیں۔ حضرت سودہ اور حضرت جویریہ
کی طرح یہ بھی بشارت پا چکی تھیں۔ طبرانی نے صحیح راویوں کے ذریعے سے اور ابو حاتم
بن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے صفیہ کی آنکھ میں کچھ سبزی ملاحظہ فرمائی۔ پوچھا "کیسی سبزی ہے" صفیہ نے
عرض کیا۔ میرا سر ابن ابی الحقیق یعنی دوسرے خاوند کی گود میں تھا اور میں سو رہی تھی
میں نے دیکھا کہ چاند میری گود میں گر پڑا۔ میں نے ابن ابی الحقیق کو خبر دی اسنے مجھے
طمانچہ مارا (چنانچہ یہ سبزی اسی چوٹ کی ہے) اور کہنے لگا تو آرزو رکھتی ہے

لہ دیکھو زرقانی شرح مواہب جلد تین نا قلاً عن البیہقی ۱۲ ؎ یثرب پہلے مدینے شریف کا نام
تھا مگر اب یثرب کہنا منع ہے ۱۲ منہ۔

بادشاہ یثرب کی" ابن اسحاق کے نزدیک اسکے چہرے پر جو چوٹ تھی اسکا سبب یہ تھا کہ دیکھا تھا کہ چاند
اُن کی گود مین گر پڑا۔ جسکا ذکر انہون نے اپنے باپ سے کیا اُسنے اُن کے مُنہ پر طمانچہ لگا کر
کہا کہ تو اپنی گردن بڑہاتی ہے تاکہ یثرب کے بادشاہ کے پاس ہو رہے۔ ابن ابی
عاصم اور طبرانی نے ابی برزہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین
نازل ہوئے صفیہ نے خواب مین دیکھا کہ آفتاب اُن کے سینے پر آگرا ہے انہون نے اپنے
خاوند سے بیان کیا اُسنے کہا قسم ہے خدا کی تو اسی بادشاہ کی تمنا کرتی ہے جو ہم پر آکر اُترا ہے
غرض ایسی عالی نسب ذوالاشرف مقدسہ اور صاحب رویائے صادقہ کے تین نکاح ہوے
ایک تو ہوا اسلام بن مشکم قرظی سے۔ اور اُس سے طلاق پانے کے بعد دوسرا ہوا کنانہ
بن ابی الحقیق سے وہ جنگ خیبر مین سن سات ہجری مین مقتول ہوا تو تیسرا ہوا ہمارے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (دیکھو مواہب زرقانی جلد تین ذکر ام المومنین صفیہ)

ہائے مسلمانون سے اور کچھ تو ہونے سے رہا مگر رافضیون کے نکاح مین کمینہ پن بتا
بتا کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی پاک صاف اور حسب نسب والی بیبیون کو
رذیل اور اُن کی واجب التعظیم اولاد جیسے حضرت فاطمہ خاتون جنت کو رذیل زادی کا لقب
دینے مین جاتے ہین۔ ہائے ایسی معززہ بانون کو رذالت کا خطاب دیتے ہوئے کچھ بھی
شرم نہ آئی۔ مین حیرت مین ہون کہ اس سخت قابل نفرت بے ادبی پر کیونکر دلیری ہوئی
- اے خدا یہ کل قیامت کے دن تجکو اور تیرے حبیب کو کیا منہ دکھائینگے۔ افسوس
ان کی عقلون پر کیسے پتھر پڑ گئے جو اتنا بھی نہ سمجھے کہ وہ ... عقد مین اگر کچھ بھی اوچھا پن

۵ ابن ابی الحقیق نے بادشاہ یثرب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا۔ چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیغمبری اہل کتاب کے نزدیک چودھوین رات کے چاند کیطرح ظاہر و باہر تھی اگرچہ حسد اور تکبر سے ظاہر مین انکار
کرتے ہون اسلیے ابن ابی الحقیق چاند کی اور اُسکے چل کے آفتاب کی تعبیر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سوا اور کسیکو نہ بتا سکا اور اسیطرح صفیہ کا باپ بھی پھر بھی تعصب کو دخل دیا۔ پیغمبر نہیں کہا بادشاہ کہا ۱۲ منہ

ہوتا تو یہ حسیب نسیب خجستہ خصال فرشتہ تمثال اور مقدس بیبیان کیونکر متعدد نکاح روا رکھتین - اور بالفرض وہ روا بھی رکھتین تو اُن سے عقد کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہیکو (معاذ اللہ) خود بھرشٹ بنجاتے اور کاہیکو اپنی لاڈلی اولاد کو کمینہ زادی کہلاتے - ہائے اِن باتون مین کیون نہ ہم خون کے آنسوون رووین -

مسلمانو! تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ سلم کی پیاری صاحبزادیان اور نواسیان بھی بیوہ ہونے پر بیاہی گئی ہین - جو پیغمبر کے سامنے بیوہ ہوئین انکو پیغمبر نے بیاہ دیا اور جو پیچھے بیوہ ہوئین پیچھے بیاہی گئین - دیکھو تمکو ہم بتاتے ہین تم انکی پیروی کرو -

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیون یعنی حضرت رقیہ اور حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہما کے دو دو نکاح

حضرت رُقیہ رضؓ اور حضرت اُم کلثوم رضؓ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیان پہلے عُتبہ اور عُتیبہ ابو لہب کے بیٹون کو بیاہی تھین - حضرت رُقیہؓ عتبہ کو اور حضرت اُم کلثوم رضؓ عُتیبہ کو - ابھی ملاقات بھی نہونے پائی تھی کہ ابو لہب کے بہکانے سے عتبہ نے رقیہ رضؓ کو اور عتیبہ نے اُم کلثوم کو طلاق دیدی - حضرت رُقیہؓ کا دوسرا عقد حضرت عثمان رضؓ غنی سے ہوا مکہ معظمہ مین اور رقیہؓ کی وفات کے بعد حضرت اُم کلثوم رضؓ کا بھی دوسرا عقد انھی عثمان رضؓ ذی النورین سے ہوا سن تین ہجری مین - فضائلی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضؓ سے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ عِنْدِیْ مِائَۃُ بِنْتٍ یَمُتْنَ وَاحِدَۃً بَعْدَ وَاحِدَۃٍ زَوَّجْتُکَ اُخْرٰی ھٰذَا جِبْرِیْلُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللہَ یَاْمُرُنِیْ اَنْ اُزَوِّجَکَھَا یَعْنِیْ اُمَّ کُلْثُوْمَ ترجمہ قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے اگر میرے سو بیٹیان ہوتین اور یکے بعد دیگرے مرتی جاتین مین تجکو اور دوسری بیاہتا جاتا - جبریل نے مجکو خبر دی ہے کہ خدا مجھے حکم دیتا ہے کہ مین اُم کلثوم کو تجھے بیاہ دون - ام عیاش سے روایت ہے کہ

ہین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے مَا زَوَّجتُ عُثمَانَ اُمَّ کُلثُومَ اِلَّا بِوَحیٍ مِنَ السَّمَاءِ ترجمہ اُم کلثوم کو عثمان کے ساتھ مین نے آسمانی وحی (کے حکم) سے بیاہا ہے"۔ (دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین ذکر اولادہ الکرام)

تف ہے ہم پر اور ہمارے دعوے مسلمانی پر اللہ تو اپنے پیارے پیغمبر کو اُسکی بیوہ بیٹی کے عقد کے لیے حکم فرمائے وحی بھیجے بیاہ دے مگر افسوس کہ ہم ہزارون نام رکھین اور کمینہ پن بتائین۔ (شرم شرم شرم)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت اُمامہ کے دو نکاح

حضرت اُمامہ بنت ابی العاص جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی کی صاحبزادی ہین جنکا پیار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک فرماتے کہ عین نماز کی حالت مین اپنے کاندھے پر بٹھلا لیتے سو انکے دو عقد ہوے پہلا تو انکی خالہ حضرت فاطمہ رض کے بعد حضرت فاطمہ رض کی وصیت کے موافق حضرت علی رض سے ہوا اور دوسرا حضرت علی رض کے بعد حضرت علی رض کی وصیت کے موافق مغیرہ رض [1] بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے ہوا دیکھو مواہب وزرقانی جلد تین ذکر اولادہ الکرام۔

حضرت علی حضرت فاطمہ کی صاحبزادی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت اُم کلثوم رض کے چار نکاح

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت اُم کلثوم رض کے جو امیر المومنین حضرت علی رض اور حضرت فاطمہ رض خاتون جنت کی صاحبزادی ہین چار عقد ہوئے پہلا امیر المومنین حضرت عمر رض سے دوسرا عون

[1] مغیرہ حضرت علی کے بھتیجے تھے کیونکہ مغیرہ کے دادا حارث اور حضرت علی کے باپ ابوطالب دونون عبد المطلب کے بیٹے تھے ۱۲ منہ۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت امامہ کے دو نکاح

حضرت علی حضرت فاطمہ کی صاحبزادی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی حضرت اُم کلثوم کے چار نکاح

ابن جعفر سے تیسرا نکاح محمد بن جعفر سے اور چوتھا عون اور محمد کے بڑے بھائی عبد اللہ بن جعفر سے حضرت عمر سے ان کے دو لڑکے تھے ایک بیٹی اور ایک بیٹا - بیٹی کا نام رقیہ تھا اور بیٹے کا زید زید اور ام کلثوم دونوں ماں بیٹے ایک ہی دن قضا کیے - ام کلثوم بیماری سے اور زید ایک کاری زخم سے (دیکھو مذاہب ورقانی جلد تین ذکر اولاد الکرام)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے سید الشہداء کی صاحبزادی کے چار نکاح

حضرت سید الشہداء امام حسین کی صاحبزادی حضرت سیدہ سکینہ جو اپنے زمانے کی تمام عورتوں کی سردار تھیں نہایت خوبصورت نہایت خوش طبع اور نہایت خوش اخلاق تھیں ان کے چار نکاح ہوئے - پہلا مصعب بن زبیر سے وہ شہید ہوگئے تو دوسرا عبد اللہ بن عثمان بن عبد اللہ بن حکیم بن حزام سے ہوا جن سے قریب نام صاحبزادے پیدا ہوئے - عبد اللہ کے بعد تیسرا نکاح اصبغ بن عبد العزیز بن مروان سے ہوا - چوتھا زید بن عمرو بن امیر المومنین عثمان بن عفان سے ہوا - (دیکھو تاریخ ابن خلکان)

حضرت امام سید الشہداء کی سلف شہربانو[2] کی بھی دو نکاح ہوئے ہیں

تاریخ ابن خلکان میں ابن قتیبہ کی کتاب المعارف سے منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین نے اپنے باپ کے بعد اپنی ماں کا نکاح زید سے کر دیا -

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زادبہنوں کے دو دو نکاح

حضرت زینب بنت جحش کے جو آپ کی سگی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی ہیں دو نکاح ہوئے

[1] خاندان نبوت کے ساتھ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کی بیٹی کا بھی تبعاً ذکر کر دیا گیا ۱۲ منہ

[2] یزدجرد بادشاہ فارس کی یہ بیٹی ہیں جیسا کہ تاریخ ابن خلکان میں ہے اور تاریخ مذکور میں انکو سلافہ کے نام سے یاد کیا ہے ۱۲ منہ -

ایک زیدؓ بن حارثہ سے اور دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ جیسا کہ ازواج مطہرات کے ذکر مین بالتفصیل معلوم ہوچکا ہے۔

آپ کی انہی پھوپھی اُمیمہ کی دوسری بیٹی حمنہؓ بنت جحش کے جو بیمار ہونے پر بھی جنگ اُحد مین پیاسون کو پانی بھر بھر کے پلارہی تھین اور زخمیون کی مرہم پٹی بھی کرتی جاتی تھین دو نکاح ہوے ایک مصعبؓ بن عُمیر صحابی سے جو اسی اُحد کی لڑائی مین شہید ہوے اور دوسرا جنتی قطعی مشہور صحابی طلحہؓ بن عبیداللہ سے جنسے محمد بن طلحہ اور عمران بن طلحہ پیدا ہوے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیون کے دو دو نکاح

آپکی معزز پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب جنکا نام صحابیون کی فہرست مین بالاتفاق جلی قلم سے لکھا گیا ہے جو آپ کے والد عبداللہ کی سوتیلی اور آپ کے چچا امیر حمزہ کی سگی بہن ہین پھوپھی ہونے کے علاوہ آپکی خالہ زاد بہن[1] بھی ہوتی ہین انکے دو عقد ہوے ایک حضرت ابو سفیانؓ کے بھائی حارث بن حرب سے اور دوسرا حضرت خدیجہؓ کے بھائی عوام بن خویلد سے۔ عوّام سے ان کے تین بیٹے تھے ایک جنتی قطعی جلیل القدر صحابی حضرت زبیر ابن عوام دوسرے حضرت سائب بن عوام بدری صحابی جو غزوۂ بدر غزوۂ خندق وغیرہ مین حاضر رہے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اور تیسرے عبدالکعبہ بن عوام ان کے اسلام کی نسبت کچھ مذکور نہین ہوا۔ دیکھو مواہب و زرقانی جلد تین۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اروی بنت عبدالمطلب کا ایک نکاح عُمیر بن وہیب ابن عبدالدار سے ہوا جنسے طُلَیب بدری صحابی پیدا ہوئے جو فضلاء صحابہ سے تھے اور جنا دین

[1] آپکی مان آمنہ کے باپ وہب ہین اور صفیہؓ کی مان ہالہ کے باپ وُہیب ہین۔ وہب وہیب دونون عبدمناف بن زہرہ کے بیٹے ہین ۱۲ منہ۔

مین شہید ہوئے - اور عمیر کے بعد دوسرا نکاح عمیر کے چچازاد بھتیجے کلدہ بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد دار سے ہوا جنسے فاطمہ نام ایک لڑکی پیدا ہوئی دیکھو مواہب و زرقانی جلد تین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی برّہ بنت عبد المطلب کا جو آپ کے والد ماجد کی عینی[۱] بہن ہین ایک عقد ابورہم بن عبد العزی عامری سے ہوا جنسے ابو سبرہؓ صحابی پیدا ہوے جنھون نے غزوۂ بدر و نیز دیگر غزوون مین آپ کے ساتھ رہنے کی عزت حاصل کی - اور ابورہم کے بعد دوسرا عقد عبد الاسد بن ہلال مخزومی سے ہوا جنسے عبد اللہ ابو سلمہؓ مشہور صحابی یعنی حضرت ام سلمہؓ کے پہلے خاوند پیدا ہوئے - دیکھو مواہب و زرقانی جلد تین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پردادی کے دو نکاح

مسلمانو سچ کہو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون بیٹیون اور نواسیون سے بڑھ کر دنیا مین ہے کوئی جسکی سند دیکر تمکو سمجھایا جائے پھر اسپر بھی تو ہمنے کفایت نہین کی آپ کی بیوہ پھوپھیون اور نہایت قریب رشتے کی بیوہ بہنون کی بھی اور اور شادیان بتادین - اب اگر کوئی بات قابل غور ہے تو صرف یہ ہے کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول مین بھی کسی کے دو نکاح ہوئے ہین یا نہین یعنی آپ خود بنفس نفیس کسی ایسی بیوہ کی اولاد مین ہین جسکے دو نکاح ہوئے ہون یا نہین - اچھا ہم کہتے ہین ہان ہین اور ہین اور بیوہ کے دوسرے نکاح سے ہین یعنی آپ کی پردادی آپ کے دادا عبد المطلب کی مان سلمہ بنت عمرو کے دو نکاح ہوے ایک اُحیحہ بن جلاح سے جنسے عمرو بن اُحیحہ پیدا ہوئے اور اُحیحہ کے بعد دوسرا عقد آپ کے پردادا ہاشم بن عبد مناف سے ہوا جنسے آپ کے دادا عبد المطلب پیدا ہوئے -

دسوان باب موافقین نکاح بیوگان کی فضیلت اور ثواب

[۱] عینی یعنی سگی ایک مان ایک باپ سے ۱۲ منہ

اور مخالفین کی مذمت اور گناہ ہین جسمین اس بات پر بھی نظر ڈالی جائیگی کہ رانڈون سے نکاح کرنہین کیا فضیلت ہے

موافقین کے لیے وہ رانڈون کے عقد مین ہمدردی اور کوشش کرنے والے ہون یا رانڈون سے نکاح کرنیوالے یا خود رانڈین ہون نکاح کر لینے والیان وہ ثواب اور وہ فضیلتین ہین جو مختلف بابون ہین اور خاص کر کے ہمدردی کے باب مین گذرین۔ اور مخالفین کے لیے وہ کچھ ہے جو مختلف بابون مین اور خصوصاً ظلم کے باب مین ناظرین ورق الٹ کے دیکھ سکتے ہین پر قطع حجت کے لیے ہم کچھ یہان بھی عرض کرنا چاہتے ہین۔

صحیح بخاری کتاب الادب اور صحیح مسلم کتاب الزہد مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَحْسَبُہٗ قَالَ یَشُکُّ الْقَعْنَبِیُّ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ وَکَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ

ترجمہ ”رانڈون اور مسکینون کے حق مین کوشش کرنے والا خدا کی راہ مین جہاد کرنے والے کی برابر ہے“ قعنبی کو شک ہے وہ کہتے ہین مجکو یاد پڑتا ہے کہ مالک نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی ہے کہ بیواؤن اور مسکینون کے حق مین کوشش کرنیوالا مثل اُس نمازی کے ہے جو رات کو نفلین پڑہتا رہتا ہوا ور تھکتا نہو۔ اور مثل اُس روزہ دار کے ہے جو (ون کو) روزہ رکھا کرتا ہو اور چھوڑتا نہو۔ فتح الباری جلد ۲ کتاب النفقات مین اسی حدیث کی شرح مین ہے وَمَعْنَی السَّاعِیْ الَّذِیْ یَذْھَبُ وَیَجِیْئُ فِیْ تَحْصِیْلِ مَا یَنْفَعُ الْاَرْمِلَةَ وَالْمِسْکِیْنَ ترجمہ سعی کرنیوالے کے یہ معنی ہین کہ ایسی چیز کے بہم پہونچانے مین دوڑ دہوپ کرے جو رانڈون اور مسکینون کو نفع پہونچائے ف کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ جوان جہان بیواؤن کو نکاح سے زیادہ نفع بخشنے والی کوئی چیز دنیا مین ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ پس ثابت ہوا کہ عورت مرد جو

حضرات عقد بیوگان مین کوشش فرمائینگے وہ خدا کی راہ مین جہاد کرنے والے کے ہم پلہ ہونگے اور مثل اُس سچے نمازی کے ہون گے جو اندھیری سنسان راتون مین نمازین پڑھتا رہتا ہو اور اُکتاتا نہو اور مثل اُس نیک نیت روزہ دار کے ہون گے جو بھوک پیاس کے دنون مین روزے رکھا کرتا ہو اور چھوڑتا نہو۔

رانڈون سے عقد کرنیوالون اور اُن کے عقد مین دامے درمے قدمے قدمے جسطرح ہوسکے کوشش کرنیوالون کی فضیلت تو یہ حدیث ثابت ہی کر رہی ہے غور کی نگاہ سے دیکھیے تو خود بیوائین بھی اس فضیلت عظمیٰ کی مستحق نظر آئینگی مگر کون بیوائین جو اپنا عقد کرلین اور اسطرح اپنی ہمعصر اور پیچھے آنیوالی بیواؤن کا رستہ کھول جائین۔ الحق جس بیوہ نے نکاح کرلیا اُسنے گویا کہ ہزارون لاکھون بیواؤن کے پانون سے بیدرد ظالم رنڈاپے کی بیڑیان کاٹ دین اور نہ کاٹ سکی تو کاٹنے کی ترغیب ضرور دون مین پیدا کردی۔ پھر ایسی بیوہ اور بیواؤن کے عقد مین امداد پہونچانے والون کو جہاد اکبر وغیرہ وغیرہ کا ثواب کیونکر نہ ملے گا۔ اور سچ پوچھو تو ہمارے زمانے مین اگر جہاد ہے تو اسی قومی اصلاح اور قومی ہمدردی ہی مین ہے بھی۔

یہان سے ایک بات اور پیدا ہوئی یعنی اصلاح قوم مین جو لوگ دراندازی نیش زنی یا باوجود قدرت کے پہلوتہی کرین گے بغاوت اور رہزنی کا تمغہ پائین گے۔ وہ مجاہدین کو صرف اُن کے پاک ارادے ہی سے نہ روک رہے ہون گے بلکہ اُن کے اور تمام قوم کے شہید کرنے پر گویا کمر کسی ہوگی۔

جامع ترمذی ابواب العلوم باب الاخذ بالسنۃ واجتناب البدعۃ مین روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃً ضَلَالَۃً لَا یَرْضَاھَا اللہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ

عَلَیْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَیْئًا **ترجمہ** جو زندہ کرے گا میری سنتون مین سے کسی ایسی سنت کو جو میرے بعد چھوڑ دی گئی ہو تو اُسکو اُس سنت پر عمل کرنے والون کی برابر ثواب ملے گا بغیر اسکے کہ عمل کرنے والون کے ثواب سے کچھ کم کیا جاے۔ اور جو۔ گمراہی کی کوئی نئی بات نکالے گا جس سے نہ اللہ خوش نہ اُسکا رسول خوش تو اُسپر اُسکے عمل کرنیوالون کے برابر گناہ ہوگا۔ اور یہ عمل کرنے والون کے گناہ سے کچھ کم نہین کر دینے کا۔ جامع ترمذی ابواب العلوم باب من دعا الی ہدیً فاتبع اور سنن دارمی باب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَیِّئَةً مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ یَتْبَعُهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ یَتْبَعُهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئًا **ترجمہ** جو کسی اچھی راہ کیطرف بلائیگا اُسکو ثواب ملے گا اُسکی پیروی کرنے والون کے ثواب کی برابر۔ اور یہ پیروی کرنیوالون کے ثواب سے کچھ کم نہ کریگا۔ اور جو کسی گمراہی کیطرف بلائیگا اُسپر اُسکی پیروی کرنے والون کے گناہون کے برابر گناہ ہوگا۔ اور یہ پیروی کرنے والون کے گناہون سے کچھ کم نہ کر دے گا **ف** مسلمانو۔ تم کہان ہو اپنے پیغمبرؐ کی مری ہوئی سنت کو زندہ کرو یعنی رانڈون کے نکاح کر دو اور کرادو جسکا اچھا ثواب اپنے اچھے رب سے لو۔ پھر لطف یہ کہ صرف اپنے ہی کرنے کے ثواب پر بس نہ کرو تمکو دیکھا دیکھی جو لوگ قیامت تک کرتے ہین اُن سبکے برابر اور ثواب کھاتے مین لو بھلا تمنے ایسا بھی گھاتا کہین دیکھا ہے جو اصل سے ہزار ہا درجے بڑھ گیا ہو۔ اچھا نہین دیکھا ہے تو یہ دیکھ لو۔ اور لے لو۔ پھر لطف بالائے لطف یہ کہ تمہاری پیروی کرنیوالون کے ثواب سے ایک رتی بھر بھی کمی نہ کی جائیگی۔ تمکو خداے رحیم جس کے پاس کسی شے کی کمی نہین ہے اپنے پاس سے عنایت فرمائیگا۔ اور خدا نہ کرے

اگر تمنے نہ مانا۔ سنت نبی کا یون ہین خون کرتے رہے تو دوگنا عذاب بھی چکھنا پڑے گا ایک اپنی نافرمانی کا اور دوسرے جو لوگ تمکو دیکھا دیکھی قیامت تک کرتے رہینگے اُن کی نافرمانی کا اُسلئے الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ، الدَّالُّ عَلَى الشَّرِّ كَفَاعِلِهٖ، سنن دارمی باب فی کراہتیہ اخذ الرای مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ ثُمَّ تَلَا وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہملوگون کے سامنے ایک خط کھینچکے فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے" پھر اُس خط کے داہنے بائین اور بہت سے خط کھینچکے فرمایا یہ راہین ہین (یعنی شیطان کی) ہر راہ پر ایک شیطان ہے جو اپنی طرف بلا رہا ہے" پھر آپ نے یہ آیت پڑہی "بیشبہہ یہ میری سیدہی راہ ہے۔ تم اسپر چلوا ور مت چلو دوسری راہون پر ورنہ وہ بھٹکا دینگی تمکو اللہ کی راہ سے" **ف** رانڈون کا نکاح اللہ پاک کی سیدھی راہ ہے۔ جو اسپر چلیگا سیدھا بہشت کو جا پہونچیگا۔ اور جو نہ مانیگا شیطان کی ٹیڑہی راہو نمین بھٹکتا پھرے گا اور سراسیمہ ہوکے قعر جہنم مین جا گریگا۔ صحیح بخاری کتاب الاعتصام صحیح مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اُمتہ مین ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سلہ یہ حدیث ہے جسکا ترجمہ ہے "نیک کام کا رستہ دکھانے والا اُس کے کرنے والے کے برابر ہے" ۱۲ منہ **سلہ** یہ حدیث نہین ہے لیکن یہ مضمون اور حدیثون سے ثابت ہے جسکا ترجمہ یہ ہے "بُری کام کا رستہ دکھانیوالا اُسکے کرنیوالے کے برابر ہے" ۱۲ منہ۔

إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ

ترجمہ میری مثل اور اس چیز کی مثل جسکو لیکر کے مجھے اللہ نے بھیجا ہے مثل اس مرد کے ہے جو قوم مین آکر کہے اے میری قوم مین لشکر کو اپنی آنکھون دیکھ آیا ہون اور مین ہون بے لاگ نصیحت کرنیوالا تم اپنے بچانے مین جلدی کرو۔ پس اسکی قوم مین سے ایک گروہ نے اسکی اطاعت کی اور اندھیرے مین نکل کھڑے ہوئے۔ مہلت ہی کے وقت مین چلے گئے۔ سو وہ بچ گئے۔ اور ان مین سے ایک گروہ نے جھٹلایا۔ وہ صبح تک اپنے مکان مین پڑے رہے اور یہان لشکر نے صبح آکے انھی پر کی۔ پس انکو مار ڈالا اور جڑ پیڑ سے اکھیڑ ڈالا۔ یہ مثل اسکی ہے جسنے میری اطاعت کی اور اس چیز کی پیروی کی جسکو لیکے مین آیا ہون اور اسکی مثل ہے جسنے میری نافرمانی کی اور جھٹلایا اس حق بات کو جسکو لیکے مین آیا ہون ف جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور قرآن کی پیروی کرکے جوان جہان رانڈون کا نکاح کردیگا شیطان کے لشکر سے نجات پائیگا اور جو حضرت کی نافرمانی کرے گا قرآن کو جھٹلائیگا اور مظلوم رانڈون کو رنڈاپے کی زنجیر مین جکڑے ہوئے بیٹھا ہیگا اسکو شیطان کا لشکر پہونچکے جڑ بنیاد سے اکھیڑ ڈالیگا۔ نہ دنیا کا رکھے گا نہ دین کا۔ اب ناظرین زیادہ تشریح نہ پوچھین عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہے۔ جامع ترمذی۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ وغیرہ مین عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

ترجمہ میری سنت اور میرے خلفا راشدین مہدیین کی سنت تمپر لازم ہے۔ تم سنت پر عمل کرو اور دانتون سے پکڑو۔ اور تم اپنے کو نئی باتون سے بچاؤ کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے **ف** ظاہر ہے کہ رانڈون کا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی سنت ہے اور خلفاے راشدین مہدیین کی بھی۔ پھر بھلا اسپر عمل کرنا اور دانتون سے پکڑنا کیونکر نہ مسلمانون پر لازم ہوگا۔ معیوب سمجھکے رانڈون کا بٹھلا رکھنا بیشبہ بدعت اور گمراہی ہے یہانتک کہ کفر کا کھٹکا لگا ہوا ہے۔ جامع ترمذی مین انس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** جسنے میری سنت سے محبت کی وہ مجھ سے محبت کرچکا اور جسنے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ بہشت مین ہوگا **ف** جو آپ کی سنت۔ نکاح بیوگان سے محبت کرے گا وہ تو آپ کے ساتھ بہشت مین ہوگا اور جو عقد ثانی کو برا جانے گا وہ کہان ہوگا۔ کہو۔ "دوزخ مین"۔ صحیح بخاری کتاب الحوض مین سہل رض بن سعد سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ

ترجمہ حوض کوثر پر مین تمہارا افرط ہون گا (فرط اسکو کہتے ہین جو پہلے سے جاکے اپنے پیچھے آنیوالون کے لیے سامان کر رکھے) جو مجھپر گذریگا وہ پیئیگا (یعنی آب کوثر) اور جو آب کوثر پیئیگا اسکو پیاس کی شدت کبھی نہو گی۔ مجھپر بہت لوگ ایسے بھی وارد ہونگے جنکو مین پہچانتا ہونگا اور وہ مجکو پہچانتے ہون گے۔ وہ مجھ سے جدا کر دیے جائینگے۔

مین کہونگا یہ لوگ تو مجھ سے ہین یعنی میری امت سے ہین پھر مجھ سے کہا جائیگا اس سے پہلے وہ نہین آنے
پاتے تو کہا جائیگا آپ نہین جانتے ہین آپکے پیچھے انہون نے کیا نئی بات پیدا کی
ہے۔ تب مین کہونگا برا ہوا اُن لوگون کا جنہون نے میرے پیچھے تغیر کیا۔ صحیح مسلم
کتاب الوضوء مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے قالوا یا نبی اللہ اتعرفنا قال نعم
لکم سیما لیست لاحد غیرکم تردون علی غرا محجلین من آثار
الوضوء ولیصدن عنی طائفۃ منکم فلا یصلون فاقول
یا رب ھؤلاء من اصحابی فیجیبنی ملک فیقول وھل
تدری ما احدثوا بعدک۔ ترجمہ صحابہ نے عرض کیا اے نبی اللہ کیا
آپ ہملوگون کو پہچان لینگے۔ فرمایا ہان" تم مین ایک نشانی ہوگی جو تم مسلمانون کے
سوا اور کسی مین نہوگی تم میرے پاس اس حالت مین آوگے کہ وضو کے آثار سے
تمہارے چہرے اور تمہارے ہاتھ پانون روشن ہو رہے ہونگے۔ اور یقیناً
ایک گروہ تم مین کا میرے پاس آنے سے روک دیا جائیگا۔ مجھ تک نہ پہونچنے پائیگا
مین کہونگا اے میرے پروردگار یہ لوگ تو میرے مددگارون مین سے ہین ایک
فرشتہ مجھکو جواب دیگا۔ کہے گا آپ کچھ جانتے ہین کہ آپکے پیچھے انہون نے کیا نئی بات
پیدا کی تھی۔ ف اس حدیث کی شرح مین امام نووی نے جو لکھا ہے اسکا انتخاب
ہم ہدیہ ناظرین کرنا چاہتے ہین۔ اور وہ یہ ہے۔ ھذا مما اختلف العلماء فی المراد بہ
علی اقوال احدھا ان المراد بہ المنافقون والمرتدون والثانی
ان المراد من کان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارتد
بعدہ والثالث ان المراد بہ اصحاب المعاصی الکبائر
الذین ماتوا علی التوحید واصحاب البدع الذین لم یخرجوا
ببدعتھم عن الاسلام وقال الامام الحافظ ابو عمرو بن

بن البر کل من احدث فی الدین فہو من المطرودین عن الحوض
اصحاب وکذلک الظلمۃ المترفون فی الجور وطمس الحق والمعلنون
بالکبائر قال وکل ہؤلاء یخاف علیہم ان یکونوا ممن عنی ا
بہذا الخبر ترجمہ اس حدیث سے جو لوگ مراد ہین اُن مین علماء نے کئی قول پر
اختلاف کیا ہے - اول یہ کہ منافق اور مرتد لوگ مراد ہین - دوسرے یہ کہ وہ لوگ مراد ہین جو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے اور آپ کے بعد مرتد ہو گئے اور تیسرے یہ کہ وہ
گناہ کبیرہ کرنیوالے مراد ہین جنکی موت وحدانیت پر ہوئی اور وہ اہل بدعت جو اپنی بدعت
کے باعث اسلام سے نہین خارج ہوئے - اور امام - حافظ - ابو عمرو بن عبد البر کہتے ہین دین
مین جو نئی بات پیدا کریگا وہ اُن لوگون مین ہوگا جو حوض کوثر سے ہنکا دیے جائینگے نیز
امام کہتے ہین - ایسا ہی ظالم لوگ جو ظلم کرنے اور حق کے میٹنے مین زیادتی کرنے والے
ہین اور وہ لوگ جو علانیہ گناہ کبیرہ کرتے ہین - امام ممدوح کہتے ہین ان سب فرقون
کے لیے خوف ہے کہ اُن لوگون مین سے ہون جو اس حدیث مین مراد لیے گئے ہین مصنف
عقد بیوگان کے مخالفین کو ڈرنا چاہیے کہ یہ حدیث کہین اُنپر ہی ٹھیک اترجائے اور اُتر جائے
تو تعجب ہی کیا ہے - اسلام مین رانڈون کے بٹھلا رکھنے اور اُن کے عقد مین ذلت سمجھنے
سے زیادہ زہریلی اور کون سی نئی بات ہوگی - اگرچہ علما نے اس حدیث کی تفسیر مین جیسا
کہ نووی سے معلوم ہو چکا ہے کئی معنی بیان کئے ہین لیکن منافقین اور مرتدہ کو مستثنی
کر دینے کے بعد ہر معنی کے اعتبار سے مخالفین نکاح بیوگان پر یہ حدیث صادق آرہی ہے
کیا عقد بیوگان کو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے برا سمجھنا گناہ کبیرہ نہین ہے
کیا قرآن وحدیث کو میٹ دینا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دم سے اٹھا دینا
بدعت سیئہ نہین ہے - کیا لاکھون جاندار بیواؤن کو رنڈاپے کے الاؤ مین جلا جلا کے
خاک سیاہ کرنا نہایت سخت اور دردانگیز ظلم نہین ہے - اور کیا اس سے بھی زیادہ کسیکا

حق ٹہیا میل کیاجا سکتا ہے جیسا کہ ہنداؤون کا ہو رہا ہے - حضرت یہ سب تو ہے ہی غور کیجیے تو نفاق اور ارتداد کی صفت بہی پیدا ہوئی جاتی ہے اور کیون نہین نکاح بیوگان کو حقیر سمجہنے سے قرآن وحدیث کا حقیر سمجہنا اور اللہ ورسول کا جہٹلانا لازم آتا ہے اور قرآن وحدیث کے حقیر سمجہنے والے اللہ ورسول کے جہٹلانے والے لوگون کے گا کر ارتداد کا خوف نہین ہے - ظاہر مین تو قرآن وحدیث انکا ایمان ہے اور حقیقت مین ایک غیر قوم کی چال پر جسکو اپنے منہ سے کافر کہتے ہین لوٹن کبوتر ہو رہے ہین - اب ایسے حضرات مین نفاق کی صفت پائے جانے سے کون ہے جو انکار کر سکتا ہے - پہر طرہ یہ کہ ان کا تعلیم یافتہ ہندو بہی دہرم شاستر کا ثبوت دے کے ڈنکا رہا رہے ہین ان نیم ٹہر مسلمانون کی تو وہی مثل ہوئی ع نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم + نہ ادہر کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے - اور آیۂ کریمہ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ انپر ٹہیک اتر گئی - یعنی دنیا مین بہی ٹوٹے مین رہے اور آخرت مین بہی - اور یہ بالکل کہلا ٹوٹا ہے - ہائے مسلمانون کے ہان قرآن وحدیث مین ہدایت ہونے اور کہین دہوکے سے بہی اختلاف نہ ہونے کے باوجود انکا گہرا انکار دیکہہ دیکہہ کے سمجہدار ہندو بہی انپر خون کے آنسوؤن رو رہے ہین مگر افسوس کہ ان کی آنکہ کسیطرح نیچی نہین ہوتی - اے شرم شرم شرم

کنواری کے بہ نسبت رانڈون سے عقد کرنے مین کیا فضیلت ہے

اس مبحث کو مختصر کر کے اب اسبات پر ہم نظر ڈالنا چاہتے ہین کہ کنواری سے عقد کرنے مین زیادہ فضیلت ہے یا بیوہ سے کرنے مین -

اگرچہ حظ نفسانی اور طبیعت کا میلان زیادہ تر کنواری ہی مین ہو لیکن فضیلت جو بیوہ مین ہے کنواری مین ہرگز نہین فضیلت بہی وہ فضیلت جو دس کو ہو بمقابلے ایک کے - ابہی ابہی اس باب کے پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ عقد کیے ہین

بکر کنواری سے صرف ایک اور بیواؤن سے دس اور اگر غیر مشہور بیبیان جنکا مختصر طریقے پر نقشے مین ذکر ہو چکا ہے ملا لی جائین تو بیوہ سے عقد کرنے مین وہ فضیلت ٹھہریگی جو تیس کو ہو ایک پر۔ پھر ایک اور فضیلت قابل لحاظ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے پہلے جو نکاح کیا بیوہ سے کیا اور سب کے پیچھے جو کیا وہ بھی بیوہ سے۔ پھر یہ تیسری فضیلت اور بھی قدر کے قابل ہے کہ دنیا مین آپ کی پیاری اولاد ایک چہل سالہ بیوہ سے رہی اور قیامت تک رہیگی۔ اچھا یہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے سند تھی اب قول لیجیے آپ فرماتے ہین تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمْ ترجمہ شادی کرو ان عورتون سے جو اولاد کی بڑی جننے والیان اور (خاوند کی) بڑی پیار کرنے والیان ہون کیونکہ تمہارے سبب مین بڑہوتری کرنیوالا ہون" یعنی جون جون تم مسلمانون کی اولاد بڑہیگی وون وون میری امت بڑہیگی۔ ظاہر ہے کہ یہ حدیث بیواؤن کے حق مین بلا تکلف اور بلا تاویل صادق آرہی ہے کیونکہ سب جانتے ہین کہ ایک مرتبہ شادی کیے بغیر اولاد کا زیادہ جننا اور خاوند کا زیادہ پیار کرنا اچھی طرح سے نہین معلوم ہو سکتا ہے

اگر ان سب فضیلتون سے قطع نظر کیا جائے تو مصلحتی فضیلتین اسقدر ہین کہ ان کو ہم کسیطرح گنا ہی نہین سکتے۔ یہ مصلحت ہی کیوجہ ہے کہ حضرت جابر رضہ نے اپنا عقد خاص کر کے بیوہ سے کیا اور حضرت صلعم کے ایک سوال کے جواب مین عرض کیا کہ عبد اللہ (یعنی جابر کے باپ) چھوکریان (جو سات یا نو تھین) چھوڑ کے شہید ہوئے۔ مین اس بات کو برا سمجھا کہ انہین کی سی (یعنی ایک ناتجربہ کار چھوکری) لا کے بٹھلا دون اس لیے مین نے (بیوہ) عورت سے عقد کیا۔ وہ ان چھوکریون کی سرپرستی کرے گی اور اصلاح کرے گی" حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جابر کی اس قیمتی سمجھ پر دعا دے کی فرمایا بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ

سلہ دیکھو سنن نسائی کتاب النکاح مین معقل بن یسار سے ۱۲ منہ

... کو برکت دے" یا یہ کہا کہ "بھلا کرے" دیکھو صحیح بخاری
کتاب الدعوات۔ فتح الباری میں ہے کہ وہب بن کیسان کی روایت میں
ان لفظوں سے ہے قُلْتُ كُنَّ لِي أَخَوَاتٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً
تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنْ مَصَالِحِهِنَّ
ترجمہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کے جواب میں جابر کہتے ہیں میں نے
عرض کیا چونکہ میرے لئے چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں اسلیے میں نے چاہا کہ کسی ایسی عورت
سے عقد کرون جو ان کو سمیٹ کے بیٹھے ان کے کنگھی کرے انکی داشت کرے اور
ان کی اور مصلحتوں کا خیال رکھے" فتح الباری کتاب النکاح میں ہے "وفیہ فضیلۃ لجابر
لشفقتہ علی اخواتہ وایثارہ مصلحتہن علی حظ نفسہ ویؤخذ منہ انہ
اذا تزاحمت مصلحتان قدم اہمہما لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوب فعل جابر
ودعا لہ لاجل ذلک ویؤخذ منہ الدعاء لمن فعل خیرا" ترجمہ اس
حدیث سے جابر کی فضیلت ثابت ہوئی اسلیے کہ انہون نے اپنی بہنون پر شفقت
کی اور اپنے حظ نفس پر ان کی مصلحتون کو اختیار کیا (تو جو شخص بیواؤن پر شفقت
کرے گا اور اپنے حظ نفس پر اسنبات کو اختیار کریگا کہ بیوہ کا ابدی سوگ مٹے گا ان
دکھ کٹے اور پھر اسکی دیکھا دیکھی اورون کا بھی حوصلہ بڑھے تو لاکھون مظلوم بیواؤن کے
پانون سے اس ظالم رنڈاپے کی بیڑیان کٹین اسکی فضیلت کو کیا کہنا ہے وہ تو
اللہ کا نہایت ہی پیارا بندہ ہوگا) اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جب دو
مصلحتون مین جھگڑا پڑے تو جو زیادہ اہم ہو وہی مقدم رکھی جائے۔ کیونکہ ایسا کرنے
پر جابر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صواب پر بتایا اور دعا دی (تو جو شخص حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی مری ہوئی ایسی قیمتی سنت زندہ کرنے کو اپنی خواہش نفسانی پر مقدم
رکھے گا وہ کیونکر نہ صواب پر ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اسکے لیے

کیونکہ نہ شامل ہوگی اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جو نیک کام کرے اسکے لیے
دعا کیجائے اسپس حدیث پر عمل کرکے ہم سچے دلسے دعا کرتے ہین کہ اے رحیم پروردگار
تو اپنی واجب الرحم بیوہ لونڈیون پر رحم کرنے والون کا دونون جہان مین بھلا کر آمین ثم
آمین مسلمانو تم بھی کہو آمین سب ملکے کہو آمین) اور ہمارے زمانے کی مصلحتون پر اگر
غور کیا جائے تو اس سے بہت زیادہ ہین کہ ہم سو حصون مین سے ایک حصہ بھی
عرض کرنے کا حوصلہ دلمین لائین اور اسکی حاجت ہی کیا ہے ہمسے زیادہ ہمارے
لائق فائق ناظرین خود سمجھ سکتے ہین۔

مسلمانو۔ تم کہان ہو دیکھو کس جوش خروش مین دریاے شفقت امنڈ رہا
ہے اور کس کثرت سے باران رحمت ثواب برس رہا ہے۔ لو جو لینا ہو بھر لو اور کیا چاہتے ہو
گھر بیٹھے سو سو شہیدون کا ثواب لوٹ لو۔ مشکوۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب
والسنۃ مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ ترجمہ
جو میری سنت پر میری امت مین فساد پڑجانے کے وقت عمل کرے گا اسکو سو
شہیدون کے برابر ثواب ملیگا ف مسلمانو۔ اس سے زیادہ اور کیا امت مین
فساد پڑیگا کہ ظلم کا آرا لاکھون بیکس رانڈون کے سر پر چل رہا ہے اور جو نہ ہونا چاہیے
تھا سو ہو رہا ہے۔ پھر اس پردے مین قرآن اور حدیث کی جو جو ذلتین روا رکھی جاتی
ہین ان کو بار بار کوئی کہانتک روئے۔ مختصر یہ کہ ایسے پر خطر اور پر فساد وقت مین جو
حضرتؐ کی سنت پر عمل کرے گا یعنی رانڈون کا نکاح کردیگا یا کرادیگا یا خود اپنا
نکاح کسی بیوہ سے کرلیگا اور اسیطرح جو بیوہ اپنا عقد کرنے پر راضی ہوجائینگی ان
سب کو سو سو شہیدون کی برابر ثواب ملیگا۔ اب اس بیان کو ہم ایک آیۂ کریمہ پر
ختم کرینگے حق تعالے پانچوین پارے سورے نساء کے گیارہوین رکوع مین فرماتا ہے۔ ص

یشفع شفاعة حسنة یکن له نصیب منها ومن یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها وکان الله علی کل شیء مقیتا

ترجمہ جو نیک سفارش کریگا اُسکے لیے اُسمین سے حصہ ہوگا - اور جو بُری سفارش کریگا اُسکے لیے اُسمین سے حصہ ہوگا - اور الله ہر چیز پر قادر ہے - ف اسکے شرح بیان کرنے کی ہمکو ضرورت نہین ہے - ناظرین خود ہی سمجھ سکتے ہین -

پہلے حصے کے خاتمے پر مختصر تقریر

مسلمانو ذرا سوچو تو سہی - قرآن وحدیث کو ہیچ سمجھنا - الله ورسول کے فرمان کو اس بے وقعتی سے ٹال دینا - اور پیغمبرون کی سنت کو ذلت کی نظر سے دیکھنا کیا مسلمانون کا کام ہے - نہین نہین بلکہ اسمین کفر بھرا ہوا ہے - ارے ڈرو اب بھی خدا سے ڈرو - قرآن وحدیث کی تعظیم کرو - الله ورسول کا کہا مانو اور حضرت صلی الله علیہ وسلم کا معجزہ برحق سمجھو بیکس بیزبان رانڈون کے حال پر رحم کرکے اور سچ پوچھو تو اپنی ہی جان پر ترس کھا کے ہنسی خوشی سے اُنکا نکاح کردو - ہان ہان یہ بھی سچ ہے کہ عوام کا انکار غالباً اب تک اُنکے انجان ہونے کے باعث تھا - وہ لاعلمی کے دشت وحشت مین بھٹکتے اور چکراتے پھرتے تھے - وہ اجمالی طریقے پر اتنا جانتے تھے کہ ہان شرع مین درست ہے لیکن علم تفصیلی کی دنیا مین کبھی شاید دھوکے سے بھی نہ جا نکلے ہون گے نہ قرآن وحدیث کے معنی مطلب سمجھتے تھے نہ حضرت صلی الله علیہ وسلم کی بیٹیون اور نواسیون کے دو دو بلکہ چار تک عقد ہونا وہ جانتے تھے حضرت صلی الله علیہ وسلم کا نکاح ایک چھوڑ دس دس بلکہ دس سے بھی زیادہ رانڈون سے ہونے کی خبر اُنکو مطلق نہ تھی حضرت صلی الله علیہ وسلم کی پھوپھیون اور پھوپھی زاد بہنون کے دو دو نکاح خواب مین بھی نہ دیکھے ہون گے اور اسطرف تو کبھی اُن کے وہم کو بھی رستہ ملا ہوگا کہ اُن کے

پیارے پیغمبر بیوہ زادہ ہین اور نہ غالباً کبھی ضرورت کو کبھی اُنکے ذہن مین جگہ ملی ہوگی۔
یہ ظاہر ہے کہ رنڈاپے کے پیدا کیے انتشاق رتھم جیسے مضمون کو جتنا اور مرد [illegible]
سے تعبیر کرتے ہیے تھے۔ غرض یہ روز افزون خرابیان [illegible]
اگو تھین نظر کے سامنے ہی لیکن چشم بصیرت پر پردے پڑے ہوئے تھے یا بے [illegible]
کہ محض تائید ربانی سے صرف یہی سب مراحل نہین طے ہو گئے بلکہ شیطانی آفت۔ رانڈون
کی ہمدردی اور اُنپر ظلم ونیز ثواب وعذاب وغیرہ کے مدارج بھی حل کر دیے گئے۔ تو اب قوی
اُمید ہے کہ ہمارے قومی بھائی انصاف بھری آنکھون سے ملاحظہ فرمائینگے۔ کچھ قومی
ہمدردی۔ کچھ دنیا کی شرم اور کچھ [illegible] اپنی بہوون اور [illegible]
لونڈیون کی مشکل آسان فرمائینگے۔ جسکا نتیجہ ثواب اُنکو بھی دیگا [illegible]
لونڈیون پر رحم کرینگے اِنْ اَجْرُهُمْ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن

دوسرے حصے کی تمہید

صاحبو ہمنے جہانتک خامہ فرسائی کی ہے تمہارے سمجھنے کے لیے کافی ہے اور عقلی
نقلی طبی عرفی جو دلائل لکھے ہین تمہارے سنبھلنے کے لیے وافی ہین تاہم اختتام بحث و
نیز آپ حضرات کا عقیدہ مضبوط کرنے کے لیے کچھ نکاح کے فوائد اگرچہ اوپر بھی
گذر چکے ہون (کچھ عقلی دلائل (اگرچہ التزاماً یہ بھی اپنا رنگ کھا گئے ہون) کچھ ہندوستانی
شریعت رانڈون کے نکاح ہونے کے نظائر اور عوام الناس کے سوالون کے شافی جوابات
اور عقد ثانی کے رواج پانے کی تیر بہدف تدبیر وغیرہ وغیرہ عرض کرنے کے لیے
ابھی قلم ہمارے ہاتھ مین ہے

حصہ اول سدا سہاگن تمام شد